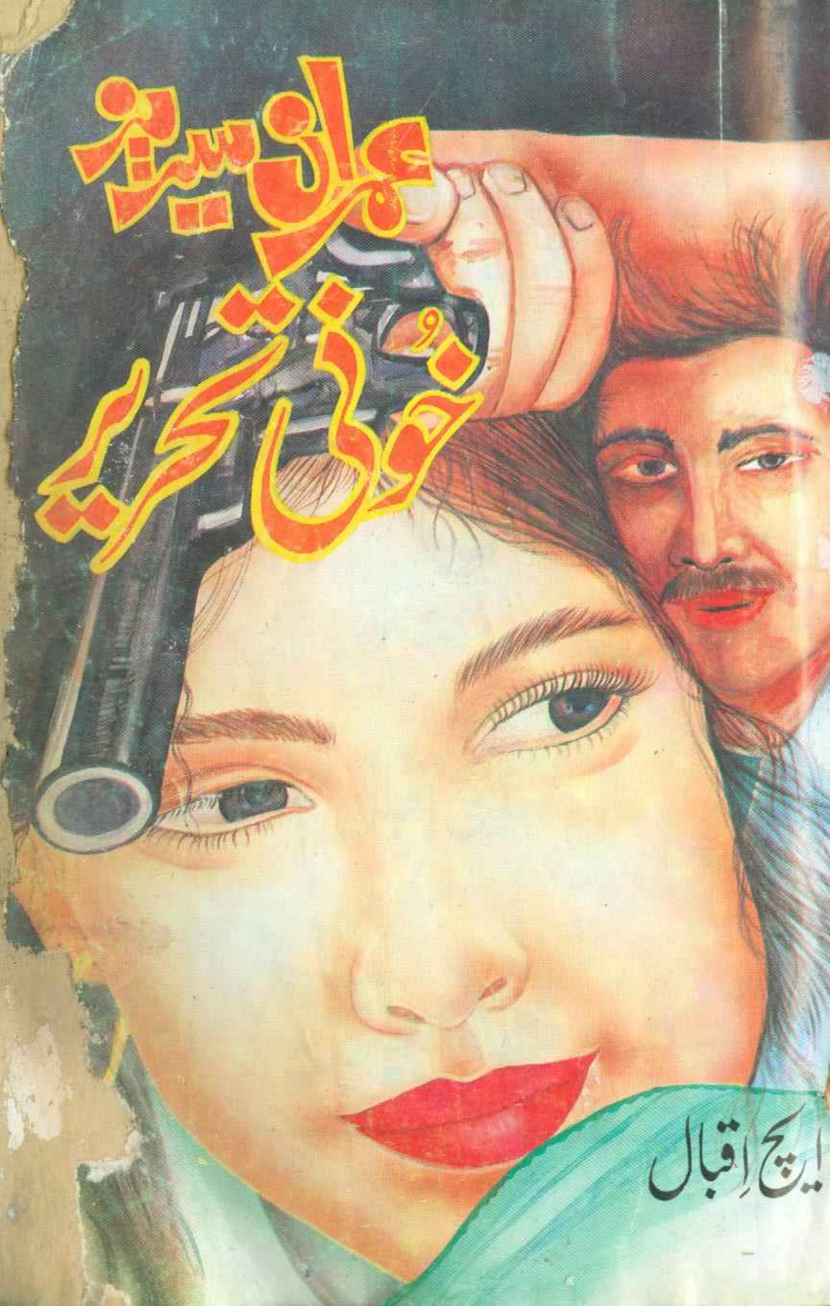
عمران سیریز
خونی تحریر
ایچ اقبال

جملہ حقوق بحق پبلشر محفوظ ہیں

اِس ناول میں بیان کردہ واقعات
مقامات اور کرداروں کے نام قطعی
فرضی ہیں مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔

بار اول : مارچ ۱۹۹۹ء
ناشر : عبدالرشید
باہتمام : راشد محمود، آصف رشید
طابع : زاہد علی شیخ پرنٹرز لاہور۔

○☆○

ہاروے قتل ہو گیا' خون میں ڈوبی ہوئی۔ تحریر "جیپی کارنز" کیا ہے.... زولا کا اس سے کیا تعلق ہے.... سولہ افراد کا ہولناک قتل اور جوزف کا اغوا.... یہ سب کس بات کی کڑیاں ہیں اور یہ سب مل کر بھیانک تباہی پھیلا رہی ہیں۔

عمران انسانیت کو اس بھیانک تباہی سے بچانے کے لئے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مشن پر نکل کھڑا ہوتا ہے.... ایکسٹو ان کے ساتھ ساتھ ہے مگر بدقسمتی سے دشمن ملک کا خطرناک آدمی جوزف کو اپنے پھندے میں پھنسا لینے کی کوشش کرتا ہے پھر کیا ہوتا ہے؟

کم ہی ناول ہوں گے جو دلچسپی اور سسپنس' تحیر اور مار دھاڑ سے بھرپور اس ناول کا مقابلہ کر سکیں۔

"خونی تحریر" میں ایچ اقبال کا قلم جولانیوں پر ہے.... اس کا

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اندازہ تو آپ کہانی پڑھ کر ہی کر پائیں گے.... ایچ اقبال کے اس ناول کو آپ مدتوں نہ بھول پائیں گے۔ بار بار پڑھنے کے بعد بھی ایک بار اور پڑھنے کی ہوس رہے گی۔

ہم آپ کی رائے کے منتظر ہیں۔

ناشر

ساحلاب پر آج بے پناہ ہجوم تھا۔

سمندر کے کنارے یہ ایک بہترین تفریح گاہ تھی.... انگریزی دور حکومت میں اس کا نام ایک انگریز گورنر کے نام پر رکھا گیا تھا.... آزادی ملنے کے بعد بھی سالہا سال تک وہی نام رہا.... پھر جب اخبارات کی لے دے پر شہر کی چند "عیسائی" سڑکوں کو "مشرف بہ اسلام" کیا گیا تو یہ ساحلی تفریح گاہ بھی نظر انداز نہیں کی گئی.... اس کا نام بھی بدلا گیا فوری طور پر لوگوں کا ذہن اس اجنبی سے نام کو قبول نہ کر سکا تھا لیکن آہستہ آہستہ لوگ پرانے نام کو بھولتے چلے گئے اور اب یہ تفریح گاہ صرف "ساحلاب" کے نام سے یاد کی جاتی تھی۔

یہاں سال میں چار مرتبہ میلہ لگتا تھا مگر آج نہ تو عید تھی نہ بقرعید.... یوم آزادی تھا نہ یوم انقلاب پھر بھی لوگ تھے کہ چلے آرہے تھے....

دراصل آج سے یہاں ایک غیر ملکی وفد اپنے کمالات کا مظاہرہ کر رہا تھا.... یہ وفد تقریباً پچاس مرد، عورتوں پر مشتمل تھا اور یہ سب لوگ کمشنر

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کی اجازت سے ساحلاب پر خیمہ زن ہوئے تھے۔ یعنی ان کی رہائش بھی یہیں تھی۔

یوں تو اخبارات کے ذریعے ایک ہفتے سے اس وفد کی پبلسٹی کی جا رہی تھی مگر آج تو صبح و شام کے ہر اخبار میں پورے ایک ایک صفحے کا اشتہار شائع ہوا تھا۔

یہ وفد کئی اور ملکوں کا دورہ کرتا ہوا یہاں آیا تھا اور ابھی کئی ایشیائی اس کے پروگرام میں شامل تھے۔

اس وفد کی ایک تعجب خیز خصوصیت یہ تھی کہ اس کی تمام عورتیں اور مرد خوبصورت اور جوان تھے.... ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے فن میں یکتا تھا اور اس بات کا دعویدار کہ اس کے مقابلے پر کوئی اور نہیں سکتا.... دراصل ان لوگوں کا یہ دعویٰ ہی عوام الناس کی بے پناہ دلچسپی باعث ہوا تھا لہٰذا ساحلاب پر ہجوم بڑھتا ہی رہا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے آ بھی وہاں کوئی میلہ لگا ہوا ہو۔

وفد کے خیمے سے کچھ فاصلے پر مظاہر کے انتظامات کئے گئے تھے۔ ایک جانب لوہے کی بہت اونچی سیڑھی لگائی گئی تھی.... اس کی بلندی تین فٹ کے قریب رہی ہو گی.... اس کے اوپر سے وفد کا ایک آدمی ا کپڑوں میں آگ لگا کر نیچے بنے ہوئے پانی کے حوض میں چھلانگ لگاتا۔

اس سے کچھ فاصلے پر سرکس کے لئے ایک بہت بڑا پنڈال لگایا تھا.... ایک طرف دو ہیوی قسم کے ٹرک اور ان کے قریب نہایت مض

قسم کی موٹی موٹی زنجیریں پڑی ہوئی تھی.... شاید ان کے ذریعے بھی کسی قسم کا کمال ہی دکھایا جاتا ہے اس کے علاوہ بھی کئی دوسری چیزیں تھیں جن میں سے ایک "موت کا کنواں" بھی تھا۔

لکڑی کے موٹے اور مضبوط تختوں کا بنایا ہوا کنواں جس میں وفد کا ایک آدمی زولا اور ایک عورت کلورا موٹر سائیکل پر اپنے کمالات کا مظاہر کرتے۔

اس وقت سب سے زیادہ بھیڑ یہیں تھی لوگ ٹکٹ کے لئے ٹوٹے پڑ رہے تھے....

اچانک موت کا کنواں موٹر سائیکل کی کرخت آواز سے گونجنے لگا۔

کنواں کے اوپر بنی ہوئی گیلری میں تماش بین جمع تھے.... ان کی پر شوق نظریں زولا پر جمی ہوئی تھیں جو موٹر سائیکل کا انجن اسٹارٹ کرنے کے بعد اسے یونہی کھڑا چھوڑ کر اس طرح کنویں کے اندر چکر کاٹ رہا تھا جیسے لکڑی کے تختوں کا جائزہ لے رہا ہو.... دو ایک جگہ اس نے پیر مار کر شاید کسی تختے کو ٹھیک بھی کیا۔ اس کے جسم پر چست پتلون اور جیکٹ تھی۔

خوبصورت کلورا ایک طرف کھڑی سگریٹ کے ہلکے ہلکے کش لیتی ہوئی زولا کی حرکات دیکھ رہی تھی....

لاؤڈ اسپیکر پر اناؤنسر چیخ رہا تھا۔ خواتین و حضرات.... اس دور کا حیرت انگیز تماشہ شروع ہونے میں صرف چار منٹ باقی رہ گئے ہیں اور پھر آپ لوگ مان لینگے کہ اس معاملے میں مسٹر زولا اور مس کلورا کا مقابلہ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کوئی نہیں کر سکتا.... یہ ایسے کمالات پیش کریں گی کہ دہشت سے آپ کا کلیجہ تھرا جائے گا.... مس کلورا کی عمر صرف بیس سال ہے اور مسٹر زولا نے چونتیس ویں سال میں قدم رکھا ہے لیکن آپ دیکھیں گے کہ ان دونوں نے اس کم عمری میں کتنی مہارت حاصل کی ہے اور یہ کس قدر بے جگر ہیں۔

اناؤنسر حلق پھاڑتا رہا اور لوگوں کی بےچینی بڑھتی رہی۔

آٹھ بجنے میں ایک منٹ پر زولا موٹر سائیکل پر بیٹھ گیا.... وہ کلورا سے کچھ کہہ رہا تھا اور وہ ایسے سر ہلا رہی تھی جیسے اس کی باتوں کو اچھی طرح سمجھ رہی ہو۔

"حضرات! اناؤنسر چیخ رہا تھا اب مسٹر زولا موت کے سفر" پر روانہ ہونے والے ہیں .... جی ہاں! یہ موت کا سفر ہے.... ذرا سی کوتاہی زندگی کی ڈور کو توڑ دے گی۔

اناؤنسر کی چیخ دہاڑ اور موٹر سائیکل کی کرخت آواز میں زولا کی آواز دب کر رہ گئی .... پتہ نہیں وہ کلورا کو کیا سمجھا رہا تھا۔

آٹھ بجنے میں چند سیکنڈ باقی رہ گئے تھے جب کلورا موٹر سائیکل کے پاس سے ہٹ کر کنویں کے وسط میں کھڑی ہو گئی.... موٹر سائیکل اب حرکت میں آ چکی تھی.... زولا بھی نیچے ہی ایک دائرے میں چکر دے رہا تھا۔

"حضرات خواتین و حضرات!" اناؤنسر جیسے بےچین ہو کر چیخا۔ "دیکھئے موت کا سفر شروع ہو رہا ہے۔"

لوگوں کے دل دھڑک رہے تھے اور موٹر سائیکل کی رفتار تیز ہوتی جا رہی تھی.... وہ آہستہ آہستہ لکڑی کے تختوں پر چڑھنے لگی۔

اب اناؤنسر خاموش ہو گیا۔

ایک منٹ بعد ہی لکڑی کا کنواں زور زور سے ہلنے لگا.... موٹر سائیکل لکڑی کی دیواروں پر فراٹے بھر رہی تھی.... وہ جس سمت میں جاتی کنواں اسی طرف جھک جاتا.... کبھی وہ نیچے جا رہی تھی اور کبھی اوپر آ رہی تھی.... کوئی دو منٹ تک یہ کیفیت رہی اور اب موٹر سائیکل نے ایک سطح پر گولائی میں دوڑنا شروع کر دیا تھا.... پھر اچانک وہ تیزی سے اوپر آئی اور زولا ایک عورت کا پرس جھپٹ لے گیا۔ عورت کے منہ سے چیخ نکل گئی اور کنوائیں میں موٹر سائیکل کے انجن کی آواز کے ساتھ ہی زولا کا قہقہہ گونجنے لگا.... تماش بین بھی ہنسنے لگے اور عورت کچھ خفیف ہو گئی۔

"محترمہ!" اناؤنسر کی آواز سنائی دی۔ "فکر نہ کیجئے.... مسٹر کوئی لیٹرے نہیں ہیں.... آپ کے پرس کی رقم محفوظ رہے گی۔"

لوگ پھر ہنسنے لگے اور عورت بھی شاید اپنی خفت مٹانے کے لئے مسکرا دی۔

"محترمہ!" اناؤنسر پھر بولا۔ "آپ اپنا ہاتھ ریلنگ سے آگے بڑھا دیجئے.... مسٹر زولا اب کی راؤنڈ میں آپ کا پرس آپ کو واپس کر دے گے۔"

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

عورت نے ہاتھ آگے بڑھا دیا.... موٹر سائیکل ایک بار پھر بڑی تیزی سے اوپری کنارے تک آئی اور پرس اس عورت کے ہاتھ میں لٹکنے لگا.... موٹر سائیکل آگے بڑھ چکی تھی....

لوگ تالیاں بجانے لگے۔

کلورا نیچے کھڑی ہوئی تھی اور اس کا سر موٹر سائیکل کے ساتھ ساتھ گھوم رہا تھا؟.... اچانک زولا نے چیخ کر اس سے کچھ کہا.... پورا جملہ تو لوگوں کی سمجھ میں نہ آسکا تھا! صرف ایک لفظ "سگریٹ" سنائی دیا تھا۔

"حضرات! اناؤنسر کی آواز سنائی دی؟" مسٹر زولا اپنا سگرٹ کیس نیچے ہی بھو آئے ہیں.... انہوں نے مس کلورا سے درخواست کی ہے کہ وہ انہیں سگرٹ پلائیں۔

لوگ پر اشتیاق نظروں سے کلورا کی طرف دیکھنے لگے جو ایک سگرٹ کیس کھول رہی تھی.... اس میں سے ایک سگرٹ نکالی گئی اور پھر کلورا نے اسے اوپر کی طرف اچھال دیا.... اس کا اندازہ اتنا درست تھا کہ دوسرے ہی لمحے میں زولا نے وہ سگرٹ لپک لی اور اسے ہونٹوں میں دبا لیا....

دوسری مرتبہ کلورا نے لائیٹر پھینکا اور وہ بھی زولا نے لپک لیا.... تالیاں ایک بار پھر بجیں اور اس وقت تو تالیوں کے شور سے کان پھٹنے لگے.... جب زولا نے موٹر سائیکل کے ہینڈل سے اپنے دونوں ہاتھ ہٹالئے اور لائیٹر سے سگرٹ سلگانے لگا۔

موٹر سائیکل فراٹے بھرتی رہی اور کنواں ہلتا رہا.... تماش بینوں کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ زلزلے کے زیر اثر آئے ہوئے ہوں۔

سگرٹ جلانے کے بعد زولا نے لائیٹر نیچے پھینکا جسے کلورا نے لپک لیا۔

موٹر سائیکل دوڑتی رہی.... زولا نے سگرٹ کے تین چار گہرے کش لئے.... اس وقت موٹر سائیکل کنویں کی نصف بلندی پر دوڑ رہی تھی.... اچانک زولا نے سگرٹ کو اوپر کی طرف پھینکا۔ سگرٹ تماش بینوں کی گیلری تک آیا اور پھر نیچے گرنے لگا.... اسی قلیل سے وقفے میں موٹر سائیکل ایک راؤنڈ لگا کر ٹھیک اسی جگہ پہنچی جہاں سے سگرٹ پھینکا گیا تھا۔ دوسری ہی لمحے میں نیچے گرتا ہوا سگرٹ پرنس زولا کے ہاتھ میں تھا جس کو اس نے فوراً ہی ہونٹوں میں دبا لیا اور موٹر سائیکل دوڑتی رہی۔

پھر تو اتنی تالیاں بجیں کہ کہ موٹر سائیکل کے انجن کی کرخت آواز بھی ان میں کچھ دب سی گئی.... کچھ لوگ چیخ پڑے....

"بریوو زولا!"

"ونڈر فل زولا!"

اور زولا مسکراتا ہوا ہاتھ ہلا ہلا کر لوگوں کے نعروں کا جواب دیتا رہا.... پھر شاید ایکسلیٹر پر اس کے کا دباؤ کم ہو گیا تھا! موٹر سائیکل کی رفتار کم ہوئی اور اس کے ساتھ ہی وہ نیچے ہوتی چلی گئی.... یہاں تک کہ اس کے پہیے تختوں کو چھوڑ کر فرش سے جا لگے اور بالآخر وہ رک گئی۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ایک بار پھر تالیوں کا شور ہوا اور اس غل غپاڑے میں اناؤنسر چیخ کر کہا۔ خواتین و حضرات!.... مسٹر زولا کے خطرناک مظاہرے کا پہلا دور ختم ہوا۔ صرف پانچ منٹ انتظار کیجئے.... اس کے بعد دوسرا دور شروع ہو گا اور اس میں مس کلورا بھی مسٹر زولا کے ساتھ ہوں گی۔

اس اعلان پر لوگوں نے پہلے سے زیادہ جوش و خروش کے ساتھ تالیاں بجائیں۔

موٹر سائیکل کا انجن بند کیا جا چکا تھا.... زولا اور کلورا کنویں کے نچلے حصے میں بنے ہوئے لکڑی کے دروازے کو کھول کر اس کیبن میں چلے گئے جو دروازے سے متصل بنایا گیا تھا۔

لوگ بلند آواز میں گفتگو کرتے ہوئے پرنس زولا کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا رہے تھے.... لڑکیاں اس معاملے میں پیش پیش تھیں.... وہ مٹھیاں بھینچ بھینچ کر ایک دوسرے سے زولا کی تعریف کر رہی تھیں۔

پانچ منٹ کے وقفے میں ذرا دیر کو بھی خاموشی نہیں رہی پھر جب زولا اور کلورا موت کے کنویں میں داخل ہوئے تو تالیوں کے شور نے ان کا استقبال کیا۔

تماش بینوں کے اس ہجوم میں شہر کا سب سے بڑا احمق بھی موجود تھا.... عمران.... خلاف معمول وہ اس وقت بہترین کپڑے اور عمدہ تراش کے ایوننگ سوٹ میں تھا.... ٹائی بھی بڑے سلیقے سے بندھی ہوئی تھی۔ فلیٹ

ہیٹ کا رنگ بھی سرخ یا ہرا نہیں تھا.... لیکن چہرے پر نظر آنے والی حماقت تو ازلی اور ابدی تھی.... بہت ہی غیر معمولی حالات میں وہ عمران کے چہرے سے غائب ہوا کرتی تھی لیکن چونکہ اس وقت انتہائی درجہ معمولی حالات تھے اس لئے اسے حق پہنچتا تھا کہ وہ انتہائی درجے کا گاؤدی اور احمق نظر آئے۔

وہ اس انداز میں پلکیں جھپکاتا ہوا تالیاں بجانے والوں کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے انہیں پرلے درجے کا احمق تصور کر رہا ہو.... خود اس نے ایک بار بھی تالی نہیں بجائی تھی۔

لیکن اس کے بارے میں یہ سمجھنا مشکل ہی تھا کہ وہ شخص زولا کے کمالات سے لطف اندوز ہونے کے لئے یہاں آیا ہو گا.... اسے ان باتوں سے کوئی دلچسپی نہ تھی.... تو پھر؟.... وہ یہاں کیوں آیا تھا۔ کیا کوئی خاص مقصد؟

مگر اس مقصد کا علم تو شاید روشی کو بھی نہ ہو گا جو اس کے ساتھ تھی۔

ادھر ایک ڈیڑھ ماہ سے ان دونوں کو ایک ساتھ بہت زیادہ دیکھا جا رہا تھا۔

○☆○

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

پروگرام کا دوسرا دور شروع ہو گیا۔

اس مرتبہ زولا نے کلورا کو موٹر سائیکل پر اپنے آگے بٹھا رکھا تھا اور موٹر سائیکل کنویں کی چوبی دیواروں پر فراٹے بھر رہی تھی۔

"خواتین و حضرات! اناؤنسر کی آواز سنائی دی۔ اگر آپ لوگوں میں سے کوئی مس کلورا سے کسی قسم کا سوال کرنا چاہتا ہو تو ایک کاغذ پر لکھ کر اپنا ہاتھ آئے بڑھا دے.... کاغذ کو ایک چٹکی میں پکڑیے گا۔ کاغذ کی ایک سمت بالکل سادہ ہونا چاہئے تاکہ مس کلورا جواب لکھ سکیں۔"

چند آدمیوں نے نوٹ بکیں نکالیں اور ان کے قریب کی کسی کی عورت نے اس سے ایک ایک کاغذ کے لئے استدعا کی تاکہ وہ بھی کوئی سوال کر سکیں۔

عمران نے بھی اپنی نوٹ بک نکالی اور اس کے ایک صفحے پر جلدی جلدی کچھ گھسیٹا پھر وہ ورق پھاڑ کر ایک چٹکی میں پکڑتے ہوئے ہاتھ ریلنگ سے آئے بڑھا دیا۔

روشی نہیں دیکھ سکی کہ اس نے کیا لکھا تھا.... وہ عمران کو گھور کر رہ

گئی.... اسے یہ بچکانہ حرکت کھل گئی تھی اور اسے ان "بوڑھے بچوں" پر بھی تاؤ آ رہا تھا جو سوالات کے کاغذ آئے بڑھائے ہوئے تھے.... اگر نو عمر لڑکے لڑکیاں یہ حرکت کرتے تو کوئی بات نہیں تھی لیکن ہاتھ بڑھانے والوں میں تین آدمی تو پینتیس سے لے کر پچاس سال کی عمر تک کے تھے۔ چوتھا آدمی عمران تھا.... نوعمر لڑکوں میں سے وہ دو کا ہاتھ بڑھا تھا.... عورتیں میں دو ہی تھیں۔

ایک راؤنڈ میں کلورا ایک آدمی کے ہاتھ سے سوال کا کاغذ جھپٹ لے گئی.... اس نے ایک ہاتھ میں قلم سنبھال رکھا تھا.... پانچ راؤنڈ کے درمیان اس نے کاغذ پر جواب لکھا.... اگلے راؤنڈ میں موٹر سائیکل بلندی پر آئی اور کلورا نے وہ کاغذ اسی آدمی کے ہاتھ میں تھما دیا جس کے ہاتھ سے لیا تھا۔

تالیاں.... بے تحاشہ تالیاں؟

اسی راؤنڈ میں کلورا ایک اور آدمی سے کاغذ جھپٹ چکی تھی۔ تالیوں کی گونج میں سوال و جواب کا مظاہر جاری رہا.... جس کو جواب ملتا تھا اس کے قریب کھڑے ہوئے لوگ آگے جھک کر کاغذ کی تحریر دیکھنے کی کوشش کرنے لگتے تھے۔

لیکن عمران کو ملنے والا جواب پڑھ کر لوگوں کی سمجھ میں نہ آ سکا کہ سوال کی نوعیت کیا ہو گی وہ لوگ استفہامیہ اور کس قدر متحیرانہ انداز میں عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کلورا نے جواب میں لکھا تھا۔

"کیا آپ کا تعلق یہاں کے منصوبہ بندی کمیشن سے ہے؟"

عمران کے چہرے پر حماقت کے علاوہ کسی قسم کے تاثرات نہیں تھے.... وہ چغدوں کی طرح ایک ایک کی شکل دیکھنے لگا تھا۔

"آپ نے کیا سوال کیا تھا جناب!" ایک آدمی پوچھ بیٹھا۔

عمران نے جواب میں کچھ کہے بغیر کاغذ پلٹ دیا اور سوال پڑھ کر لوگ بے تحاشہ ہنس پڑے.... ہنسے بھی اور عمران کو عجیب سی نظروں سے دیکھنے بھی لگے.... روشی نے بھی وہ سوال پڑھا اور سلگ کر رہ گئی۔

عمران کا سوال تھا۔

"محترمہ کیا آپ شادی شدہ ہیں؟.... اور اگر ہے تو آپ کے بچوں کی تعداد کیا ہو گی؟"

عمران نے وہ ورق احتیاط سے نوٹ بک کے درمیان میں رکھ کر نوٹ بک جیب میں ڈال لی اور احمقوں کی طرح کلورا کی طرف دیکھنے لگا جو موٹر سائیکل پر بیٹھی آخری آدمی کے سوال کا جواب دے رہی تھی۔

پھر جب آخری کاغذ بھی سوال کرنے والے کے ہاتھ میں پہنچ تو اناؤنسر کی آواز سنائی دی۔

"خواتین و حضرات!.... آپ لوگوں کو اپنے اپنے سوالات کے جواب مل گئے اور اب؟ .... جو ہاں.... اب اس پروگرام کا ایک ایسا آئیٹم پیش کیا جائے گا کہ آپ لوگوں کی چیخیں نکل جائیں گی.... یہ ایک انتہائی خطرناک

آئیٹم ہے اور مسٹر زولا اس بات کے دعویدار ہیں کہ ان کے علاوہ کوئی بھی اس قسم کا مظاہر نہیں کر سکتا۔ ملاحظہ فرمائیے۔ اس صدی کا سب سے زیادہ خطرناک مظاہرہ؟"

لوگوں کے مسکراتے ہوئے چہرے یکلخت بے حد سنجیدہ نظر آنے لگے۔

ہر چہرے پر ایک ہی سوال تھا۔ وہ خطرناک مظاہر کیا ہو گا؟

کنواں ہلتا رہا اور موٹر سائیکل فراٹے بھرتی رہی.... اب کلورا نے موٹر سائیکل کا ہینڈل سنبھال لیا تھا.... زولا کے ہاتھ آزاد تھے.... اس نے ایک راؤنڈ میں تماش بینوں کی طرف دیکھتے ہوئے ہاتھ ہلایا اور پھر دفعتاً" وہ موٹر سائیکل سے فضا میں اچھلا.... اس نے فضا میں ایک قلا بازی کھائی اور کنویں کے وسط میں زمین پر جا رہا۔

یہ لمحہ اتنا ہی غیر متوقع اور اعصاب کو جھٹکا پہنچانے والا تھا کہ سچ مچ بے شمار چیخیں گونجیں اور بعض چہرے تو زولا کی موت کے خدشے سے سفید پڑ گئے لیکن دوسرے ہی لمحے میں ان سب کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں کیونکہ پرنس زولا بڑے اطمینان سے زمین پر کھڑا مسکرا رہا تھا اور موٹر سائیکل بدستور فراٹے بھر رہی تھی۔ زولا کی جگہ کلورا نے سنبھال لی تھی۔

پھر تو ایسی تالیاں بجیں کو کانوں کے پردے پھٹنے لگے۔

تالیوں کے اس شور کے دوران میں کلورا موٹر سائیکل کو نیچے اتارے گئی اور اسے روک کر انجن بند کر دیا۔ تالیاں بدستور بجتی رہی۔ کلورا موٹر سائیکل سے اتر گئی وہ اور پرنس زولا جھک کر لوگوں کو سلام

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کرنے لگے لیکن تالیوں کا شور کسی طرح کم ہونے میں نہیں آ رہا تھا۔

"خواتین و حضرات! اناؤنسر بولا۔" پروگرام کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ پرنس زولا اور مس کلورا آپ لوگوں کی قدر دانی کا شکریہ ادا کرتی ہیں۔"

کلورا کی نظریں ایک مرتبہ چاروں طرف گھوم گئیں.... ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اس کو کسی خاص آدمی کی تلاش ہو.... پھر اس کی نظریں عمران پر جم گئیں.... عمران بھی اسی کی طرف دیکھ رہا تھا.... نظریں چار ہوئیں اور عمران بری طرح بوکھلایا ہوا نظر آنے لگا.... بوکھلاہٹ میں اس نے اپنا دایاں کان پکڑ کر اینٹھ لیا! پھر دوسرے ہی لمحے ایسا معلوم ہوا تھا جیسے اسے اپنی حماقت کا احساس ہو گیا ہو.... چہرے پر خفت کی جگہ جھلکیاں نظر آئی تھیں۔ پھر اچانک اس نے روشی کا بازو پکڑا اور بوکھلائے ہوئے انداز میں تیزی سے زینے کی طرف بڑھا۔

"ارے ارے! روشی جھلا گئی۔" میرا بازو چھوڑو۔

اس نے بازو چھڑانے کے لئے جھٹکا بھی دیا تھا لیکن عمران کی گرفت کمزور نہیں تھی.... وہ روشی کا بازو پکڑے اور لوگوں کو دھکیلتا ہوا حتی الامکان جلد بازی کے ساتھ بری طرح جھینپ رہی تھی.... غصہ بھی آ رہا تھا کسی دوسرے موقعے پر تو وہ عمران کی حرکت پر اس کا منہ بھی نوچ لیتی مگر اس ہجوم میں شاید وہ بات نہیں بڑھانا چاہتی تھی۔

زینے پر آکر عمران نے روشی کا بازو چھوڑ دیا اور اطمینان سے نیچے اترنے لگا.... ایسا معلوم ہوا جسے اب اسے ذرا بھی جلدی نہ ہوا۔ روشی نچلا

ہونٹ دانتوں سے چبانے لگی کیونکہ لوگ تو اب بھی انہیں گھور رہے تھے۔

زینے سے اتر کر لوگ ادھر ادھر منتشر ہو گئے لیکن عمران اس طرف بڑھنے لگا جہاں ایک فرلانگ کے فاصلے پر کاریں کھڑی کی گئی تھیں۔ ان دونوں کے علاوہ بھی سات آٹھ افراد اس طرف بڑھ رہے تھے جن میں دو تین عورتیں بھی تھیں۔

"طوطے! میں کسی دن تمہارا سر پھاڑ دوں گی۔" روشی غرائی!

"اچھا" عمران نے کہہ کر ایسے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا جیسے روشی نے اسے قلاقند کھلانے کا وعدہ کیا ہو۔

روشی ہونٹوں ہی ہونٹوں میں کچھ بڑبڑا کر رہ گئی۔

پارکنگ پلیس کے قریب پہنچ کر روشنی نے اس طرف بڑھنا چاہا تھا جہاں انہوں نے اپنی کاریں کھڑی کی تھی لیکن عمران نے روشی کا ہاتھ پکڑ لیا اور دوسری طرف چلنے لگا۔

"کیا مصیبت ہے" روشی نے آنکھیں نکالیں۔

"مصیبت.... ہاں مصیبت ہے۔ عمران بڑبڑا کر رہ گیا.... ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ کچھ سوچ رہا ہو۔"

"ہم نے کار اس طرف کھڑی کی ہے؟" روشی نے اشارہ کیا۔

"نہیں! تم بھول رہی ہو! عمران نے کہا۔

روشی ہونٹ بھینچ کر رہ گئی وہ اس وقت بھی بات نہیں بڑھانا چاہتی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تھی کیونکہ دو آدمی قریب ہی تھے.... اگر روشی جھٹکے سے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتی تو وہ اس کی طرف متوجہ ہو جاتے۔

ایک عورت ان کے آگے تھی.... جب وہ ایک کار کا دروازہ کھولنے لگی تو اچانک عمران نے رفتار تیز کر دی.... کار کے قریب پہنچ کر اس نے کنکھیوں سے اس کی نمبر پلیٹ دیکھی اور پھر دفعتاً ٹھٹھک کر رک گیا۔

"تم ٹھیک کہہ رہی تھی۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بڑبڑایا۔

"کیا ٹھیک کہہ رہی تھی۔" وہ غرائی۔

"یہی کہ ہم نے کار دوسری سرف کھڑی کی ہے۔ آؤ"۔ عمران اس طرف بڑھنے لگا جدھر پہلے روشی نے جانا چاہا تھا۔

"میں تھوک کے بھاؤ سے برسا دوں گی"۔ وہ پھر غرائی۔

"میں رٹیل پر بیچ کر آدھا منافع اپنے بال بچوں کے لئے رکھ دوں گا؟" عمران چہکا۔ چلتی رہو۔

روشی چلتی رہی لیکن اب وہ سوچ میں ڈوب گئی تھی.... اسے شبہہ ہو رہا تھا کہ عمران بلا مقصد اس طرف نہیں آیا تھا.... شاید اس نے اس عورت کی کار کے نمبر دیکھے تھے جو ان کے آگے آگے جا رہی تھی۔

"اہا.... دفعتاً" عمران رک کر بولا۔ کیوں نہ ہم کسی ڈائمنڈ میں کافی پئیں۔"

"چلو! روشی جو سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی جھونک میں کہہ گئی.... پھر

چونکی اور عمران کو گھورتی ہوئی بولی۔ "کیوں.... اچانک کافی کی کیوں سوجھ گئی۔

"پرواہ مت کرو.... مجھے ایسے ہی سوجھتی ہے آجکل.... پچھلے ایک ہفتے سے سرمہ چمپا کلی ڈال رہا ہوں کان میں۔

روشی منہ بنا کر رہ گئی لیکن اب ان کا رخ سی ڈائمنڈ ہی کی طرف تھا.... ساحلاب کا واحد ریسٹورنٹ۔

"اب اس کو کچھ سزا دینا ہی پڑیں گی۔" عمران بڑبڑایا۔

"کیسے روشی اسے گھورنے لگی۔"

"فیاض کو۔"

"کیوں؟"

"اس کی وجہ سے اس وقت کام گڑبڑ ہو گیا.... میں اس عورت کا تعاقب کرنا چاہتا تھا۔"

"وہ تو میں ٹھیک ہی سمجھ تھی۔" روشی نے کہا۔ تم نے اس کی کار کا نمبر دیکھا تھا۔"

"ہاں.... لیکن تعاقب نہ کر سکا۔" عمران نے ٹھنڈی۔

"لیکن اس میں فیاض کا کیا قصور ہے۔"

"وہ ہمارے تعاقب میں ہے۔" عمران نے منہ بنا کر کہا۔

کیا روشی چونک پڑی لیکن اب وہ اتنی احمق بھی نہیں تھی کہ فوراً ہی پلٹ کر دیکھ لیتی۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"میں اس کو ایسی سزا دوں گا کہ یاد رکھے گا۔" عمران نے غصیلی آواز میں کہا۔

اب وہ دونوں سی ڈائمنڈ میں داخل ہو رہے تھے بیشتر میزیں بھری ہوئی تھیں لیکن دو چار خالی بھی نظر آئیں.... وہ دونوں انہیں میں سے ایک میز پر جا بیٹھے اور عمران نے فوراً ہی کافی کا آرڈر پلیس کر دیا۔

روشی کنکھیوں سے دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی.... ایک آدمی ریسٹورنٹ میں داخل ہوا لیکن روشی نے اسے نظر انداز کر دیا کیونکہ وہ فیاض نہیں تھا.... وہ کنکھیوں سے دروازے کی طرف دیکھتی رہی لیکن پھر کوئی بھی ریسٹورنٹ میں نہیں آیا۔

عمران ہونقوں کی طرح ادھرادھر دیکھ رہا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ باہر ہی رک گیا۔" روشی بولی۔

"کک.... کون عمران نے چونک کر پوچھا۔

"تمہارا چچا۔" روشی کا منہ بن گیا۔

"ارے نہیں"۔ عمران بے اختیاری سے ہنس پڑا۔ "تمہیں دھوکہ ہوا ہو گا"۔

روشی اسے گھورنے لگی اور پھر غرائی۔

"دیکھو.... اب میں اس بات کی بھی پرواہ نہیں کروں گی کہ یہ ایک بھرا پرا ہوٹل ہے۔"

عمران نے پلکیں جھپکائیں اور پھر کس قدر سنجیدہ نظر آنے لگا.... وہ

روشی کو اچھی طرح جانتا تھا.... وہ ایسی ہی عورت تھی کہ جو کہہ جاتی وہی کر بھی گزرتی۔ جھلاہٹ کے عروج پر پہنچ جانے کے بعد وہ اس ہوٹل میں بھی عمران کے گریبان پر ہاتھ ڈال سکتی تھی۔

"نہیں وہ ہوٹل میں آچکا ہے۔" عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"اوہ.... مگر...."

"وہ میک اپ میں ہے؟" عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"اچھا.... وہ آدمی جو...."

"ہاں وہی۔" عمران نے پھر روشی کی بات کاٹ دی۔ اس کے بعد کوئی اور گاہک ریسٹورنٹ میں نہیں آیا وہ سمجھتا ہے کہ اس نے بڑا شاندار میک اپ کیا ہے لیکن میں نے اسی وقت پہچان لیا تھا جب اس نے میری نگرانی شروع کی تھی۔"

"اوہو! تو کیا کئی دن سے۔"

"وہ دو ماہ سے میرے پیچھے لگا ہوا ہے روشی"

"گڈ گاڈ! روشی نے تحیر زدہ آواز میں کہا۔ مگر کیوں!"

عمران کے چہرے پر تشویش کے آثار پیدا ہو گئے اور پھر اس نے کہا۔

"وہ مجھ پر شبہہ کرنے لگا ہے۔"

"کیا شبہہ!"

"یہ کہ میں سیکرٹ سروس سے تعلق رکھتا ہوں۔"

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"اوہ! مگر اسے یہ شبہ کیونکر ہوا۔"

"میں تمہیں بن عقرب کے بارے میں بتا چکا ہوں.... اسی نے فیاض سے یہ بات کہی تھی۔"

"ہوں!" روشی چند لمحے عمران کی آنکھوں میں دیکھتی رہی اور اس کے بعد بولی۔ "پھر اب تم کیا کرو گے۔"

"اللہ کرے فیاض مر جائے۔" عمران نے بلبلائے ہوئے انداز میں کہا اور روشی ہنس پڑی۔

"کہو تو میں اس کی عقل ٹھکانے لگا دوں۔" روشی نے کہا۔

"تم!" عمران سنجیدہ ہو کر اس کی طرف دیکھنے لگا اور پھر بولا۔ "اچھا تو فی الحال میں اس کو ایک ہلکا سا ڈوز دینا چاہتا ہوں۔"

"کیا مطلب!"

"اگر میں یہاں سے اٹھا تو وہ پیچھے لگ جائے گا اس لئے کافی پی کر تم یہاں سے اٹھ جاؤ اور پارکنگ پلیس میں جا کر چاقو سے اس کی کار کے ٹائر کاٹ دو۔ چاروں ٹائر.... چاقو تم کو میری کار کی ڈرائیونگ سیٹ کے نیچے مل جائے گا.... اور اس کی کار کا نمبر تو تمہیں معلوم ہی ہو گا۔"

"تو کیا یہ اپنی ہی کار میں تمہارا تعاقب کیا کرتا ہے۔" روشی نے حیرت سے کہا۔

"ہاں۔" عمران کا منہ بن گیا۔ "پتہ نہیں اسے محکمہ سراغرسانی کا سپرنٹنڈنٹ کس گدھے نے بنایا ہے.... ارے ہنپ!" عمران بوکھلا گیا۔

"عمران پلیز.... شٹ اپ۔"

روشی اس کی بوکھلاہٹ کی وجہ سمجھ کر بے اختیار ہنس پڑی کیونکہ فیاض کو ترقی دینے والی ہستی محکمہ سراغرسانی کے ڈائریکٹر جنرل رحمان صاحب کے علاوہ کس کی ہوتی اور عمران کو شاید اچانک خیال آگیا تھا کہ وہ اس کے باپ بھی ہیں۔

اتنے میں کافی آگئی۔

○☆○

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کافی پی چکنے کے بعد روشی اٹھ گئی لیکن عمران وہیں بیٹھا بڑے انہماک سے اپنی انگلیوں پر کچھ گننے لگا.... تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد اس کے چہرے پر جھنجلاہٹ کے آثار پیدا ہوتے۔ جیسے حساب غلط ہو گیا ہو' پھر وہ دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کے پوروں پر گنتی کرنے لگتا۔ اسے دیکھنے والے اس امر کا اندازہ نہیں کر سکتے تھے کہ وہ کبھی کبھی انکھیوں سے فیاض کی طرف بھی دیکھ لیتا ہے۔

فیاض اپنی میز پر بے چینی سے پہلو بدل رہا تھا۔ کبھی کبھی اس کی نظریں دروازے کی طرف اٹھ جاتیں۔ پھر وہ عمران کو گھورنے لگتا.... ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے روشی کے اٹھ جانے کی وجہ سے خلجان میں مبتلا ہو گیا ہو۔ یہ بات اس کے لئے تعجب خیز ہونا چاہئے تھی کہ روشی چلی گئی اور عمران بیٹھا رہا حالانکہ وہ ایک کار میں آئے تھے۔

دس منٹ بعد عمران نے "پورو شماری" بند کر دی اور کرسی کی پشت سے ٹک کر خود بخود مسکرانے لگا.... اس کی نظریں خلا میں کسی نقطے پر جمی ہوئی تھیں اور چہرے پر گاؤدی پن کے علاوہ کیا ہوتا۔

قریب کی میزوں پر بیٹھے ہوئے کچھ لوگ اس کی طرف دیکھ دیکھ کر ایک دوسرے سے کچھ کہہ رہے تھے اور مسکرا رہے تھے لیکن عمران کو تو جیسے ان کی خبر ہی نہ تھی۔ دو تین منٹ بعد وہ چونکا اور منہ چلاتا ہوا چاروں طرف دیکھنے لگا.... پھر اس نے بے ہنگم سے انداز میں ہاتھ پھیلا کر انگڑائی لی اور اونگھنا شروع کر دیا.... کچھ نہ کچھ تو ہونا ہی چاہئے تھے.... اونگھنا ہی سہی۔

لیکن بد قسمتی سے اس کو زیادہ دیر اونگھنا نصیب نہیں ہو سکا زیادہ دیر تو کیا تھوڑی دیر بھی نہیں کیونکہ اسی وقت روشی واپس آ گئی تھی۔ خیر اگر صرف آ جاتی تو کوئی بات نہ تھی کیونکہ عمران اس وقت بھی اونگھتا رہا جب وہ کرسی گھسیٹ کر بیٹھی تھی.... چونکا تو وہ اس وقت جب روشی نے اسے مخاطب کر کے کہا۔

"کیا افیون کی چسکی لگائی ہے۔"

"غاں.... غوع.... آغم۔" عمران کے منہ سے خوفزدہ سی آوازیں نکلیں.... وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس انداز میں روشی کی طرف دیکھنے لگا جیسے اس کو پہنچاننے کی کوشش کر رہا ہو۔ "میں نے آپ کو پہچانا نہیں ویسے آپ کی صورت میری چھوٹی خالہ سے ملتی جلتی ہے۔"

"ہاں بھانجے.... لیکن اب اٹھو یہاں سے۔ میں اس کی گاڑی کے چاروں ٹائر بیکار کر آئی ہوں۔"

"خالو کے۔" عمران چہکا اور پھر بولا۔ "تم بہت عمدہ آدمی ہو خالہ جان.... آ.... ہاں.... اب ہم چلنے گے۔"

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

روشی نے ویٹر کو بل لانے کا اشارہ کیا.... اور اس وقت جب وہ بل ادا کر رہے تھے فیاض اپنی میز سے اٹھ کر تیزی سے باہر نکلا چلا گیا۔

"عقلمند بن رہا ہے۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔ پہلے ہی سے باہر نکل گیا تاکہ ہم اس پر شبہ نہ کر سکیں۔"

"ابھی اپنا سر پیٹے گا۔ روشی ہنس پڑی۔

پھر وہ دونوں کھڑے ہو گئے اور ہوٹل سے نکل کر پارکنگ پلیس کی طرف بڑھتے گئے۔

پانچ منٹ بعد ان کی کار اس پکی سڑک پر فراٹے بھر رہی تھی جو ایک میل بعد پل سے جاتی تھی۔

"لیکن وہ سمجھ جائے گا کہ یہ حرکت تم نے کی ہے۔ میں تو اس کے سامنے ہی رہا تھا۔ عمران بولا۔

"سمجھ جائے"۔ روشی نے لاپرواہی سے کہا۔ "مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے۔"

"بھیرویں سناؤں۔"

"میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ تم اس غیر ملکی وفد میں دلچسپی کیوں لے رہے ہو۔ خاص طور سے موت کے کنویں میں۔"

"کیا خیال ہے تمہارا؟" عمران نے اس کی بات کا جواب اپنے دیئے بغیر کہا۔ "ہم زولا اور کلورا سے زیادہ بہتر کمالات پیش کر سکے گے یا نہیں؟"

"تو کیا تم اسے چیلنج کرنے کا ارادہ رکھتے ہو؟" روشی نے تحیر زدہ سے

لہجے میں پوچھا۔

"اور نہیں تو کیا ایک ماہ سے خواہ مخواہ جھک مار رہا ہوں۔"

"میں اسے بھی تمہارا کوئی نیا خبط سمجھی تھی۔"

"تم خود خبطی" عمران نے غصیلی آواز میں کہا۔ "زیادہ تاؤ دلاؤ گی تو مظاہرے کے دوران میں تم کو موٹر سائیکل سے نیچے گرا دوں گا۔"

"فضول بکواس مت.... تم اسے چیلنج کیوں کرنا چاہتے ہو۔"

"میں اسے پسند نہیں کرتا کہ میرے شہر کی لڑکیاں زولا کے لئے دیوانی ہو جائیں۔"

"کیا بات ہوئی۔"

"تم نے دیکھا نہیں تھا.... تالیاں بجانے میں لڑکیاں پیش پیش تھیں.... اس وقت مجھے اتنا تاؤ آ رہا تھا کہ دس کوکا کولا پی کر بھی ٹھنڈا نہیں ہوتا۔ میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ اس شہر کی لڑکیاں مجھے چھوڑ کر غیر ملکیوں کے لئے تالیاں بجائیں۔ کیا میں اس قابل نہیں ہوں۔"

"تم روشی ہنس پڑی۔" تم تو اس قابل ہو کہ تمہارے پیچھے تالیاں بجائی جائیں۔

"بس بس! عمران کے قہقہے پھولنے پھکنے لگے۔ اب اتنا غصہ نہ دلاؤ کہ میں شہر پہنچتے ہی کوکا کالا کا ایک آدھ برل صاف کر جاؤں۔"

"کیا تم سمجھتے ہو کہ یہاں کی لڑکیاں زولا سے محبت کرنے لگیں گی۔

"محبت کی بات چھوڑو.... لیکن یہ ضرور ہو گا کہ لڑکیاں زولا کے گرد منڈلانا شروع کر دیں گی.... ویسے روشی.... یہ منڈلانا بھی عجیب لفظ ہے....

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اسے سن کر ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی گنجا آدمی کیلئے بیچتا چلا جا رہا ہو۔"

"کیا بات ہوئی۔"

"اس کے بارے میں مجھے کچھ تفصیل سے علم نہیں۔"

"خیر! تو تم چاہتے ہو کہ یہاں کی لڑکیاں زولا کے گرد نہ منڈلائیں۔"

"ہاں میں یہی چاہتا ہوں.... اس شہر کی لڑکیوں پر میرا حق زیادہ ہے۔ کیا میں زولا سے کم خوبصورت ہوں۔"

"چڑی مار لگتے ہو"۔ روشی ہنس پڑی لیکن وہ عمران کو پیار بھری نظروں سے دیکھنے لگی تھی۔

"ارے باپ رے!" عمران بڑبڑا کر اپنا سینہ سہلانے لگا اور پھر کھکھیاتا ہوا بولا۔ "نج.... خدا کے لئے مجھے ایسی نظروں سے نہ دیکھا کرو.... اگر ڈیڈی کو پتہ چل گیا تو وہ تمہیں گولی مار کر مجھے حج کرنے بھیج دیں گے۔"

"ڈیڈی!" روشی نے ٹھنڈی سانس لی۔ "میں اکثر ان کے بارے میں سوچتی ہوں۔"

"ہائیں! ہائیں!" عمران نے آنکھیں نکالیں۔ "کیا تم کو معلوم نہیں کہ وہ شادی شدہ ہیں۔"

"سور!" روشی نے جھلا کر عمران کی گدی پر ہاتھ رسید کیا۔

"ہائے!" عمران ہلکی سی آواز میں چیخ پڑا اور پھر بچوں کی طرح ٹھنک کر بولا۔ "لو مارتی کیوں ہو۔"

"میں تمہارا کچومر بنا دوں گی۔"

"ذرا چٹ پٹا بنانا! مزہ آ جائے گا! آج سلیمان نے مسور کی کھچڑی پکائی ہو گی۔"

"کیا بتاؤں۔"

"وہ کون ہے؟"

"نیپال کی ملکہ ہے۔" عمران نے منہ بنا کر کہا۔ "ارے مجھے کیا معلوم کون ہے.... اگر مجھے معلوم ہوتا تو مجھے اس کی کار کا نمبر دیکھنے کی کیا ضرورت تھی۔"

"چلو ٹھیک ہے! میں مانے لیتی ہوں کہ تم اسے پہلے سے نہیں جانتے مگر تم نے اس کار کا نمبر کیوں دیکھا تھا۔"

"اب میں معلوم کر سکوں گا کہ اس نمبر کی کار کی مالک کون ہے.... اگر فیاض نہ ہوتا تو میں اس کا تعاقب کرتا۔"

"تو تم اس کے بارے میں تفصیلاتِ جاننا چاہتے ہو۔"

"ہاں۔"

"مگر کیوں"

"وہ مجھے بہت اچھی لگتی تھی۔ عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔ تم نے اس کی چال پر غور نہیں کیا.... جب وہ چلتی ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے بہاریں کبڈی کھیل رہی ہوں۔"

"دیکھو طوطے! روشی نے آنکھیں نکالیں۔ میں جولیا نہیں ہوں جس کو تم باتوں میں اڑا دیتے ہو.... تمہیں میری بات کا جواب دینا ہی پڑے گا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"ورنہ میں تم کو رات بھر سونے نہیں دونگی.... سمجھ گئے؟"

"سمجھ گیا"۔

"تو پھر شروع ہو جاؤ۔"

"کیا شروع ہو جاؤ؟" عمران نے پلکیں جھپکائیں۔

لیکن دوسرے ہی لمحے میں اس کی گردن روشی کی گرفت میں تھی۔

"ہائیں.... ہائیں.... ارے گاڑی ٹکرا جائے گی"۔ عمران نے چیختے ہوئے اسٹیرنگ کو اس طرح حرکت دینا شروع کی گاڑی ادھر ادھر لہرانے لگی.... اس نے یہ ظاہرے کرنے کی کوشش کی تھی اسٹیرنگ اس کے کنٹرول میں نہیں رہا لیکن روشی ایسی بھبکیوں میں آنے والی کہاں تھی وہ لاپرواہی سے بولی۔

"ٹکرانے دو یہی ایک ایسی صورت ہے کہ تم میرے سوال کا جواب دینے سے بچ جاؤ۔"

"اے معبود! عمران کراہا.... میں بیوی سے تو بچا ہوا ہوں لیکن تو نے دوست کی صورت میں ایک مہابیوی میرے سر مسلغ...."

عمران "مسلط" کہنا چاہتا تھا لیکن وہ "مسلغ" بن گیا کیونکہ روشی نے اس کی گردن پر دباؤ بڑھا دیا تھا۔

"بت.... بتات.... بتاتا ہوں.... بتاتا ہوں۔"

روشی نے گردن چھوڑ دی اور وہ برے برے سے منہ بناتا رہا اور پھر دفعتاً جھلائے ہوئے انداز میں بولا۔

"ہاں کیا بتاؤں؟"

پھر روشی نے آنکھیں نکالیں۔

"یا اللہ!" عمران پھر کراہا اور اس کے بعد یک بیک سنجیدہ ہو کر بولا۔

"تم کیا کرو گی معلوم کر کے۔"

"بس معلوم کروں گی۔"

"اچھا تو سنو!" عمران نے طویل سانس لے کر کہا۔ "وہ وہی عورت تھی۔ زولا نے جس کا پرس جھپٹا تھا۔"

"جب وہ کار میں بیٹھ رہی تھی تو میں اس کی صورت نہیں دیکھ سکی تھی"۔ روشی نے کہا۔ "ہو سکتا ہے وہ وہی ہو لیکن اس سے کیا۔"

"اس سے یہ کہ زولا نے بڑی صفائی کے ساتھ اس کے پرس سے ایک پرچہ غائب کر دیا تھا.... میرے اور اس عورت کے علاوہ شاید ہی کسی نے اس بات کو محسوس کیا ہو۔"

"اوہ!" روشی نے تحیر زدہ لہجے میں کہا۔ "اس کا کیا مطلب ہوا۔"

"مطلب ہی معلوم کرنے کے لئے تو میں اس عورت کے بارے میں تفصیلات جاننا چاہتا ہوں۔"

"یہ تو الٹی کاروائی ہوئی تمہیں زولا کو چیک کرنا چاہتے تھے۔"

"میں خود ہی الٹا ہوں"۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔ "اس لئے الٹی کاروائی بھی کرتا ہوں۔"

"نہیں.... بتاؤ.... تم اس عورت کے پیچھے کیوں پڑ گئے ہو۔"

"میں پوچھتا ہوں اس عورت نے اس بات پر احتجاج کیوں نہیں کیا کہ اس کے پرس سے کچھ غائب کیا گیا ہے۔"

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"ہو سکتا ہے اس نے زولا کی یہ حرکت نہ دیکھی ہو۔"

"میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ بے خبر نہیں رہی تھی.... جب میں نے زولا کی اس حرکت کو محسوس کیا تھا تو میری نظریں فوراً ہی اس عورت کی طرف بھی گئی تھیں اور میں نے اس کی آنکھوں میں ایسا اطمینان دیکھا تھا جیسے اس نے اپنا فرض خوش اسلوبی سے انجام تک پہنچا دیا ہو۔"

"یہ تمہارا قیاس ہے اور قیاس غلط بھی ثابت ہو سکتا ہے۔"

"لہٰذا غلط ہونے کے ڈر سے مجھے کوئی کاروائی نہیں کرنا چاہئے۔ کیوں عمران نے منہ بنایا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ کوئی یوروپین تھی۔"

"اگر نہ ہوتی تب بھی میں آج مسور کی کھچڑی ضرور کھاتا۔"

"کیا یہ بات تمہارے لئے متوقع تھی۔ روشی نے سوال کیا۔" تم موت کے کنویں پر کیوں گئے تھے۔

"نہیں! تم غلط سمجھ رہی ہو.... وہاں جانے سے میرا مقصد زولا کے کمالات دیکھنا تھا۔ تاکہ یہ اندازہ لگا سکوں کہ میں اسے چیلنج کر کے کس طرح کامیاب ہو سکوں گا۔"

"پھر اب کیا خیال ہے تمہارا۔"

"ارے تم دیکھنا.... مرغا بنا دوں گا زولا کو.... ہاں۔"

"اور میں بھی تمہارے ساتھ ہوں گی۔"

"ظاہر ہے.... ایک ماہ سے تم کو ٹریننگ کیوں دے رہا ہوں۔"

"ایک ماہ۔ روشی بڑبڑائی یہ تم کو ایک ماہ سے اس وفد کے آنے کا

علم تھا۔"

"ہاں! لیکن یہ بات مجھے سرکاری ذرائع سے نہیں معلوم ہوئی تھی اخبارات میں آگیا تھا اس کے بارے میں.... ان دنوں یہ پارٹی ایران میں اپنے کمالات کا مظاہرہ کر رہی تھی.... اس کے بارے میں خبر شاید تمہاری نظروں سے نہیں گزری۔"

"ہاں میں نے نہیں پڑھا تھا۔"

"چلو کوئی بات نہیں۔ عمران نے اس انداز میں کہا جیسے روشی کی کوئی بہت بڑی خطا نظر انداز کر دی ہو۔"

روشی کچھ نہ بولی! وہ کچھ سوچنے لگی تھی شاید وہ خود ہی اندازہ لگانا چاہتی تھی کہ عمران اس غیر ملکی وفد میں اتنی شدت سے دلچسپی کیوں لے رہا ہے.... یہ بات قابل اعتنا سمجھنا حماقت ہی ہوتی کہ عمران پرنس زولا کی متوقع مقبولیت سے حسد کر رہا ہے۔

"تمہیں کہاں اتار دوں۔" عمران کچھ دیر بعد بولا۔

"آں! روشی چونک پڑی۔ پھر اس نے کھڑکی سے باہر دیکھا وہ اس وقت مارسٹن کے چوراہے سے گزر رہے تھے۔

"مجھے میرے گھر پر اتار دینا۔" روشی نے کہا۔

"میرے گھر چلی چلو! مسور کی کھچڑی....

"شکریہ روشی ہونٹ سکوڑ کر بولی۔" بس اب میں اپنے گھر جانا چاہتی ہوں۔

"کل دس بجے دانش منزل پہنچ جانا۔"

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"کیا ابھی پریکٹس جاری رہے گی۔"

"ہاں۔ کل اور پرسوں.... اترسوں رات سے ہم اپنے کمالات کا مظاہرہ شروع کر دیں گے.... پرسوں کے اخبارات دیکھنا.... اس میں میرا چیلنج شائع ہو رہا ہے.... پرسوں تک موت کا کنواں بھی تیار ہو جائے گا۔"

"کس جگہ!"

"ہوں۔ روشی چپ ہو گئی۔"

عمران نے اسے اس کے گھر کے سامنے اتار دیا اور گاڑی پھر فراٹے بھرنے لگی۔ چند منٹ بعد وہ اپنے گھر پر تھا.... اس نے سب سے پہلے جولیا کے نمبر ڈائل کئے۔

"ہیلو! دوسری طرف سے رابطہ قائم ہو جانے کے بعد آواز آئی۔

"ایکسٹو"

"یس سر! گڈ نائٹ"

"گڈ نائٹ۔ عمران نے جواب دیا اور پھر بولا۔" پینسل سنبھال لو.... میں تمہیں ایک کار کے نمبر نوٹ کروانا چاہتا ہوں۔"

"ایک منٹ جناب! جولیا نے کہا اور پھر چند لمحے بعد بولی.... جی.... بتائیے۔"

عمران نے اسے نمبر نوٹ کروائے اور پھر بولا۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ اس نمبر کی کار کا مالک کون ہے۔"

"بہتر جناب! کیا میں ابھی معلوم کرواؤں؟"

"ہاں.... جلد از جلد"

"بہتر ہے۔"

عمران نے اور کچھ کہے بغیر سلسلہ منقطع کیا اور پھر کھانے کے لئے سلیمان کو آواز دینا شروع کر دیں۔

تین گھنٹے بعد جولیا کا فون موصول ہوا۔ وہ کہہ رہی تھی۔

"جناب!.... اس نمبر کا رجسٹریشن کسی ایم۔ ایل۔ ہار وے کے نام ہے اور یہ نمبر آج سے چھ ماہ پہلے رجسٹر ہوا تھا۔"

"ایم۔ ایل۔ ہاروے! عمران بڑبڑایا اور پھر بولا۔" جولیا.... اب تم کو یہ معلوم کروانا ہے کہ یہ ہاروے کون ہے.... مکمل معلومات درکار ہوں گی.... اگر وہ شادی شدہ ہو تو اس کی بیوی کے بارے میں بھی تفصیل جاننا پسند کروں گا.... اگر شادی شدہ نہ ہو تو یہ معلوم کراؤ کہ اس کے گھر میں کوئی عورت ہے یا نہیں.... بہن یا بیٹی.... جو کوئی بھی ہو۔ ان معلومات کے لئے میں تم کو کل شام تک کا وقت دے سکتا ہوں۔"

"بہتر ہے جناب.... لیکن یہ عمران آج کل دانش منزل میں کیا کر رہا ہے۔"

"جو کچھ بھی کر رہا ہے اس کا نتیجہ پرسوں صبح تمہارے سامنے آ جائے گا۔" عمران نے کہا اور سلسلہ منقطع کر دیا.... پھر کچھ سوچ کر فیاض کے نمبر ڈائل کرنا شروع کئے.... اس کا خیال تھا کہ فیاض تک گھر پہنچ چکا ہو گا.... تین ساڑھے تین گھنٹے بہت ہوتے ہیں.... خیال درست ثابت ہوا۔ دوسری طرف سے فیاض ہی نے کال ریسیو کی تھی۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"اہا.... سوپر فیاض"۔ عمران چہکا۔ "میں یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ ساحلاب سے تم نے گدھوں کی طرح دوڑ لگائی تھی یا ایک ٹانگ پر اچھلتے ہوئے آئے تھے اور اگر تمہیں ٹیکسی مل گئی تھی تو میں اسے اپنی بدقسمتی سمجھوں گا۔"

"تو یہ تم تھے"۔ فیاض دہاڑا۔

"ہاں۔ عمران نے مغموم لہجے میں کہا۔

"میں.... میں...." فیاض غصے سے ہانپنے لگا۔ "میں دیکھ لوں گا.... یہ حرکت اس روشی کی بچی کی ہو سکتی ہے میں اس کے ہتھکڑیاں لگوا دوں گا۔"

"آخر کو عورت ہی پر تان ٹوٹی۔" عمران زہریلے سے انداز میں ہنسا۔

"تم تو مرد بچے ہو سوپر فیاض مجھ سے پنجہ لڑاؤ۔"

"میں تمہیں بھی دیکھ لوں گا۔" فیاض کی آواز کانپ رہی تھی۔

"ہاں مجھے چاہے جس طرح دیکھو.... چشمہ لگا کر یا بغیر چشمے کے.... سرما لگا کر دیکھو تب بھی برا نہیں مانوں گا لیکن اگر تم نے روشی کو لپیٹے میں لینا چاہا تو مجھے بھی تمہارے انجام پر افسوس ہو گا۔"

"تم مجھے دھمکی دے رہے ہو۔" فیاض غرایا۔

"دھمکی تو وہ لوگ دیتے ہیں جن میں کچھ کرنے کی سکت نہ ہو.... ویسے روشی کو نہیں معلوم تھا کہ وہ کار تمہاری ہے میں نے اسے نمبر بتا کر کام نکلوایا تھا.... اور میں تمہیں یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں۔ کہ تمیں میک اپ کرنے کا بالکل سلیقہ نہیں ہے.... بہتر ہو گا کہ دو ایک سال میری

شاگردی کر لو.... اور ہاں.... اپنی کار کے ٹائروں کی بربادی کو میری طرف سے آخری وارننگ سمجھو! اگر اب بھی تم نے میرے تعاقب کا سلسلہ ختم نہ کیا تو پھر یاد رکھو کہ تمیں کمر پر ہاتھ رکھ کر رونا پڑے گا.... باقی سب خیریت ہے.... میری طرف سے اپنے بال بچوں کی خیریت پوچھ لینا! یہاں سے سب چھوٹے بڑے سلام کہتے ہیں۔ منے کی ماں کو زکام ہو گیا ہے اور.... اچھا.... ٹاٹا...."

"سنو!" فیاض غرایا۔

"نہیں اب میں کچھ نہیں سنوں گا۔" عمران نے کہا اور سلسلہ منقطع کر کے سونے کی تیاری کرنے لگا۔

ساڑھے بارہ بج چکے تھے۔

○☆○

دوسری صبح عمران کو ایک چونکا دینے والی اطلاع ملی۔

جولیا فون پر کہہ رہی تھی۔ "میں نے ہاروے کے سلسلے میں تحقیقات کا کام صفدر کے سپرد کیا تھا جناب.... ابھی ابھی اس نے مجھے فون پر بتایا ہے کہ ہاروے کے بنگلے میں پولیس موجود ہے۔"

"کیوں؟" عمران نے چونک کر پوچھا تھا۔

"صفدر نے ابھی صرف اپنی ہی اطلاع دی ہے جناب! اس کے بیان کے مطابق وہ تھوڑی ہی دیر قبل ہاروے کے بنگلے کے قریب پہنچا تھا اس کا اراد تھا کہ وہ ہاروے کے پاس پڑوس سے تحقیقات کا آغاز کرے لیکن جب

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اس نے ہاروے کے بنگلے کے کمپاؤنڈ میں پولیس دیکھی تو فوراً" مجھے اطلاع دی.... اب وہ وہاں پولیس کی موجودگی کا مقصد معلوم کرنے کی کوشش کر رہا ہو گا۔"

"اچھا.... اگر اب اس کی طرف سے کوئی اطلاع ملے تو نوٹ کر لینا! میں خود ہی فون کر کے تم سے معلوم کر لوں گا۔"

"بہت بہتر۔"

عمران نے سلسلہ منقطع کر کے روشی کو فون کیا۔

"ہیلو!" روشی کی آواز سنائی دی۔

"دانش منزل مت جانا! میں عمران بول رہا ہوں۔" اس نے کہا۔

"میرا خیال تو یہ تھا کہ تم روانہ ہو چکی ہو گی۔

"بس اب جانے ہی والی تھی لیکن پروگرام کیوں بدل گیا۔"

"وہ میری آنٹی ہے نا۔ اس نے ابھی ابھی بڑی سنسنی خیز اطلاع دی ہے۔ اچھا...."

عمران نے سلسلہ منقطع کر دیا۔

دانش منزل کی طرف روانہ ہونے کے لئے وہ خود بھی تیار ہو چکا تھا صرف ٹائی باندھنا اور کوٹ پہننا باقی رہ گیا تھا.... یہ دونوں کام اس نے تین منٹ کے اندر کر ڈالے اور پھر فلیٹ چھوڑنے سے قبل اسے اچانک خیال آیا کہ وہ ہاروے کا پتا نہیں جانتا.... اس نے دوبارہ جولیا سے رابطہ قائم کیا۔

"جیفرسن اسٹریٹ کا اکہترواں بنگہ جناب" جولیا نے جواب میں کہا تھا۔ اور پھر بولی تھی۔ کیا آپ خود بھی تحقیقات کریں گے جناب!"

"نہیں! میں عمران کو وہاں بھیج رہا ہوں۔" عمران نے جواب دے کر سلسلہ منقطع کیا اور کھونٹی سے فیلٹ اٹھا کر اپنے سر پر جماتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔"

جیفرسن اسٹریٹ پہنچنے میں دس منٹ لگے.... اس نے اپنی گاڑی اکہترویں بنگلے سے کچھ فاصلے پر روک دی اور پھر پیدل چلتا ہوا آگے بڑھا۔

یہاں تک آتے ہوئے اس نے اپنے تعاقب کا خیال رکھا تھا.... اپنی گاڑی اس وقت تک جیفرسن اسٹریٹ میں نہیں داخل کی تھی جب تک اطمینان نہیں ہو گیا تھا.... اسے فیاض کی ضدی فطرت سے توقع تھی کہ وہ تعاقب سے باز نہیں آئے گا لیکن ایسا نہیں ہوا تھا۔

اکہترویں بنگلے کے سامنے سے گزرتے ہوئے اس نے کنکھیوں سے دیکھا! بنگلے کے احاطے میں پولیس کی گاڑیوں کے علاوہ ایک ایمبولینس بھی موجود تھی۔

عمران ایمبولینس کی موجودگی کو فوری طور پر کوئی معنی نہ پہنا سکا اور بہترویں بنگلے کے پھاٹک میں داخل ہو گیا۔

یہاں آنے سے عمران کا مقصد یہ معلوم کرنا تھا کہ ہاروے کے بنگلے میں ہونے والے واقعہ کا پتہ چلا سکے.... وہ اس بنگلے کے مکیں پر یہ ظاہر کرتا کہ وہ غلطی سے یہاں آ گیا ہے اور دراصل وہ ہاروے کے بنگلے میں جانا

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

چاہتا ہے ظاہر ہے کہ پھر بہترویں بنگلے کا مکیں عمران کو بتاتا کے ہاروے کا بنگلہ برابر والا ہے اور پھر یہ بھی فطری بات ہوتی کہ وہ ہاروے کے بنگلے میں ہونے والے واقعات کے بارے میں بتاتا۔

لیکن عمران کی ساری امیدوں پر پانی پھر گیا کیونکہ بہترویں بنگلے کے برآمدے میں بھی دو ایک سرخ ٹوپیاں موجود تھیں اور کیپٹن فیاض بھی وہیں کھڑا شاید اس بنگلے کے مکیں ہی سے گفتگو کر رہا تھا کیونکہ وہ دوسرا آدمی گھریلو لباس میں تھا۔

عمران ٹھٹک کر رکا لیکن اب اس کا واپس جانا حماقت ہی ہوتی کیونکہ فیاض اسے دیکھ چکا تھا۔

عمران پھر آگے بڑھنے لگا اور برآمدے کے قریب پہنچ کر رک گیا۔ چہرے پر نظر آنے والی حماقت کی تہہ کچھ موٹی ہو چکی تھی.... وہ اس طرح ایک ایک کی شکل دیکھنے لگا جیسے کسی خاص آدمی کی تلاش میں ہوا۔

فیاض اسے بری طرح گھور رہا تھا۔

"فرمایئے!" وہ آدمی ایک قدم آگے بڑھ آیا جس سے فیاض گفتگو کرتا رہا تھا۔

"مم.... میں عبدالعلی صاحب سے ملنا چاہتا ہوں۔" عمران جلدی جلدی پلکیں جھپکا کر بولا۔

"یہاں تو کوئی عبدالعلی نہیں رہتے۔" اس آدمی نے پر اخلاق لہجے میں جواب دیا اور پھر بولا۔ یہ بہتر نمبر کا بنگلہ ہے.... آپ کس نمبر کی تلاش

میں ہیں۔

"نمبر تو مجھے یاد نہیں رہا۔" عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔ "میری یادداشت بڑی خراب ہے صرف جیفرسن اسٹریٹ یاد رہ گیا۔ اب میں ایک ایک بنگلے میں پوچھتا پھروں گا کہ.... اچھا.... معاف کیجئے گا۔" عمران ایک دم پلٹا۔

ٹھہرو! فیاض بارعب لہجے میں بولا۔

عمران رک گیا لیکن مڑے بغیر خلا میں گھورتا رہا۔

"اچھا جناب شکریہ! فیاض شاید اسی آدمی سے کہہ رہا تھا۔ بس مجھے اتنا ہی معلوم کرنا تھا۔"

پھر قدموں کی آواز ہوئی.... شاید فیاض اور دونوں کانسٹیبل سیڑھیاں اتر رہے تھے۔

فیاض عمران کے برابر آکر رک گیا لیکن عمران نے اپنی جگہ سے جنبش نہیں کی! وہ پلکیں جھپکائے بغیر خلاء میں گھورے جا رہا تھا اور جسم میں خفیف سی حرکت بھی نہیں تھی۔

"چلو" فیاض دھیرے سے غرایا۔

عمران کسی مشین کی طرح حرکت میں آگیا.... اس کا پورا جسم اکڑا ہوا سا تھا فیاض اس کے برابر میں چلتا رہا.... دونوں کانسٹیبل پیچھے چل رہے تھے۔

پھاٹک سے نکل کر بھی عمران سیدھا چلتا جا رہا تھا کہ فیاض نے اس

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کا بازو پکڑ کر دوسری طرف کھینچا۔

"احمق مت بنو!" فیاض پھر غرایا۔

عمران نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور یکلخت اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔

ہاروے کے بنگلے میں پہنچنے کے بعد فیاض نے عمران کو کانسٹیبلوں کی تحویل میں دے دیا اور خود اندر چلا گیا۔

عمران نے ایک بھرپور انگڑائی لی.... چند لمحے پلکیں جھپکاتا ہوا ایک ایک کانسٹیبل کی شکل دیکھتا رہا پھر جیب سے چیونگم کا پیکٹ نکال کر اس کا کاغذ پھاڑنے لگا۔

اسی وقت اندر سے ایک سب انسپکٹر باہر نکلا اور عمران کو دیکھ کر ٹھٹھک گیا پھر ایک کانسٹیبل سے بولا۔

"یہ کون صاحب ہیں۔"

"کپتان صاحب بہتر جانتے ہوں گے جناب! ہمیں علم نہیں۔"

"ہوں"۔ سب انسپکٹر نے ایک گہری نظر عمران پر ڈالی اور عمران نے بوکھلائے ہوئے انداز میں آگے بڑھ کر اسے چیونگم کا پیکٹ پیش کر دیا۔

"کک.... کھائیے"

"شکریہ۔" سب انسپکٹر نے خشک لہجے میں کہا کر منہ پھیر لیا۔

"ارے کھائیے صاحب.... تکلف کی کیا ضرورت ہے۔ عمران نے احمقانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

سب انسپکٹر اسے گھورنے لگا مگر اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا فیاض

باہر آتا نظر آیا....

"کیا بات ہے۔ فیاض نے عمران اور سب انسپکٹر کے قریب آ کر کہا۔"

"کچھ نہیں جناب! سب انسپکٹر نے جواب دیا۔"

"کیا یہ تم سے کچھ معلوم کرنا چاہتے تھے۔" فیاض نے سوال کیا۔

"جی نہیں جناب!"

"اچھا.... اب میں جا رہا ہوں.... تم لاش بھجوا دو۔"

"بہت بہتر۔"

لفظ "لاش" پر عمران چونکا تھا اور اس وقت فیاض کی نظریں اس کے چہرے ہی کی طرف تھیں۔

دوسرے ہی لمحے میں عمران پھر پہلے ہی کی طرح احمق نظر آنے لگا مگر اس کا ذہن "لاش.... لاش" کی گردان کر رہا تھا.... کیا وہ لاش اسی عورت کی ہو گی جس کا پرس زولا نے چھینا تھا؟ یا وہ لاش ہاروے کی ہو گی؟.... یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی تیسری ہستی ہو۔

فیاض نے عمران کا بازو پکڑا اور برآمدے سے اترتا چلا گیا۔

اپنی کار کے قریب پہنچ کر فیاض نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"چلو بیٹھو۔"

عمران بوکھلائے ہوئے انداز میں دروازے پر ہی بیٹھنے کی کوشش کرنے لگا۔

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"کیا حماقت ہے۔" فیاض دانت پیستا ہوا بولا۔ وہ لوگ دیکھ رہے ہیں۔

عمران نے پلٹ کر برآمدے میں کھڑے ہوئے پولیس والوں کی طرف دیکھا اور پھر فیاض کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا تشویشناک لہجے میں بولا۔

"اگر وہ لوگ دیکھ رہے ہیں تو پھر مجھے کیا کرنا چاہئے۔"

"اوہ.... لل.... لاحول ولا قوت.... میں سمجھا تھا کہ.... ہا۔" عمران نے ٹھنڈی سانس لی اور گاڑی کے اندر بیٹھ گیا۔

فیاض نے دروازہ بند کیا اور گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ کے دروازے پر آیا اور اسے کھول کر اندر بیٹھ گیا۔

ایک منٹ بعد ہی کار پھاٹک سے نکل رہی تھی اور عمران چیونگم کا پیس منہ میں ڈالے دانتوں سے آہستہ آہستہ کچل رہا تھا۔

کچھ دیر خاموشی رہی اور پھر فیاض غرایا۔

"تم یہاں کیوں آئے تھے۔"

"تم نے کہا تھا۔"

"میں نے کہا تھا"۔ فیاض غصیلی آواز میں بولا۔

"ہاں۔" عمران نے اطمینان سے جواب دیا۔ میں پہلے ہی جانتا تھا کہ تم برا مانو گے اس لئے میں کار کے دروازے ہی پر بیٹھ کر کام نکال لینا چاہتا تھا.... پھر تمہارے اصرار پر مجھے یہاں آنا پڑا۔ یعنی کار کے اندر۔

"میں اس بنگلے کی بات کر رہا ہوں۔" فیاض دانت پیستا ہوا بولا۔

"اچھا وہ.... ہاں!.... میں وہاں عبدالعلی"۔

"بیکار بات فیاض ہاتھ اٹھا کر بولا۔" تم مجھے بیوقوف نہیں بنا سکتے۔

"بنا سکتا ہوں! دل چاہے تو شرط لگا لو۔"

فیاض نے اسے ایک بار گھور کر دیکھا اور پھر ونڈ اسکرین پر نظریں جما دیں۔

عمران کو حیرت تھی کہ فیاض کا رویہ خلاف توقع زیادہ سخت نہیں تھا۔ رات کو ہونے والی "ٹیلی فونی گفتگو" کے بعد کم از کم پہلی ملاقات پر تو فیاض کو بڑے خونخوار انداز میں ملنا چاہئے تھا۔

کچھ دیر خاموشی رہی اور پھر عمران نے اونگھنا شروع کر دیا! مقصد فیاض کو تاؤ دلانا رہا ہو یا کچھ اور.... اس کے بارے میں کچھ کہنا مشکل ہی ہے۔

عمران اس وقت چونکا جب گاڑی ایک جھٹکے سے رکی۔

"ہائیں!" عمران آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا۔

یہ گرانڈ ہوٹل کا کمپاؤنڈ تھا۔

"چلو اترو!" فیاض نے انجن بند کرتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں چائے نہیں پلاؤں گا سوپر فیاض.... آج کل بالکل بنگال ہو رہا ہوں.... ہائیں.... بنگال!.... اف فوہ کیا کہتے ہیں اسے جنجال۔ فٹ بال...."

فیاض گاڑی سے اتر کر عمران کی سمت میں آیا اور دروازہ کھول کر

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اس کا ہاتھ پکڑتا ہوا بولا۔

"اتر آؤ میری جان! میں خود تمہیں چائے پلانا چاہتا ہوں۔"

عمران نے پہلے تو بڑی تیزی سے پلکیں جھپکائیں دوسری بار کھوپڑی سہلائی اور تیسری مرتبہ گال کھجاتا ہوا گاڑی سے اتر آیا پھر چوتھی مرتبہ بے تحاشہ نیچے کی طرف جھکا.... انداز ایسا ہی تھا جیسے فیاض کی ٹانگ پکڑ کر گھسیٹ لینا چاہتا ہو۔

فیاض بوکھلا کر دو تین قدم پیچھے ہٹ گیا لیکن عمران تو اپنی پنڈلی کھجا رہا تھا.... پھر وہ سیدھا کھڑا ہو کر ٹھنڈی سانس لیتا ہوا کسی سوچ میں ڈوب گیا۔

فیاض پہلے تو جھینپا جھینپا سا نظر آیا اور پھر جھلائے ہوئے انداز میں بولا۔

"تم آدمی ہو یا...."

"شفتالو۔" عمران آہستہ سے کہ کر اس کی بات کاٹ دی.... پھر بولا۔

"پتہ نہیں کیوں میں اس وقت اپنے آپ کو شفتالو محسوس کر رہا ہوں۔"

فیاض برا سا منہ بنا کر رہ گیا.... اتفاق سے قریب و جوار میں کوئی نہیں تھا ورنہ ان کی طرف متوجہ ہو جاتا۔

"آؤ!" فیاض کہتا ہوا ہوٹل کی عمارت کی طرف چل پڑا۔

عمران اس کے ساتھ چلتا ہوا سوچ رہا تھا کہ فیاض نے چار عدد ٹائروں کا خون اتنی آسانی سے کیسے برداشت کر لیا اس کی وجہ ایک ہی ہو

سکتی تھی.... ہاروے کے بنگلے میں ہونے والا حادثہ بہت زیادہ الجھا ہوا ہو گا اور اس کی تفتیش کرتے ہوئے فیاض خود کو بے بس محسوس کر رہا ہے.... ایسے ہی موقعوں پر اسے عمران سے بہت زیادہ محبت ہو جاتی تھی اور وہ اس کی ساری باتوں کو برداشت کر لیتا تھا۔

ہوٹل میں ایک میز پر بیٹھنے کے بعد فیاض بولا۔

"چائے پیو گے یا کافی؟"

"جو تم پلا دو!" عمران نے مسمی صورت بنا کر کہا۔ "ہم درویش آدمی منہ سے کچھ نہیں کہتے۔"

فیاض نے ہنس کر ویٹر کو اشارے سے بلایا اور اسے چائے اور چکن سینڈوچز کا آرڈر دیا۔

"آج کل موسم خوشگوار ہے۔" فیاض نے کہا۔

"لیکن تمہیں سر پر طوفان منڈلاتا محسوس ہو رہا ہے۔ کیوں!" عمران شرارت آمیز انداز میں اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔

فیاض نے معنی خیز انداز میں اس کی طرف دیکھا اور پھر کہا۔ "تو تم سمجھ گئے۔"

"ہاں میں میں سمجھ جاتا ہوں۔" عمران نے سر ہلا کر کہا۔

"یہ معلوم کرنے کے لئے کہ وہاں کیا ہو گیا ہے۔"

"اہا.... تو تم کو اس کی اطلاع پہلے ہی سے ہو گئی تھی۔ فیاض نے پلکیں جھپکاتے ہوئے کہا۔"

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"نہیں تو۔"

"لیکن تم نے ابھی کہا...."

"میری بات سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ مجھے اس کی اطلاع پہلے ہی ہو گئی تھی۔ عمران نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ میں ادھر سے گزر رہا تھا.... ایک بنگلے میں سرخ ٹوپیاں اور ان کی گاڑیاں بھی دکھائی دیں اور دوسرے بنگلے میں تمہارا رخ زیبا بھی نظر آیا۔ میں نے سوچا چلو تمہاری خیریت دریافت کرتا چلوں۔

"لیکن تم مجھے دیکھ کر ٹھٹھک گئے تھے۔"

"نہیں میں اس آدمی کو دیکھ کر ٹھٹھکا تھا جس سے تم باتیں کر رہے تھے۔"

"کیوں.... اس سے تمہارا کیا تعلق۔"

"کوئی تعلق نہیں! مجھے غلط فہمی ہوئی تھی میں سمجھا تھا کہ وہ عبدالعلی ہے! مجھے حیرت اس لئے ہوئی تھی کہ عبدالعلی آج کل پیکنگ گیا ہوا ہے.... میں نے سوچا شاید مجھے غلط فہمی ہوئی ہے اس لئے میں اس سے عبدالعلی کے بارے میں سوال کر بیٹھا۔

"ہوں۔" فیاض نے فوراً ہی کچھ نہ کہا لیکن اس کی آنکھوں سے بے اعتباری مترشح تھی.... پھر اس نے لاپرواہانہ انداز میں اپنے شانوں کو جنبش دی اور پھر مسکرا کر بولا۔

"کل رات تم نے مجھے بھاری نقصان پہنچایا تھا لیکن میں اسے

نظرانداز کر سکتا ہوں۔"

"کر سکتے ہو نا! پہلے ہی جانتا تھا۔" عمران بچوں کی طرف خوش ہو کر بولا۔ "تم تو بڑے اچھے دوست ہو۔"

"کیا تم مجھ پر طنز کر رہے ہو۔"

"میں نہیں جانتا کہ طنز کی ہجے کیا ہوتی ہے.... لام کاف زبر طن.... الف ساکن.... طنز...."

"میں بڑی الجھن میں پڑ گیا ہوں عمران۔" فیاض نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

"میرا مشورہ نہیں مانو گے تو یہی ہو گا۔ میں پہلے ہی کہتا تھا کہ خاندانی منصوبہ بندی والوں سے رجوع کرو۔"

"عمران.... پلیز!" فیاض گھگھیایا۔

عمران چند لمحے شرارت آمیز نظروں سے اس کی طرف دیکھتا رہا اور پھر بولا۔

"اچھا تو پھر اب شروع ہو جاؤ۔"

اسی وقت ویٹر آرڈر کی چیزیں لے آیا۔ ذرا دیر کو ان کی گفتگو رک گئی۔

"کھاؤ.... کھاؤ!" فیاض نے ویٹر کے جانے کے بعد سینڈوچز کی پلیٹ عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ سوپر فیاض.... جس طرح اس وقت تم میرا پیٹ بھر رہے ہو

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے میں یہی دعا کر سکتا ہوں کہ اللہ تمہاری بیوی کا پیٹ بھرے۔"

فیاض اچانک ہی کسی گہرے خیال میں ڈوب گیا تھا.... اس کے چہرے سے یہ بات نہیں معلوم ہو رہی تھی کہ اس نے عمران کی بات سنی ہو گی وہ دھیرے سے بڑبڑایا۔

"اس کا قتل میرے لئے الجھن کا سبب بن گیا ہے۔"

"ہائیں!" عمران اچھل پڑا۔ "کب ہوا اس کا قتل۔"

"رات کو کسی وقت۔"

"یار تم بڑے بیدرد شوہر ہو جو اس وقت یہاں بیٹھے چائے پی رہے ہو مجھے بے حد افسوس ہوا سن کر۔"

"کیا مطلب!" فیاض اسے گھورنے لگا۔

"تمہیں اپنی بیوی کے قتل کا کوئی غم نہیں۔"

"کیا بکواس کر رہے ہو؟"

"کیوں! کیوں؟" عمران نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"میں اس عورت کی بات کر رہا ہوں جو اس بنگلے میں قتل ہوئی ہے۔"

"لل.... لاحول ولا قوت.... میں سمجھا تھا کہ.... ہونہہ۔" عمران نے سر جھٹکا۔ پھر منہ بنا کر بولا۔ "یار باتوں کے تسلسل کا خیال رکھا کرو.... میں تمہاری بیوی کا پیٹ بھرنے کی دعا کر رہا تھا کہ تم نے کہا اس کا قتل ہو گیا

ہے.... اب میں اس کے علاوہ کیا سمجھتا کہ تمہاری بیوی کا قتل ہو گیا ہے۔"

"میں نے تمہاری بات نہیں سنی تھی.... سوچ میں ڈوب گیا تھا۔"

"اگر اسی طرح سوچ میں ڈوبے رہے تو کسی دن خود بھی ڈوب جاؤ گے۔"

"یہ معاملات مجھے بڑے پر اسرار معلوم ہو رہے ہیں۔" فیاض نے کہا۔ میں الجھن میں پڑ گیا ہوں۔

"کن حالات کی بات کر رہے ہو۔"

"اس بنگلے میں جو حالات پیش آئے ہیں ان کی۔"

"اچھا اب جلدی سے بتا چکو ورنہ مجھے ہائی بلڈ پریشر ہونے لگے گا۔" عمران نے منہ بنا کر کہا۔ "تم اب تک ادھر ادھر کی ہانکتے رہے ہو.... اگر میں نے ہانکنا شروع کر دی تو بلبلاتے پھرو گے۔"

○☆○

فیاض نے طویل سانس لے کر ایک سینڈوچ اٹھایا اور اسے دانتوں سے کاٹتا ہوا بولا۔

"میں تمہیں جس بنگلے کے برآمدے میں چھوڑ کر اندر گیا تھا اس میں ایک آدمی ہاروے رہا کرتا تھا جو رات کو قتل ہو گیا اور اس کی لاش کے پاس.... ٹھہرو! میں تمہیں شروع سے بتاتا ہوں.... ہاروے نے کل صبح میرے دفتر میں آ کر مجھ سے ملاقات کی تھی اور مجھے بتایا تھا کہ گزشتہ کئی راتوں سے اس کے بنگلے میں چند پراسرار آدمیوں کی آمدورفت جاری

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہے.... اس کے بیان کے مطابق تین چار دن پہلے ایک رات کو بارہ ایک بجے کے قریب اچانک اس کی آنکھ کھل گئی اور پھر وہ کافی دیر تک کروٹیں بدلتا رہا.... جب اسے ڈھائی بجے تک نیند نہیں آئی تو اس نے سوچا کہ خواب آور گولیاں کھالے.... ان گولیوں کی شیشی اس کی خواب گاہ میں نہیں تھی.... وہ لینے کے لئے اسے اپنی بیوی کی خواب گاہ میں جانا پڑا.... لیکن جب اس نے کمرے سے باہر نکلنا چاہا تو اسے پتہ چلا کہ کمرے کا دروازہ باہر سے بند ہے.... اسے اس امر پر حیرت ہوئی اور پھر اس نے ایک مدھم سی آواز سنی.... ایسا معلوم ہوا تھا جیسے بنگلے کے کسی کمرے میں کرسی کھسکائی گئی ہو۔ ہاروے نے فرش سے کان لگا دیے اور پھر اس نے قدموں کی مدھم سی چاپ بھی سنی جو آہستہ آہستہ دور ہوتی چلی جا رہی تھی.... ہاروے بے حد خائف ہو گیا۔ وہ ایک کمزور دل کا آدمی ہے۔ اس کے بیان کے مطابق اسے اتنی ہمت بھی نہیں ہوئی تھی کہ ملازمین کو آوازیں دے سکتا یا اپنی بیوی کو پکارتا.... وہ چپ چاپ اپنے بستر پر جالیٹا اور جاگتا رہا.... جاگتے ہی جاگتے صبح ہو گئی اور پھر جب وہ اٹھا تو کمرے کا دروازہ فوراً کھل گیا.... اس وقت وہ باہر سے بند نہیں تھا۔ بنگلے کے سامان یا ماحول میں کسی قسم کی تبدیلی نظر نہیں آئی.... ہاروے نے اس بات کا تذکرہ اپنی بیوی سے نہیں کیا.... دراصل وہ اپنی بیوی کو خوفزدہ نہیں کرنا چاہتا تھا.... دوسرے اس کو یہ شبہ بھی ہو رہا تھا کہ رات کی آوازیں اس کا وہم نہ ہوں۔"

"دروازہ بند ہونا بھی وہم؟" عمران بولا۔

"بس وہی چیز اسے پریشان کئے ہوئے تھی.... بعد میں بھی اس کی راتیں جاگتے ہوئے گزریں اور پرسوں رات کو اس نے پھر اسی قسم کی آوازیں سنیں.... اس کو ایسا محسوس ہوا تھا جیسے بنگلے میں کئی آدمی موجود ہوں۔"

"اس رات بھی کمرے کا دروازہ باہر سے بند تھا۔"

"ہاں۔"

"اچھا پھر۔"

"وہ رات گزرنے کے بعد اس سے صبر نہ ہو سکا اور وہ میرے پاس دوڑا چلا آیا۔"

"صبح ہوتے ہوتے دروازہ کھل گیا تھا؟"

"ہاں۔"

"اور ہاروے نے یہ معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی تھی کہ دروازہ کن اوقات میں بند کیا اور کھولا جاتا ہے.... نیز یہ کہ ایسا کرنے والا کون تھا۔"

"میں نے بتایا ناکہ ہاروے بہت کمزور دل کا آدمی ہے.... وہ بے حد خائف رہتا تھا اور اس کی ہمت نہیں پڑتی تھی کہ کسی کو آواز ہی دے لے۔"

"کیا اس کے کمرے میں ٹیلیفون لگا ہے؟"

"نہیں.... کیوں؟"

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"کچھ نہیں.... آگے چلو۔"

"کل صبح وہ میرے پاس آیا اور...."

"کیا وہ تمہیں پہلے سے جانتا تھا؟"

"نہیں.... اس نے مجھ سے پہلی بار ملاقات کی تھی.... بہرحال اس نے مجھے حالات سے آگاہ کیا اور درخواست کی کہ محکمہ سراغرسانی اس کے بنگلے میں آنے والے پراسرار آدمیوں کا پتہ لگائے۔"

"خوب.... پھر تم نے کیا کیا۔"

"میں نے اپنے ایک ماتحت انسپکٹر پرویز کو اس کے بنگلے کی نگرانی پر مقرر کر دیا تھا۔"

"اور خود میرے پیچھے وقت برباد کرتے رہے۔" عمران منہ بنا کر کہا۔

"یار تمہیں تو محکمہ سراغرسانی کا سپرنٹنڈنٹ ہونے کی بجائے کسی منشی ہاؤس کا کانجی.... کانجی ہاؤس کا منشی ہونا چاہئے تھا.... تم نے خود اس کے معاملے میں دلچسپی کیوں نہیں لی؟"

"یار بس کیا بتاؤں"۔ فیاض نے طویل سانس لے کر کہا۔ "مجھے خود بھی پوری طرح اس کی باتوں پر یقین نہیں آیا تھا۔"

"یعنی تم اسے جھوٹا سمجھ رہے تھے۔"

"نہیں جھوٹا تو نہیں.... میں اسے اس کا وہم ہی سمجھ رہا تھا۔"

"تب تمہیں ضرور کانجی ہاؤس کا منشی بن جانا چاہئے.... اچھا آگے چلو۔"

"پھر آج صبح انسپکٹر پرویز نے مجھے اطلاع دی کہ ہاروے کے بنگلے پولیس پہنچی ہے.... میں فوراً وہاں پہنچا اور اس وقت مجھ کو پتہ چلا کہ ہاروے کو قتل کر دیا گیا ہے اور پولیس کو مسز ہاروے نے بلایا تھا۔"

"کہتے رہو یار! چپ نہ ہو۔"

فیاض نے پیالیوں میں چائے بناتے ہوئے کہا۔ "لاش اس کی خواب گاہ میں فرش پر پڑی ہوئی تھی.... بستر پر بھی خون کے دھبے تھے.... میرا خیال ہے کہ وہ بستر ہی پر تھا جب اس پر حملہ کیا گیا.... زخم کھا وہ بستر سے نیچے گرا۔ خنجر اس کے سینے میں پیوست کیا گیا تھا.... آج صبح مسز ہاروے جب اسے جگانے کے لئے پہنچی تو دروازہ کھلا ہوا تھا.... اس نے لاش دیکھی اور چیخ پڑی.... چیخ کر آواز سن کر بٹلر وہاں پہنچا.... مسز ہاروے سکتے کے سے عالم میں لاش کی طرف دیکھ رہی تھی.... بہرحال.... مختصراً" یہ کہ اسی نے پولیس کو فون کیا تھا۔ فیاض نے چائے کی پیالی عمران کی طرف بڑھائی اور پھر بولا۔ لاش کے قریب ہی ایک تحریر بھی موجود بھی.... ہاروے کی انگلیاں خون میں بھری ہوئی تھیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرنے سے پہلے ہاروے نے اپنی انگلیاں خون میں ڈبو کر وہ تحریر لکھی تھی۔"

"وہ تحریر کیا تھی پیارے فیاض!"

"ایک شرانجانے کا نام.... جیپسی کارنر.... یہ شرانجانہ بیکر اسٹریٹ اور ہڈسن روڈ کے چوراہے پر ہے۔"

"یہ معاملہ مجھے بڑا پراسرار معلوم ہو رہا ہے۔"

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"انسپکٹر پرویز رات بھر بنگلے کے سامنے رہا تھا۔"

"ہاں.... اس کا بیان ہے کہ اس نے کسی کو بھی بنگلے میں آتے جاتے نہیں دیکھا۔"

"اہا.... یہ تو تم نے بتایا نہیں کہ خنجر لاش کے سینے میں پیوست تھا یا الگ پڑا ہوا تھا؟"

"اس سے کیا بحث!"

"اس سے بہت بڑی بحث ہے.... اگر وہ خنجر اس کے سینے میں پیوست تھا تو میں سمجھوں گا کہ سینے میں خنجر کی موجودگی تکلیف نہیں دیتی ہے بلکہ سکون پہنچتا ہے اور آدمی کا دل چاہتا ہے کہ خنک ناچ شروع کر دے۔"

"تم نے پھر بے تکی بات شروع کر دیں۔" فیاض منہ بنا کر بولا۔

"اچھا.... یہ بے تکی باتیں ہیں.... اچھا تو چھوڑو نہیں.... اب ہم ٹماٹر میں جمالیاتی حس کے موضوع پر گفتگو کریں گے.... میرا خیال ہے کہ اگر ٹماٹر...."

"کیا بکواس شروع کر دی تم نے! فیاض غرایا۔

"بڑی مصیبت ہے۔" عمران جھلا کر اپنی پیشانی پر ہاتھ مارتا ہوا بوالا۔" پہلے کیس کے بارے میں بات کر رہا تھا تو وہ بے تکی تھی.... اب دوسری باتیں کر رہا ہوں تو وہ بکواس ہو گئیں۔ یا اللہ! میں اپنا سر کہاں دے ماروں۔"

فیاض منہ بنائے بیٹھا رہا۔

عمران آنکھیں نکال کر بولا۔" اے فیاض.... اگر تم مجھ سے کیس ہی کے بارے میں گفتگو کرنا چاہتے ہو تو یہ ضرور بتاؤ کہ خنجر اس کے سینے میں پیوست تھا یا نہیں؟"

"سینے ہی میں تھا۔" فیاض نے اکتائے ہوئے انداز میں کہا۔

"بات قابل غور ہے۔" عمران نے سرہلایا۔

"کیوں.... اس میں کیا قابل غور ہے۔"

عمران نے فوراً ہی کچھ نہ کہا وہ کسی سوچ میں پڑ گیا تھا....

"چائے پیو.... ٹھنڈی ہو رہی ہے۔" فیاض بولا۔

"آں.... ہاں!" عمران نے چونک کر پیالی اٹھائی اور ایک گھونٹ لینے کے بعد بولا۔ "خنجر کے دستے پر انگلیوں کے نشانات تھے؟"

"نہیں!.... شاید قاتل نے دستانے پہن رکھے ہوں گے۔"

"اور کوئی سراغ۔"

"کچھ نہیں۔" فیاض نے کہا۔ "کمرے میں کسی قسم کے نشانات نہیں ملے۔"

"مسز ہاروے کے متعلق کیا خیال ہے؟" عمران اچانک سوال کر بیٹھا۔

"کیوں!" فیاض اسے گھورنے لگا۔

"میں اسے شادی کا پیغام دوں گا۔" شرمائے ہوئے انداز میں کہا اور

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

پھر جھلا کر بولا۔ "یار جب میں سنجیدگی سے بات کرتا ہوں تو تم بور کرنا شروع کر دیتے ہو۔"

"تم مسز ہاروے کے بارے میں کیا جاننا چاہتے ہو۔"

"جو کچھ تمہیں معلوم ہو۔"

"وہ ایک خوبصورت عورت ہے.... ہاروے سے اس کی شادی کو آٹھ سال گزر چکے ہیں۔"

"کیا وہ آوارہ عورتوں میں سے ہے؟"

"یہ تم اس لئے پوچھ رہے ہو کہ راتوں کو بنگلے میں نامعلوم آدمیوں کی آمدورفت رہتی تھی۔"

"ہاں میں یہ اسی لئے پوچھ رہا ہوں۔"

"میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ بری عورت ہے یا نہیں۔ میں نے اس کے بارے میں تحقیقات نہیں کیں.... ویسے ہاروے کی باتوں سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اپنی بیوی پر کسی قسم کا شبہہ نہیں کر رہا ہے.... نیز یہ کہ اس سے بہت زیادہ محبت کرتا۔"

"یہ ہاروے کرتا کیا تھا۔"

"ایک آئرن فیکٹری ہے اس کی۔"

"اس کی بیوی۔"

"تمہارا کیا خیال ہے یہ قتل اس کی بیوی ہی نے نہ کیا ہو۔"

"میرا خیال ہے کہ وہ ایسا نہیں کر سکتی۔"

"کیوں!"

"مسز ہاروے اتنی طاقتور نہیں ہے کہ ہاروے پر حاوی آسکتی۔"

"اس کے مددگار بھی تو ہوں گے سوپر فیاض کیا تم ان نامعلوم آدمیوں کو بھول گئے جو پراسرار طور پر بنگلے میں آتے جاتے تھے۔"

"آخر تم اتنی جلدی اسے قاتل کیوں سمجھنے لگے۔"

"میں ابھی صرف امکان کی بات کر رہا ہوں! تم نے مسز ہاروے سے کچھ پوچھ گچھ کی تھی۔"

"ہاں لیکن وہ کسی پر بھی اپنے شبے کا اظہار نہیں کر سکی.... گزشتہ راتوں کے بارے میں میرے سوال کا جواب دیتے ہوئے اس نے کہا کہ اگر واقعی بنگلے میں کچھ نامعلوم آدمی آتے تھے تو وہ ان کے بارے میں بے خبر تھی۔"

عمران نے چائے کا آخری گھونٹ لیا اور پیالی رکھ دی۔

"چائے کا شکریہ سوپر فیاض.... اب میں چلوں گا۔"

"جو کہو وہ کروں۔ ویسے میں دعا کرنے کو تیار ہوں کہ خدا تم کو قاتل کی گرفتاری میں کامیاب کرے۔"

"میں تمہیں کسی طرح مدد نہیں کروں گا۔" عمران نے صفائی سے جواب دے دیا۔

"کیا مطلب!"

"آج کل بہت مصروف ہوں سوپر فیاض"

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"پھر تم نے مجھ سے یہ ساری باتیں کیوں پوچھیں۔" فیاض غرایا۔

"اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے۔"

"تم نے مجھے بیوقوف بنایا!" فیاض کے نتھنے پھولنے پچکنے گے اور چہرہ سرخ ہو گیا۔

"ہاں میں نے تمہیں بیوقوف بنایا۔" عمران نے بڑی سنجیدگی سے کہا۔ "جب ہم یہاں آئے تھے تو تم نے کہا تھا کہ میں تمہیں بیوقوف نہیں بنا سکتا.... اب میں نے ثابت کر دیا ہے کہ تمہیں بیوقوف بنانا تو بائیں ہاتھ کا نہیں بلکہ بائیں چھنگیا کا کھیل ہے۔"

"میں تمہیں جیل میں سڑا دوں گا۔" فیاض نے دانت پیستے ہوئے میز پر گھونسہ مارا۔

دفعتاً عمران نے ہلکا سا قہقہہ لگایا اور پھر بولا۔ "دیکھا.... اب بنایا ہے میں نے تم کو بیوقوف.... پہلے تو مذاق کیا تھا۔"

"کیا مطلب۔"

"میں دیکھوں گا کہ تمہارے لئے کیا کر سکتا ہوں۔" عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

فیاض چند لمحے اسے گھورتا رہا اور پھر بولا۔ "تم پر اعتماد کرنے کو دل نہیں چاہتا۔"

"کوئی بات نہیں.... اکثر ایسا ہوتا ہے.... آؤ چلیں۔"

فیاض نے ویٹر کو بلا کر بل ادا کیا اور پھر وہ وہاں سے اٹھ گئے۔

"تم نے ایک غلطی کر ڈالی سوپر!" عمران نے اس وقت کہا جب وہ کار میں بیٹھ رہے تھے۔ "اگر تم اس معاملے میں میری مدد چاہتے تھے تو تمہیں چاہئے تھا کہ مجھے جائے واردات کا معائنہ کرا دیتے.... خیر!.... دیکھا جائے گا.... تم مجھے ٹیکسی اسٹینڈ پر اتار دینا۔"

"کہاں جاؤ گے۔" فیاض نے کار اسٹارٹ کر دی۔

"ٹیکسی اسٹینڈ۔"

"وہاں سے کہاں جاؤ گے۔"

"وہاں سے۔" عمران نے ٹھنڈی سانس لی۔ "وہاں سے میں افق کے پار چلا جاؤں گا.... سنا ہے آجکل وہاں گدھوں کا کاروبار بڑا منفعت بخش ہے۔"

فیاض نے کچھ نہ کہا۔ کار فراٹے بھر رہی تھی عمران نے تھوڑی دیر بعد کہا۔

"میں ہاروے کی پوسٹ مارٹم رپورٹ دیکھنا پسند کروں گا۔"

"اچھا.... لیکن اس تحریر کے بارے میں کیا خیال ہے۔"

"کون سی تحریر!"

"وہی جو ہاروے نے اپنے خون سے لکھی تھی۔"

"جیسی کارنر؟"

"ہاں۔"

"کیا تمہیں اس سے اختلاف ہے؟"

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ٹیکسی اسٹینڈ پر عمران اس کی گاڑی سے اترا۔

"میرا تعاقب ہرگز نہ کرنا سوپر فیاض ورنہ پھر میں تمہاری کوئی مدد نہ کر سکوں گا۔"

فیاض منہ بنا کر رہ گیا۔

عمران نے وہاں سے ٹیکسی کی اور جیفرسن اسٹریٹ کی طرف روانہ ہو گیا.... اس نے اپنی کار وہیں چھوڑ دی تھی اور اب شاید اسی کے لئے وہاں جا رہا تھا۔

○☆○

عمران کا فون ملنے کے بعد سے روشی الجھن میں پڑ گئی تھی اس کی دانست میں عمران کے پروگرام کی تبدیلی کسی خاص سبب کے بغیر نہیں ہو سکتی تھی.... تو پھر وہ سبب کیا ہو گا؟.... روشی سوچتی رہی۔"

وہ جس فرم میں ملازم تھی وہاں سے اس نے دو ماہ کی چھٹی لے رکھی تھی.... چھٹی لینے کے لئے اس سے عمران ہی نے کہا تھا اور یہ اب سے ڈیڑھ ماہ پہلے کی بات تھی.... چھٹی لینے کے بعد کچھ دن بعد عمران روشی کو لے کر دانش منزل پہنچا تھا اور روشی کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں....

عمران نے روشی سے کہا تھا کہ یہ موت کا کنواں ہے اور وہ دونوں اس کی دیواروں پر موٹر سائیکل چلانے کی پریکٹس کریں گے۔

"لیکن اس کی کیا ضرورت پیش آ گئی۔"

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"اب یہی دھندہ کرنے کا ارادہ ہے۔" عمران نے احمقانہ انداز میں جواب دیا تھا۔ جاسوسی واسوسی میں کچھ نہیں دھرا۔ بھوکا مرنا پڑتا ہے۔

پھر روشی کے بہت زیادہ اصرار پر عمران کو بتانا پڑا تھا کہ یہ بھی ایک کیس ہی کے سلسلے میں ہو گا.... لیکن عمران نے کیس کی نوعیت نہیں بتائی تھی اور اس کے بعد سے پریکٹس کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔

پہلے پہل تو روشی کچھ گھبرائی تھی لیکن اس کی فطری بے جگری گھبراہٹ پر حاوی آ گئی اور وہ عمران کے ساتھ پریکٹس کرتی رہی۔

ایک ماہ سے یہ سلسلہ جاری تھا اور اب روشی بھی کنویں کی چوبی دیواروں پر موٹر سائیکل چلانے لگی تھی۔ البتہ عمران کی طرح وہ موٹر سائیکل چلاتے ہوئے کسی خاص قسم کی مہارت کا مظاہر نہیں کر سکتی تھی۔

گزشتہ شام عمران اسے لے کر ساحلاب گیا تھا اور وہاں سے واپسی پر اس نے روشی سے یہ بات کہی تھی کہ وہ زولا کو چیلنج کرنے والا ہے۔

عمران نے چیلنج کی جو وجہ ظاہر کی تھی اس پر روشنی کو ذرا بھی یقین نہیں آیا تھا اور وہ سمجھ رہی تھی کہ یہ کوئی لمبا چکر ہو گا.... اس خیال کی تصدیق اس بات سے بھی ہوتی تھی کہ زولا ایک نامعلوم عورت سے پرس جھپٹا تھا اور عمران کے بیان کے مطابق اس پرس میں سے ایک کاغذ نکلا تھا۔

غالباً" وہ کوئی خط ہو گا روشی سوچ رہی تھی.... لیکن خط دینے کے لئے اس قسم کا طریقہ کار کیا معنی رکھتا ہے۔

روشی بستر پر پڑی سوچتی رہی.... دوپہر کے قریب اس نے فون سنبھالا اور عمران کے نمبر ڈائل کئے.... دوطری طرف گھنٹی بجتے رہی ریسیور اٹھا لیا گیا اور عمران کی آواز سنائی دی۔

"میں روشی بول رہی ہوں۔" وہ جواب میں بولی۔

"کیوں بول رہی ہو.... ہر وقت کی ٹائیں ٹائیں اچھی نہیں ہوتی۔"

"دماغ تو ٹھیک ہے طوطے روشی نے آنکھیں نکالیں"۔

"دماغ.... ہاں دماغ میں کچھ تبدیلی آ چکی ہے۔"

"کیا مطلب؟"

"سارا پروگرام بدلنے کی سوچ رہا ہوں۔"

"کیا آج دانش منزل کا ارادہ نہیں ہے۔"

"نہیں۔"

"کیوں۔"

"میں ایک اور چکر میں دلچسپی لے رہا ہوں.... اچھا.... پھر ملے گے۔"

دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہو گیا۔

لیکن روشی اتنی آسانی سے پیچھا چھوڑنے والی کہاں تھی.... وہ فوراً اپنے گھر سے روانہ ہوئی اور عمران کے فلیٹ میں پہنچ گئی۔

ہائیں" عمران آنکھیں پھاڑ کر بولا۔ تم یہاں کیوں آ دھمکیں۔"

"میں اپنی مرضی کی مختار ہوں۔"

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"یہ نہیں ہو سکتا۔" عمران نے غصیلی آواز میں کہا۔ تم کو میری مرضی کے مطابق چلنا پڑے گا۔

"کیا میں تمہاری کھوپڑی گنجی کر دوں۔"

"کر کے دیکھو! میں بھی تمہاری چٹیا لے بھاگوں گا.... مم.... مگر تمہارے تو چٹیا ہی نہیں ہے۔"

"باتوں میں اڑانے کی کوشش مت کرو! تمہیں بتانا پڑے گا کہ دانش منزل کا ارادہ کیوں بدل دیا۔"

"بکواس۔"

"ہاں بکواس تو ہے.... اصل بات تو کچھ اور ہے.... ارر.... ھپ۔" عمران نے بڑی مضبوطی سے ہونٹ بند کر لئے اور پلکیں جھپکاتا ہوا روشی کی طرف دیکھنے لگا.... انداز ایسا ہی تھا جیسے غلطی سے صحیح بات منہ سے نکل گئی ہو۔

روشی اسے گھورنے لگی.... پھر اچانک اس نے میز سے پیپر ویٹ اٹھایا اور بڑی سنجیدگی سے بولی۔

"بتاتے ہو یا تمہارا سر پھاڑ دوں۔"

"ارے واہ" عمران لڑاکا عورتوں کی طرح ہاتھ نچا کر بولا۔ "آئیں بڑی سر پھاڑنے والی.... پھاڑ کر دیکھو.... میں ابھی اور اسی وقت خود کشی کر لوں گا.... ہاں...."

دوسرے ہی لمحے میں روشی کا ہاتھ چل گیا.... عمران نے بڑی پھرتی

سے اپنے آپ کو بچایا تھا ورنہ اس کی کھوپڑی پر پٹاخہ چھوٹ جاتا۔ پیپر ویٹ دیوار سے ٹکرا کر فرش پر گر پڑا تھا.... روشی نے جھپٹ کر میز سے دوسرا پیپر ویٹ اٹھایا۔

"ب.... بتاتا ہوں۔" عمران ہاتھ اٹھا کر چیخا۔ "ٹھہرو.... ٹھہرو.... یار تم تو بہت دھاکڑ عورت ہوا.... بیٹھو.... ابھی بتاتا ہوں۔"

روشی اسے گھورتی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔

عمران کو زبان کھولنا ہی پڑی تھی.... روشی چپ چاپ سنتی رہی۔ ویسے اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات بتدریج گہرے ہوتے چلے گئے تھے۔ پھر جب عمران چپ ہو گیا تب بھی وہ کچھ نہ بولی عمران کی طرف دیکھتی ہوئی کسی سوچ میں ڈوب گئی تھی۔

"ہائیں! کیا میرے چہرے پر گھانس اگ آئی ہے۔ عمران بوکھلائے ہوئے انداز میں اپنا چہرہ ٹٹولنے لگا۔

"پھر کیا خیال ہے تمہارا.... روشی نے اس کی بکواس پر دھیان دیے بغیر کہا۔ کیا اس قتل میں مسز ہاروے کا ہاتھ ہو گا۔"

"میں ابھی یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ عمران حماقت انگیز سنجیدگی کے ساتھ جواب دیا۔ ہو سکتا ہے مسز ہاروے کا ہاتھ ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پیر ہو.... اگر ہاتھ پیر دونوں ہی ہوئے تو مجھے سوچنا پڑے گا کہ سر کسی کڑھائی میں ہے یا تندور میں۔"

روشی نے اب بھی اس کی بکواس پر دھیان نہیں دیا اور دوسری

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

طرف دیکھتی ہوئی بڑ بڑانے لگی۔ خون کی تحریر.... جیپسی کارنر.... اگر اس قتل میں مسز ہاروے ہی کا ہاتھ ہے تو ہاروے نے جیپسی کارنر کا نام کیوں لکھا.... جیپسی کارنر....

روشی خاموش ہو کر سوچ میں ڈوبی رہی.... پھر وہ اس وقت چونکی جب عمران ریسیور اٹھا کر فون پر کسی کے نمبر ڈائل کر رہا تھا! روشی خاموشی سے اس کی طرف دیکھتی رہی.... عمران ریسیور کان سے لگائے انتظار کر رہا تھا۔

"سوپر فیاض! اس نے چند لمحے بعد کہا۔" اچھا ہوا کہ تم آفس ہی میں مل گئے.... میں چاہتا ہوں کہ اخبارات میں ہاروے کے بارے میں خواہ کچھ بھی شائع ہو لیکن خون کی تحریر کے بارے میں ایک لفظ نہیں ہونا چاہئے.... اماں تم احمق ہو گیا.... اتنا بھی نہیں سمجھ سکتے کہا اگر وہ واقعی جیپسی کارنر سے ہاروے کے قاتلوں کا کوئی تعلق ہوا تو وہ اخبارات میں جیپسی کارنر کا نام بڑھ کر بھڑک جائیں گے.... ہاں.... اس کا انتظام ضرور کر دینا۔ اگر اخبارات نے خون کی تحریر کے بارے میں چھاپ دیا تو میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکوں گا.... ہاں.... بس مجھے اتنا ہی کہنا تھا۔"

عمران نے سلسلہ منقطع کر دیا۔

"فیاض نے بڑی آسانی سے اپنے چار عدد ٹائروں کا وزن برداشت کر لیا۔" روشی بولی۔

"اگر وہ ایسا نہ کرے تو اسے کسی دن اپنی ایک عدد ملازمت کا خون

بھی برداشت کرنا پڑے۔ عمران نے سر ہلا کر کہا اور پھر بولا۔"

اب میں تم سے ایک کام لینا چاہتا ہوں۔"

"کیا کام۔"

"زولا!" عمران نے آہستہ سے کہا۔ "میں چاہتا ہوں کہ تم اس سے قریب ہونے کی کوشش کروں۔"

"ٹھیک ہے میں اس کے لئے تیار ہوں لیکن تمہیں بتانا پڑے گا کہ تم زولا میں اتنی دلچسپی کیوں لے رہے ہو۔"

"دلچسپی کے لئے کیا صرف یہی کافی نہیں کہ زولا نے مسز ہاروے کے پرس میں سے کوئی خط نکالا تھا اور پھر اسی رات ہاروے کا قتل ہو گیا۔"

"لیکن تم زولا میں دلچسپی لینے کے لئے پہلے ہی سے تیار تھے۔ تم نے اسے چیلنج کرنے کے لئے ایک ماہ سے تیاری شروع کر رکھی تھی۔"

"اس کی وجہ دوسری تھی اور وہ میں تم کو بتا چکا ہوں۔ ویسے اب میں زولا کو چیلنج کرنے کلاارادہ نہیں رکھتا۔"

"کیوں" روشی چونک پڑی۔

"اس لئے کہ اب کھیل کو آگے بڑھانے کے لئے دو کارڈ میرے ہاتھ میں آگئے ہیں.... مسز ہاروے اور جیپسی کارنر.... چیلنج کرنے کا پروگرام تو میں نے اس وقت بنایا تھا جب میرے لئے کوئی دوسری راہ نہیں تھی.... اب اگر میں چیلنج کرتا ہوں تو اس میں خواہ مخواہ بہت زیادہ وقت برباد ہو گا۔"

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ تم نے زولا میں دلچسپی لینے کی جو وجہ مجھے کل رات بتائی تھی وہ حقیقت سے بے تعلق ہے۔"

"ہاں خیر وہ تو ہے لیکن اب کیا کیا جائے۔ میں ابھی کچھ نہیں بتانا چاہتا۔" عمران نے بڑی سنجیدگی سے کہہ ڈالا اور روشی اسے گھورنے لگی۔

"ہاں خیر وہ تو ہے۔" روشی نے لاپروایانہ انداز میں اپنے شانوں کو جنبش دے کر عمران ہی کے سے انداز میں کہا۔ "لیکن اب کیا کیا جائے۔ میں اب ان چکروں میں پڑنے کے موڈ میں نہیں ہوں.... چند دن کی چھٹیاں باقی رہ گئی ہیں۔ سوچتی ہوں وہ بھی منسوخ کروا کے کل سے دفتر جانا شروع کر دوں۔"

"ہائیں!" عمران آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھنے لگا اور پھر اپنی کھوپڑی سہلاتا ہوا بڑبڑایا۔ "دل چاہتا ہے تمہیں شیطان کی خالہ کا نام دے ڈالوں۔"

"عمران کی خالہ۔" روشی مسکرائی۔

"ایک ہی بات ہے۔" عمران نے سرہلا کر کہا۔

روشی ہنسنے لگی۔

○☆○

جوزف نے شراب کی پانچویں بوتل کا آرڈر دیا اور ویٹر اپنی کھوپڑی سہلاتا ہوا کاؤنٹر کی طرف چلا گیا.... شاید اس نے اپنی زندگی میں اتنا زبردست پینے والا نہیں دیکھا تھا.... چھ گھنٹے کے اندر اندر چار بوتلیں....

اور اب پانچویں بوتل کا آرڈر.... خدا کی پناہ۔ وہ شراب پی رہا تھا یا پانی۔ بہرحال پانچویں بوتل بھی میز پر پہنچ گئی۔

جوزف کی آنکھیں انگاروں کی طرح دہکنے لگی تھیں لیکن اس کا ذہن پوری طرح جاگ رہا تھا۔ نہ جاگ رہا ہوتا تو اس نے اس آدمی کی طرف توجہ ہی نہ دی ہوتی جو ابھی ابھی شراب خانے میں داخل ہوا تھا۔

جوزف گزشتہ تین دن سے جپسی کارنر میں آ رہا تھا اور اس کے دو ہی کام تھے۔ شراب پینے اور لائیٹر کیمرے سے ہر اس آدمی کی تصویر اتار لے جو شرابخانے میں داخل ہوا۔

جوزف تمباکو نوشی کا عادی نہیں تھا۔ محض تصویریں اتارنے کے لئے اسے سگار پینا پڑ رہے تھے۔ صرف لائٹر کی موجودگی تو اسے مشتبہ بنا دیتی۔ ایسے کئی لائیٹر اس کی جیب میں موجود تھے.... ایک لائیٹر سے چھبیس تصویریں لی جا سکتی تھیں۔ یہ لائیٹر اسے عمران سے ملے تھے۔ اور جپسی کارنر میں اس کو موجودگی کا سبب بھی عمران ہی تھا.... ویسے جوزف کو یہ بات نہیں معلوم تھی کہ تصویریں اتارنے کا مقصد کیا ہے.... وہ اس بات کو جاننے کا خواہش مند بھی نہیں تھا.... اس معاملے میں اس کی فطرت عجیب تھی.... ایک مشین.... جو صرف کام کرنا جانتی ہے۔

اور پھر یہ تو زندگی میں شاید پہلی بار ہوا تھا کہ کام کے دوران میں شراب پینے کی کھلی چھٹی مل گئی ہو۔ جوزف کی مسرت کا ٹھکانہ نہیں تھا.... عمران سے ملنے والی آٹھ بوتلیں تو وہ شام کے چار پانچ بجے تک صاف کر دیتا

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تھا اور پھر جیسی کارنر میں آنے کے بعد بھی پینے پر پابندی نہیں تھی۔ گویا آجکل تیرہ چودہ بوتلیں روز صاف ہو جاتی تھیں.... مزے آگئے تھے اور جوزف کو عمران پر بے تحاشہ پیار آ رہا تھا۔

"تم بہت اچھے ہو باس۔ خدا تمہیں عورت کے سائے سے محفوظ رکھے۔" جوزف بڑے پیار سے شراب کی بوتل پر ہاتھ پھیرتا ہوا بڑبڑایا اور پھر اس کی کاگ اڑا کر گلاس بھرنے لگا۔

ابھی بارہ بجے تھے اور یہ شرانجانہ دو بجے بند ہوتا تھا لیکن اب گاہکوں کی آمد بہت کم ہو چکی تھی۔

گزشتہ تین دن کی طرح آج بھی جوزف دو ہی بجے یہاں سے اٹھتا اور رانا تہور علی صدوقی والی کوٹھی کا رخ کرتا.... کچھ دن پہلے تو اس نے عمران ہی کے فلیٹ میں ڈیرا ڈال رکھا تھا لیکن سلیمان سے اس کی نبھنا کسی طرح بھی ممکن نہیں تھی.... آخر کار اسے پھر رانا تہور علی صندوقی کی کوٹھی میں جانا پڑا تھا۔

وہاں اسے عمران منتظر ملتا.... آج کی تصویریں اتارنے والے لائیٹر اس کے حوالے کر دیے جاتے اور دوسرے دن کے لئے ساری ریلوں کے لائیٹر کیمرے مل جاتے۔

گزشتہ تین دن سے ایسا ہی ہو رہا تھا لہٰذا آج بھی ایسا ہی ہونا چاہیے تھا۔

جوزف نے پانچویں بوتل سے پہلا گلاس بھر کر اٹھایا اور ایک ہی

سانس میں ایک تہائی سے کچھ زائد حلق میں انڈیل گیا.... وہ سچ مچ پانی ہی کی طرح پیا کرتا تھا.... عمران اسے دیکھتا اور اپنا سر پیٹتا.... اکثر وہ اس سے کہا کرتا تھا۔

"ابے اگر بال بچوں دار بن گیا تو یہ اخراجات کہاں سے پورے ہوں گے.... کمبخت۔"

"ایسی بد دعا نہ دیا کرو باس"۔ جوزف گھگھیا کر کہتا۔

"ابے تجھے نشہ نہیں ہوتا"۔ عمران آنکھیں نکالتا۔

"ہوتا ہے باس" جوزف نے دانت نکال کر کہا۔ "جب کئی گھنٹے تک حلق سے ایک قطرہ بھی نہیں اترتا۔"

اور یہی حقیقت بھی تھی.... جوزف اس اسٹیج پر آ چکا تھا جہاں شراب بھی پانی ہو جاتی ہے اور پانی نہ ملنے پر جو حالت عام آدمیوں کی ہو سکتی ہے وہی جوزف کی بھی ہوتی تھی۔ وہ مردوں سے بدتر ہو کر رہ جاتا تھا۔

مگر اس وقت.... پانچویں بوتل کی اس ایک تہائی شراب میں نہ جانے کیا جادو تھا کہ ایک بیک جوزف کی پلکیں بوجھل ہوتی چلی گئیں۔

"ہائیں" جوزف بھرائی ہوئی آواز میں بڑبڑا کر آنکھیں پھاڑنے لگا۔ دوران خون کنپٹیوں پر ٹھوکریں مار رہا تھا.... ان ٹھوکروں کی شدت بڑھتی ہی چلی گئی.... ذہن میں تمام خیالات کی جگہ.... "جھائیں جھائیں" کرتی ہوئی تاریکی نے لے لی.... اس کے ساتھ ہی جوزف آگے کی طرف جھکتا چلا گیا.... سر سے ٹکرا کر گلاس الٹ گیا۔ شراب بہہ کر جوزف کے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کپڑوں پر آئی لیکن اسے اس کا احساس بھی نہ ہو سکا.... اس کی پیشانی میز کی ٹھنڈی سطح سے جا لگی.... اس کے ہونٹ ہلے مگر کوئی آواز نہ نکل سکی اور پھر ہونٹ بند ہو گئے۔ آنکھیں تو پہلے ہی بند ہو چکی تھیں۔

پھر جب کچھ ہوش آیا تو جوزف نے خود کو ہوا میں اڑتا ہوا محسوس کیا.... پھر اسنے نیم مدہوشی ہی کے عالم میں اس طرح ہاتھ آگے بڑھایا جیسے گلاس اٹھانا چاہتا ہو لیکن اس کا ہاتھ ہوا میں لہرا کر رہ گیا۔

"ہائیں" جوزف نے آنکھیں کھول دیں۔

نہ گلاس تھا نہ بوتل.... نہ میز تھی اور نہ شرانجانہ.... یہ تو کوئی اور ہی مقام تھا۔

جوزف آنکھیں پھاڑنے لگا۔ اس کی نظروں کے سامنے دھند سی چھائی ہوئی تھی اور اس دھند کے پیچھے دو ہیولے سے نظر آ رہے تھے۔ وہ دھند آہستہ آہستہ کم ہوتی چلی گئی اور وہ دونوں ہیولے واضح ہونے لگے پھر جب دھند بالکل صاف ہو گئی تو جوزف ان دو سفید فام غیر ملکیوں کو اپنے سامنے بیٹھا دیکھا.... وہ دونوں بھی اسی کی طرف دیکھ رہے تھے اور پھر اچانک جوزف نے محسوس کیا کہ وہ ایک کرسی سے جکڑا ہوا ہے.... صرف ہاتھ آزاد تھے.... باقی جسم پر ریشمی ڈوری لپٹی ہوئی تھی۔

جوزف کے حلق سے کسی درندے کی سی غراہٹ نکلی اور وہ ان دونوں کو گھورتا رہا۔

وہ دونوں جسمانی اعتبار سے ایک دوسرے کی ضد تھے.... ایک

گرانڈیل تھا اور دوسرا منحنی.... چہرے کی ہڈیاں تک صاف دیکھی جا سکتی تھیں نقوش میں ایسی خباثت رچی بسی ہوئی تھی کہ اس پر نظریں پڑتے ہی ذہن میں کسی شیطان کا تصور ابھر سکتا تھا.... گرانڈیل آدمی میں یہ بات نہیں تھی۔ وہ اپنے ساتھ کے برعکس کوئی شریف آدمی معلوم ہو رہا تھا۔

"تم!" منحنی شیطان جوزف کی طرف انگلی اٹھا کر بولا۔ "کسی کے لئے کام کر رہے ہو۔"

جوزف جواب دینے کے بجائے اپنے جسم پر کسی ہوئی ڈوریوں پر ہاتھ پھیرنے لگا۔

"تم انہیں کھول نہیں سکتے بہت مضبوطی سے بندھی ہوئی ہیں۔" منحنی آدمی نے کہا۔

اگر تم انہیں کھول دو تو میں تم کو بتا سکوں گا کہ کس کے لئے کام کر رہا ہوں۔" جوزف غرایا۔ "میں تم لوگوں پر حبس بے جا کا مقدمہ قائم کروں گا۔"

"ضرور۔" منحنی آدمی نے قہقہہ لگایا۔ "یہ بڑی سنسنی خیز بات کہ ایک مردہ آدمی کسی پر مقدمہ قائم کرے۔"

"موت.... ہونہہ۔" جوزف نے حقارت آمیز انداز مین سر جھٹکا۔

"بہت جیالے ہو۔" منحنی آدمی الفاظ چباتا ہوا بولا۔

"آزمائش شرط ہے۔" جوزف زہریلے انداز میں ہنسا۔

"تم خواہ مخواہ اپنا وقت ضائع کر رہے ہو شکو۔" گرانڈیل آدمی نے

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اپنے ساتھی سے کہا۔ "یقیناً یہ مسز ہاروے کے لئے کام کر رہا ہے۔"

"شنکو!!" جوزف نے سوچا۔ اس قسم کے نام تو روسیوں میں پائے جاتے ہیں.... تو کیا یہ روسی ہے.... جوزف نے غور سے اس کی طرف دیکھا.... نقوش کے لحاظ سے تو وہ خالص روسی نہیں معلوم ہوتا تھا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔" شنکو نے سرہلایا اور پھر جوزف کو گھورتا ہوا بولا۔ "شہر انجانے میں آنے والوں کی تصویریں اتارنے کا مقصد کیا تھا؟"

"کیسی تصویریں؟"

"ہاہا۔" شنکو کے قہقہے نے کمرے میں جھنکار سی پیدا کر دی اور پھر وہ درشت لہجے میں بولا۔ "کالے آدمی! میں کل سے تمہاری حرکتوں کو چیک کر رہا ہوں.... کل تو خیر میں سمجھ نہیں سکا تھا کہ تم کیا کر رہے ہو.... اس لئے ٹال گیا تھا مگر آج میرے ذہن میں یہ بات آ ہی گئی کہ وہ لائٹر کیمرہ ہو سکتا ہے۔"

جوزف نے اپنی جیبوں پر ہاتھ پھیرا لیکن ایک بھی لائٹر کیمرہ موجود نہیں تھا۔

"وہ اب میرے قبضے میں ہیں کالے آدمی۔"

"اچھا سفید کتے۔" جوزف نے بڑے اطمینان سے کہا۔

"شٹ اپ۔" شنکو دہاڑا۔

جوزف حقارت آمیز انداز میں ہنسنے لگا۔

شنکو ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اور جھپٹ کر جوزف کے قریب پہنچ گیا۔ پھر اس نے دونوں ہاتھوں سے جوزف کے منہ پر تھپڑوں کی بارش کر دی۔

گرانڈیل آدمی اپنی کرسی ہی پر خاموش بیٹھا رہا۔

جوزف کا منہ ادھر سے ادھر ہوتا رہا لیکن اس نے اف تک نہ لیکن جب چھ سات تھپڑوں کے بعد بھی شنکو کے ہاتھ نہ رکے تو دفعتاً جوزف نے ہاتھ بڑھا کر اس کی گردن دبوچ لی۔

"سفید کتے۔" وہ دانت پیستا ہوا بولا۔

شنکو نے اپنی گردن چھڑانے کی کوشش کی لیکن جوزف کی گرفت بڑی مضبوط تھی.... اگر گرانڈیل آدمی فوراً ہی اپنے ساتھی کی مدد کو نہ پہنچ گیا ہوتا تو جوزف نے اسے ٹھنڈا ہی کر دیا تھا۔

○☆○

عمران کسی کٹی ہوئی پتنگ کی طرح ساحلاب کے اس حصے میں چکراتا پھر رہا تھا جہاں غیر ملکی وفد کے فنکار اپنے کمالات کا مظاہرہ کر رہے تھے۔

اس نے بحیثیت ایکسٹو صفدر کے لئے یہ ہدایت جاری کی تھی کہ وہ مسز ہاروے کی نگرانی کرے.... روشی کو زولا کے ساتھ لگا دیا تھا.... جوزف کی ڈیوٹی جپسی کارنر میں لگا دی تھی اور خود بظاہر تفریح کے علاوہ کچھ نہیں کر رہا تھا.... وہ شام ہوتے ہی ساحلاب پر آ جاتا اور ادھر سے ادھر گھومتا پھرتا لیکن زولا اور کلورا کے مظاہرے کے وقت وہ موت کے کنویں کے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

علاوہ اور کہیں نہیں دیکھا جا سکتا تھا۔

ابھی زولا کا اس رات کا آخری مظاہرہ شروع ہونے میں کچھ دیر تھی اس لئے عمران اس جگہ جا کھڑا ہوا جہاں وفد کا ایک دیو قامت آدمی "طاقت کا حیرت انگیز مظاہرہ کیا کرتا تھا.... یہاں بے پناہ بھیڑ ہوتی تھی لیکن عمران لوگوں کو دھکیلتا دھکالتا کسی نہ کسی طرح آگے پہنچ ہی گیا۔

دونوں ٹرک اسٹارٹ کئے جا چکے تھے وہ دیو قامت آدمی سینے تانے ان کے بیچ میں کھڑا ہوا تھا.... دو انتہائی موٹی موتی زنجیریں اس کے بازوؤں پر بندی ہوئی تھیں اور ان زنجیروں کے دوسرے سرے دونوں ٹرکوں سے بندھے ہوئے تھے۔

اس دیو قامت آدمی کا اصل نام جو کچھ بھی رہا ہو لیکن وہ ہرکولیس کے نام سے مشہور تھا.... اس کے ساتھی اس کو اسی نام سے پکارتے تھے۔

غیر ملکی وفد کے تمام افراد میں زولا اور کلورا کے بعد اسی کو سب سے زیادہ شہرت حاصل ہوتی تھی۔

اس وقت اناؤنسر اعلان کر رہا تھا۔ "حضرات! اب مسٹر ہرکولیس کا مظاہرہ شروع ہونے میں صرف پانچ منٹ رہ گئے ہیں۔ صرف پانچ انتظار کیجئے۔"

عمران نے اس انداز مین سر ہلایا جیسے اناؤنسر نے یہ بات صرف اسی کو مخاطب کر کے کہی ہو۔

اور پھر پانچ منٹ بعد ہرکولیس کا مظاہرہ شروع ہو گیا.... دونوں ٹرک

آہستہ آہستہ چلنے لگے.... وہ دونوں ایک دوسرے کی مخالف سمت میں جا رہے تھے.... اور ہرکولیس بیچ میں کھڑا تھا.... اس نے دونوں ٹانگیں کسی قدر پھیلا لیں تھیں.... اور بازوؤں کو اپنے جسم سے چپکا کر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے سے جکڑ لیا تھا۔

زمین پر پڑی ہوئی زنجیریں کھڑکھڑاتی رہی.... وہ کافی لمبی لمبی تھیں.... آہستہ آہستہ ان کا ڈھیر کم ہوتا چلا گیا.... اور بالاخر وہ تن گئیں.... اب وہ دونوں ٹرک اسی صرت میں آگے بڑھ سکتے تھے کہ ہرکولیس کے بازوؤں کو اپنے اپنے ساتھ اکھاڑ لے جائیں۔

بیس بیس گز کے فاصلے پر جا کر ٹرک رک گئے.... بظاہر ایسا ہی معلوم ہوا تھا جیسے ٹرک روک دیئے گئے ہوں لیکن.... عمران نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا کہ ٹرکوں کے پہیئے گھوم رہے تھے۔

"حضرات! دیکھئے۔" اناؤنسر للکارا۔ "ہرکولیس نے ٹرکوں کو روک لیا ہے.... اور اب ٹرکوں کی رفتار آہستہ آہستہ بڑھانے کی کوشش کی جا رہی ہے.... غور سے دیکھئے.... ٹرکوں کے پہیئے اب پہلے سے زیادہ تیزی سے گھومنے لگے ہیں.... دیکھئے.... غور سے دیکھئے۔"

اور لوگوں نے واقعی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا.... ٹرکون کے پہیوں کے گھومنے کی رفتار بڑھتی جا رہی تھی۔

عمران ہرکولیس کے عین سامنے کھڑا تھا.... اس نے ہرکولیس کا چہرہ سرخ ہوتے دیکھا.... صاف معلوم ہو تھا کہ ٹرکوں کو روکے رکھنے کے لئے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اسے بے پناہ طاقت لگانا پڑ رہی ہے.... اس کے جسم کا سارا خون جیسے سمٹ کر اس کے چہرے پر آ گیا تھا۔

"حضرات!" اناؤنسر چیخا۔ "ٹرکوں کی رفتار بتانے والی سوئیاں اس وقت پچیس کے ہندسے پر ہیں.... ٹرکوں کے پہیے گھوم رہے ہیں.... لیکن ٹرک اپنی جگہ سے ایک انچ آگے نہیں بڑھ سکتے کیونکہ انہیں بیسویں صدی کے ہرکولیس نے روک رکھا ہے۔"

عمران اپنی کھوپڑی سہلانے لگا.... وہ کئی بار یہ مظاہرہ دیکھ چکا تھا مگر اس کی عقل اس حقیقت کو تسلیم کرنے پر آمادہ نہ تھی.... اس کا خیال تھا کہ یہ صرف طاقت ہی کا کرشمہ نہیں ہے.... اس کے علاوہ بھی کوئی خاص تدبیر کی جاتی ہو گی جس کی وجہ سے وہ ٹرک اپنی جگہ سے ایک انچ آگے نہیں بڑھ پاتے۔

"حضرات!.... حضرات!!" اناؤنسر پھر چیخا.... لیکن دوسرے ہی لمحے میں اس کی آواز ایک پرزور دھماکے میں دب گئی۔

لوگ بے اختیار اچھل پڑے.... کئی چیخیں سنائی دیں اور ایک طرف سے گرد و غبار کا طوفان اٹھا۔

پھر چاروں طرف سے کئی دھماکوں کی آوازیں آئیں.... بے شمار چیخیں سنائی دیں.... عمران نے کئی آدمیوں کو زمین پر گر کر تڑپتے ہوئے دیکھا.... کچھ ایسے بھی تھے جن کے جسموں کے پرخچے اڑ گئے.... عمران دھماکے کے مقام سے کافی فاصلے پر تھا اس لئے اور بہتیرے لوگوں کی طرح

وہ بھی صاف بچ گیا۔

لیکن پھر تو ساحلاب پر بھگدڑ مچ گئی.... جس کے جدھر سینگ سمائے تھے بھاگ نکلا تھا۔

ٹرکوں کے ڈرائیوروں نے شاید غیر ارادی طور پر ہی بریک لگاتے ہوئے انجن بند کر دیا تھا ورنہ ہرکولیس کا نہ جانے کیا حشر ہوتا کیونکہ ان دھماکوں نے اس کے اعصاب کو بھی متاثر کیا ہو گا۔

چھ سات دھماکوں کے بعد اب فضا پرسکون ہو چکی تھی.... مگر پرسکون کیوں؟.... لوگوں کی بھاگ دوڑ اور چیخ و پکار کا تو ابھی آغاز ہوا تھا۔

یہ افتاد اتنی اچانک تھی کہ عمران بھی بوکھلایا ہوا سا ادھر ادھر بھاگنے لگا۔

ساحلاب پر پولیس بھی موجود تھی مگر اتنی نہیں کہ اس ہزاروں کے مجمعے پر قابو پا سکتی۔

لیکن دھماکے بند ہو جانے کی وجہ سے یہ افراتفری زیادہ دیر تک قائم نہیں رہی.... لوگوں کو خود ہی ہوش آ گیا.... بھاگتے ہوئے قدم رک گئے اور پھر بہتیروں کو احساس ہوا کہ وہ اپنے ساتھیوں سے بچھڑ گئے ہیں۔

بھگدڑ تو رک گئی لیکن شور ہوتا رہا.... بچے رو رہے تھے.... عورتیں اور مرد اپنے بچھڑے ہوئے ساتھیوں کو پکار رہے تھے۔

ساحلاب پر جتنی پولیس تھی اس نے ان مقامات پر گھیرا ڈال دیا تھا.... جہاں دھماکے ہوئے تھے۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

عمران نے ایک کانسٹیبل کو دوسرے کانسٹیبل سے کہتے سنا۔

"ہیڈکوارٹر کو اطلاع دے دی گئی ہے.... آدھے پون گھنٹے میں وہاں سے گاڑیاں آ جانا چاہئیں۔"

"لیکن یہ ہوا کیا تھا؟ دوسرے کانسٹیبل نے کہا۔

"شاید کسی نے دستی بم پھینکے تھے۔"

"اور بم پھینکنے والا کوئی ایک آدمی نہیں ہو سکتا۔"

"میرے خدا! یہ لاش کتنی بھیانک ہے۔" وہ کانسٹیبل ایک طرف دیکھتا ہوا جھرجھری سی لے کر رہ گیا۔

ایسی ہی نہ جانے کتنی لاشیں ساحلاب کے مختلف حصوں میں پڑی ہوئی تھیں.... ان کے علاوہ زخمیوں کی بھی کمی نہیں تھی.... جو سسک رہے تھے.... تڑپ رہے تھے۔

عمران نے سوچا کہ اب یہاں سے کھسک ہی لینا چاہیے.... شہر سے پولیس آ جانے کے بعد تو شاید ساری رات کالی ہو جائے.... ایک آدمی کو بھی تلاشی کے بغیر ساحلاب سے جانا نصیب نہیں ہو سکے گا۔

عمران پارکنگ پلیس میں پہنچا اور کار میں بیٹھ کر وہاں سے روانہ ہو گیا.... اور بھی بہت سے لوگ وہاں سے بھاگ رہے تھے۔

گاڑیوں کی ایک قطار شہر کی طرف روانہ ہو گئی۔

عمران کا ذہن ان دھماکوں میں الجھا ہوا تھا.... اس کی دانست میں اتنی دیر ہو جانے کے بعد پولیس کے اقدامات فضول ہی ثابت ہوتے.... جو

لوگ ان دھماکوں کے ذمہ دار تھے وہ تو بھاگ ہی نکلے ہوں گے۔

لیکن یہ ایک الجھا ہوا سوال تھا کہ بم پھینکنے والے کیا چاہتے تھے.... اگر دھماکے پیدا کرنے سے ہنگامہ کرنا مقصود تھا تو انہیں ہنگامے سے کیا فائدہ پہنچا ہو گا۔

عمران سوچتا ہوا شہر پہنچ گیا۔

ساڑھے بارہ بجے شب جب وہ اپنے فلیٹ میں داخل ہوا.... اس کا ارادہ تھا کہ ڈیڑھ بجے تک یہیں رکنے کے بعد رانا تہور علی والی کوٹھی کی طرف روانہ ہو گا کیونکہ اس سے پہلے جوزف سے ملاقات متوقع نہیں تھی.... جیسی کارنز دو بجے بند ہوتا تھا۔

"کوئی خاص رپورٹ.... جولیا۔" عمران نے ایکسٹو کی آواز میں کہا۔

"یس سر! میں آپ کو دو مرتبہ رنگ کر چکی ہوں لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔"

"کیا بات ہے؟"

"صفدر نے اطلاع دی ہے کہ جناب کہ اس کے علاوہ بھی کوئی آدمی مسز ہاروے کی نگرانی کر رہا ہے۔"

"اوہ.... گڈ.... یہ اطلاع دلچسپ ہے.... تمہاری اس سے کب بات ہوئی تھی۔"

"مجھے صفدر نے اس بات کی اطلاع ساڑھے گیارہ بجے دی تھی۔" جولیا نے جواب دیا اور پھر بولی۔ "میں نے خاور کو صفدر کے پاس بھیج دیا تھا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کہ وہ مسز ہاروے کی نگرانی کرنے والے پر نظر رکھ سکے.... میں نے غلط تو نہیں کیا؟

"نہیں جولیا.... تم نے اچھا کیا.... یہ بے حد ضروری تھا.... لیکن تم نے خاور کو کہاں بھیجا تھا؟"

"رونیک ہوٹل میں جناب! صفدر نے وہیں سے اطلاع دی تھی.... وہ مسز ہاروے کا تعاقب کرتا ہوا وہاں پہنچا تھا.... مسز ہاروے وہاں کیوں گئی تھی.... اس کے بارے میں صفدر کوئی اندازہ نہیں لگا سکا.... کیونکہ وہ وہاں ڈائننگ ہال میں اکیلی ہی بیٹھی رہی تھی.... صفدر کی آخری اطلاع کے مطابق وہ بارہ بجے اپنے گھر پہنچی تھی.... صدر سے یہ اطلاع ملنے کے بعد میں نے آپ کو دوسری مرتبہ رنگ کیا تھا لیکن جواب نہ ملنے پر پڑ کر سو رہی تھی۔"

"وہ دوسرا آدمی بھی تعاقب کرتا ہوں مسز ہاروے کے گھر تک گیا تھا۔"

"جی ہاں.... اور پھر وہاں سے رخصت ہو گیا تھا۔"

"خاور.... اس کے تعاقب میں ہو گا۔"

"جی ہاں! لیکن ابھی اس کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں ملی۔"

"اچھا۔" عمران نے کہہ کر سلسلہ منقطع کر دیا۔

یہ بات دلچسپ تھی کہ مسز ہاروے کو ہوٹلوں میں دیکھا جانے لگا تھا حالانکہ اس کے شوہر کو قتل ہوئے ابھی تین چار ہی دن گزرے تھے.... تو کیا اس سے یہ سمجھ لیا جائے کہ وہ اپنے شوہر سے محبت نہیں کرتی تھی۔

عمران بستر پر لیٹا سوچتا رہا۔

اچانک فون کی گھنٹی بجی.... اور عمران کے خیالات کا سلسلہ منقطع ہو گیا.... دوسری طرف جولیا تھی۔

"جناب خاور نے ابھی ابھی اطلاع دی ہے کہ وہ نامعلوم آدمی مسز ہاروے کی رہائش گاہ سے روانہ ہو کر جیپسی کارنر پہنچا تھا.... وہاں وہ کافی دیر کاؤنٹر پر کھڑے ہوئے آدمی سے گفتگو کرتا رہا.... وہیں سے اس نے کسی کو ٹیلیفون بھی کیا تھا.... اور اب وہ جیفرسن اسٹریٹ کی نویں عمارت میں گیا ہے.... .... تھوڑی دیر بعد خاور مجھے پھر فون کرے گا.... اب اسے کیا ہدایت دی جائے؟"

"جیفرسن اسٹریٹ۔" عمران بڑبڑایا۔ "نویں عمارت.... جولیا! اب تم خاور کو چھٹی دے دو.... میں خود دیکھوں گا کہ اس عمارت میں رہنے والے کیا کرتے ہیں۔"

"بہت بہتر جناب۔"

عمران نے سلسلہ منقطع کیا لیکن ایک ہی منٹ بعد اسے پھر ریسیور اٹھانا پڑا کیونکہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تھی۔

اس مرتبہ دوسری طرف بلیک زیرو تھا۔

○☆○

○

جوزف کی گرفت سے نکلتے ہی شنکو نے اپنی جیب سے ایک چاقو

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

نکال لیا اور اس کے کھولنے کی کڑکڑاہٹ کمرے میں گونج گئی۔

"کیا کر رہے ہو شنکو۔" گرانڈیل آدمی نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"میں اس کی بوٹیاں اڑا دوں گا۔" شنکو دانت پیستا ہوا بولا۔

"بہتر ہے.... کہ اپنی ہی بوٹیاں اڑا لو۔" دروازے کی طرف سے آواز آئی اور وہ دونوں اچھل پڑے.... جوزف نے بھی یکلخت دروازے کی طرف نظریں گھمائیں۔

"ایک نقاب پوش ریوالور لئے کھڑا تھا.... پھر وہ بولا۔

"اپنا چاقو پھینک دو ورنہ بیدریغ گولی مار دوں گا۔"

یہ دھمکی انگریزی میں دی گئی تھی.... لہجہ بھی غیرملکیوں کا سا تھا لیکن یہ بات یقین سے نہیں کہی جا سکتی تھی کہ وہ کس ملک کا باشندہ ہو گا۔

"شنکو نے اپنا چاقو پھینک دیا.... اور اپنی سانپ کی سی چمکیلی آنکھوں سے نقاب پوش کو گھورتا رہا۔

"نہیں۔" اچانک نقاب پوش نے گرانڈیل آدمی کو للکارا۔

"تم اپنا ہاتھ جیب تک لے جانے کی کوشش نہ کرو.... بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ تم دونوں اپنے اپنے ہاتھ اوپر اٹھا دو.... ٹھیک.... شاباش.... اب اس کالے آدمی کی کرسی سے دور ہٹ جاؤ.... چلو جلدی کرو.... میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔"

وہ دونوں جوزف کی کرسی کے پاس سے ہٹ گئے۔

نقاب پوش نے آگے بڑھ کر فرش پر پڑا ہو شنکو کا چاقو اٹھایا اور

جوزف کے قریب پہنچ گیا.... اب وہ اس چاقو سے جوزف کے جسم پر بندھی ہوئی ڈوریاں کاٹ رہا تھا۔

جوزف، شنکو کو گھورتا ہوا غرایا۔ "اب میں تم کو بتاؤں گا کہ بے بس کر کے کسی کو تھپڑ مارنا کس حد تک تکلیف دہ ہوتا ہے۔"

"نہیں! تم ایسا نہیں کرو گے۔" نقاب پوش نے اتنی مدہم آواز میں کہا کہ شنکو اور اس کا ساتھی نہ سن سکے ہوں گے۔

جوزف چونک پڑا کیونکہ اس مرتبہ نقاب پوش کا لہجہ بھی بدلا ہوا تھا اور آواز بھی.... اور وہ آواز عمران کے علاوہ کسی کی نہیں ہو سکتی تھی۔

جوزف کا منہ کھلا.... شاید وہ کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن اسی وقت عمران پھر بولا۔

"خاموش! یہاں کوئی بات نہیں۔"

جوزف نے مضبوطی سے اپنے ہونٹ بند کر لئے۔

شنکو اور گرانڈیل آدمی نقاب پوش کو گھورے جا رہے تھے۔

جوزف آزاد ہو گیا۔

"لائٹر کہاں ہیں؟ عمران نے اس سے پوچھا۔

"ان کتوں کے پاس ہوں گے۔" جوزف غرایا۔

"کیوں دوستو! وہ لائٹر کہاں ہیں؟" عمران نے بلند آواز میں پوچھا.... اس مرتبہ اس کا لہجہ بھی غیرملکیوں کا سا ہو گیا تھا اور آواز بھی بدل گئی تھی۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"کیسے لائٹر؟" شنکو منہ بنا کر بولا۔

"جو تم نے اپنے باپ کی جیب سے نکالے تھے۔ جوزف آنکھیں نکال کر بولا۔

"میرے باپ کو مرے ہوئے پندرہ سال گزر چکے ہیں۔" شنکو مسکرایا.... وہ عمران کے ریوالور سے قطعی خائف معلوم نہیں ہو رہا تھا۔

"تم ان کی تلاشی لو۔" عمران نے جوزف سے کہا۔

"مسٹر نقاب پوش!" شنکو زہریلے لہجے میں بولا۔ "میں لائٹر تمہیں دیے دیتا ہوں لیکن اس بات کو یاد رکھو کہ اس ملک میں تم لوگوں کے قدم نہیں جمنے دیے جائیں گے.... بہتر یہی ہے کہ یہاں سے چلے جاؤ.... ورنہ...."

"ورنہ کیا ہو گا۔

"جو ہو گا وہ دیکھ ہی لو گے۔" شنکو نے لاپرواہی سے کہا۔ "لائٹر لے جاؤ۔"

اس نے جیب میں ہاتھ ڈالنا چاہا تھا لیکن عمران ڈپٹ کر بولا۔

"نہیں.... تم اپنے ہاتھ جیب سے دور ہی رکھو گے۔"

جوزف نے آگے بڑھ کر اس کی تلاشی لی.... لائٹر اسی کے پاس تھے.... جوزف نے وہ اپنے قبضے میں کر لئے۔

"بس اب چلو۔" عمران نے اس سے کہا اور دروازے کی طرف ہٹنے لگا.... ریوالور کی نال انہی دونوں کی طرف رہی۔

"چلو.... پہلے تم باہر نکلو۔" عمران نے کہا۔

جوزف باہر نکل گیا۔

"میری طرف سے ایک تحفہ۔" عمران نے اپنا ریوالور شنکو کی طرف اچھالتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے باہر نکل کر دروازہ بند کر دیا۔

اب وہ دونوں اس کمرے میں مقید ہو چکے تھے۔

"آؤ۔" عمران نے جوزف کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھا۔

یہ ایک چھوٹا سا مکان تھا جس میں دو تین ہی کمرے تھے۔

صحن عبور کر کے وہ دروازے سے باہر نکل گئے۔

"باس! شاید یہ جارج ٹاؤن کا علاقہ ہے۔" جوزف بولا۔

"ہوں! عمران اس کا ہاتھ پکڑے تیزی سے ایک طرف بڑھتا رہا.... اس نے اپنے چہرے سے نقاب الگ کر دی تھی۔

"کچھ فاصلے پر عمران کی کار موجود تھی۔

وہ دونوں وہاں سے روانہ ہو گئے۔

"جوزف کے بچے! میں تجھے مرغا بناؤں گا۔ عمران غرایا۔

"مم.... میں.... میں نے کیا کیا ہے باس۔"

"اتنی کیوں پی تھی کہ ہوش ہی نہ رہا۔"

"میں شراب کے ڈرم میں غوطہ لگا کر بھی ہوش میں رہ سکتا ہوں.... باس! تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو۔"

"پھر تجھے کیا ہو گیا تھا؟

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"میں کیا بتاؤں باس! میری سمجھ میں بھی نہیں آ رہا ہے کہ مجھے کیا ہو گیا تھا.... میں نے پانچویں بوتل منگائی تھی.... اس وقت میں قطعی ہوش میں تھے.... لیکن اس بوتل سے ایک تہائی شراب پیتے ہی میرا ذہن بے قابو ہو گیا.... ایسی نیند آئی جیسے کئی مہینے سے سونے کو نہ ملا ہو۔"

"ہوں.... خواب آور دوا۔" عمران بڑبڑایا۔

"لیکن شراب کی بوتل بند تھی۔"

"کاگ میں سوئی داخل کی جا سکتی ہے.... سرنج کے ذریعے خواب آور سیال اس کے اندر داخل کیا گیا ہو گا۔"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو باس۔" جوزف نے سر ہلایا۔ "ایسا ہو سکتا ہے.... لیکن باس.... تم اس مکان تک کیسے پہنچ گئے تھے؟"

"مجھے اطلاع ملی تھی کہ تمہارے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا ہے۔"

"اوہ.... مگر کیسے؟

"میں نے ایک آدمی کو تمہاری حفاظت کے لئے مقرر کیا تھا۔"

"کیا تمہیں معلوم تھا کہ میرے ساتھ یہ واقعہ پیش آئے گا۔"

"نہیں! تمہاری حفاظت کا بندوبست میں نے اس خدشے کے تحت کیا تھا کہ شاید تم کسی خطرے میں پڑ جاؤ.... جس آدمی کو تمہاری حفاظت کے لئے مقرر کیا گیا تھا اس کا بیان ہے کہ جب تم مدہوش ہو گئے تو شراب خانے کے دو آدمی تمہیں سہارا دے کر باہر لے گئے تھے.... وہاں ایک کار موجود تھی.... تمہیں اس میں ڈال کر جارج ٹاؤن کے اس مکان تک پہنچایا

گیا تھا اور پہنچانے والے یہاں سے واپس چلے گئے.... جس آدمی کو تمہاری حفاظت کے لئے مقرر کیا گیا تھا وہ کسی نہ کسی طرح اس مکان میں داخل ہو گیا.... ایک کمرے مین تم کرسی سے بندھے ہوئے نظر آئے.... دو آدمی اور بھی تھے اور تمہارے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہے تھے.... اس وقت تمہارے لئے کوئی خطرہ نہیں تھا.... اس لئے وہ آدمی مکان سے نکل آیا.... اس نے مجھے فون پر اس واقعے کی اطلاع دی تھی چنانچہ مین فوراً یہاں پہنچ گیا۔"

"وہ مجھے کسی مسزہاروے کا آدمی سمجھ رہے تھے۔"

"خوب! میں یہ کہانی سننا پسند کروں گا جوزف۔"

جوزف نے وہ مختصر سی گفتگو دہرا دی جو اس کے اور شنکو کے درمیان ہوئی تھی۔

"ہوں! تو یہ دو مخالف گروہ ہیں۔" عمران بڑبڑایا۔

"لیکن باس! تم نے انہیں گرفتار کیوں نہیں کروایا۔"

"کیا چارج لگاتا۔"

"انہوں نے مجھے اغواء کیا تھا.... حبس بیجا میں انہیں جیل کی ہوا کھانا پڑتی۔"

"میں یہ معلوم کرنے کی فکر میں ہوں کہ یہ لوگ یہاں کس قسم کے جرائم سے وابستہ ہیں.... یہ معلوم کرنے کے بعد ہی میں ان پر ہاتھ ڈالوں گا۔"

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"اور ہاں باس!" جوزف نے چونک کر کہا۔ "تم اپنا ریوالور وہاں کیوں پھینک آئے۔"

"وہ مجھے پسند نہیں تھا.... اب دوسرا خریدوں گا.... پانچ ہی روپے کا تو تھا۔"

"پانچ روپے کا؟"

"ہاں! ٹوائے ریوالور۔"

"اوہ!" پہلے تو جوزف نے احمقوں کی طرح منہ پھاڑ دیا اور پھر قہقہہ لگا کر بولا۔ "اب وہ اپنا سر پیٹ رہے ہوں گے۔"

عمران نے بریک لگائے اور گاڑی کو فٹ پاتھ سے لگا کر کھڑا کر دیا۔

"چلو اترو۔"

"کل کے لئے کیا حکم ہے باس! کیا میں پھر جپسی کارنر میں جاؤں۔"

"نہیں.... بس اب چھٹی۔" عمران نے کہا۔

جوزف کار سے اتر گیا.... رانا تہور علی صندوقی والی کوٹھی یہاں سے کچھ ہی فاصلے پر تھی۔

○☆○

ساحلاب پر سولہ افراد موت کی آغوش میں جا سوئے تھے ان میں دو معصوم بچے.... ایک نوعمر لڑکا اور مرد عورتیں شامل تھیں.... زخمیوں کی تعداد اٹھائیس تھی جن میں سے ایک عورت اور دو مرد ہسپتال پہنچتے پہنچتے ختم ہو گئے۔

یہ ایک ایسا سانحہ تھا کہ دوسرے دن کے اخبارا چیخ اٹھے.... یہ خبر سیاہ حاشیوں کے درمیان چھاپی گئی تھی.... پولیس کی بے خبری پر سخت غصے کا اظہار کیا گیا تھا۔

گیارہ افراد گرفتار کر لئے گئے تھے.... ان لوگوں کا شمار ناپسندیدہ عناصر میں ہوتا تھا۔

اخبارات میں غیر ملکی وفد کے مینجر کا یہ اعلان بھی شائع ہوا تھا کہ اس حادثے کے غم میں ان کی پارٹی تین دن تک مظاہرہ نہیں کرے گی۔

اس حادثے نے کیپٹن فیاض کو بری طرح بوکھلا دیا ہو گا.... اس لئے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں تھی اگر وہ صبح ہی صبح عمران کے فلیٹ میں آ دھمکا۔

"بیٹھ جاؤ سوپر فیاض۔" عمران نے حماقت انگیز سنجیدگی سے کہا۔ "معلوم ہوتا ہے کہ آج گھر سے پٹ پٹا کر نکلے ہو.... ہے نا۔"

"میں بہت پریشان ہوں عمران۔" فیاص بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "اخبار تو تم پڑھ ہی چکے ہو گے.... ساحلاب کے سانحے نے پورے محکمہ سراغرسانی کو ہلا کر رکھ دیا ہے.... معمولی بات نہیں ہے' انیس آدمی کا اس طرح مرجانا۔"

"اللہ انہیں جوار کے کھیت میں.... نن.... نہیں.... جوار رحمت میں.... ہاں.... جوار رحمت میں جگہ دے.... آمین۔"

"میری مدد کرو عمران۔"

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"ارے کس کس معاملے میں مدد کروں۔" عمران نے آنکھیں نکالیں۔

"تم نے ابھی ہاروے کے قتل کے سلسلے میں بھی کچھ نہیں کیا۔"

"بہت کچھ کر رہا ہوں.... تم فکر نہ کرو.... یہ میرا وعدہ ہے کہ اس مرتبہ سہرا تمہارے ہی سر باندھوں گا چاہے تم دوسری شادی کرو یا نہ کرو۔"

"فی الحال ہاروے کے معاملے کو چھوڑو.... ساحلاب والا چکر زیادہ سنگین ہے۔"

"گیارہ آدمیوں کو گرفتار تو کر لیا گیا ہے۔"

"انہیں تو محض اس لئے گرفتار کیا گیا ہے کہ اخبارات زیادہ لعن طعن نہ کر سکیں.... میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ انہیں اس معاملے میں ملوث کرنا حماقت ہو گی.... ارے وہ معمولی قسم کے جرائم پیشہ ہیں.... ان کو اس سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔"

"پھر کس کو فائدہ پہنچ سکتا ہے؟" عمران نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"عقل چکر میں ہے.... بظاہر تو دستی بموں کا استعمال ایک احمقانہ اور بے مقصد حرکت معلوم ہوتا ہے.... فی الحال میں یہی سمجھ سکا ہوں کہ یہ حرکت محض اس لئے کی گئی ہے کہ وہ غیر ملکی وفد اپنے مظاہر جاری نہ رکھ سکے.... گو کہ اس سے بھی کسی کو کوئی فائدہ پہنچنے کا امکان نظر نہیں آتا.... لیکن فی الحال اس کے علاوہ کچھ نہیں سوچا جا سکتا۔"

"بہت اچھے سوپر فیاض.... بعض اوقات تم بہت ذہین ثابت ہونے لگتے ہو۔"

"کیا میں تمہارے اس جملے کو طنز سمجھوں؟

"ہرگز نہیں! فی الحال میں بھی یہی اندازہ قائم کر سکا ہوں.... خیر.... تم جاؤ.... میں دیکھوں گا اس معاملے کو بھی۔"

"لیکن...."

"بس اب جاؤ۔" عمران نے ہاتھ ہلا کر کہا۔ "میں ناشتے کے بعد سر کے بل کھڑا ہونے کا عادی ہوں.... تمہارے آ جانے کی وجہ سے ایسا نہیں کر سکا.... سر کے بل کھڑا ہو کر مجھ پر الہامی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور بڑے بڑے رازہائے سربستہ خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔"

فیاض چند لمحے غور سے عمران کی طرف دیکھتا رہا پھر ایک طویل سانس لے کر کھڑا ہوتا ہوا بولا۔

"اچھی بات ہے.... میں چلتا ہوں۔"

"خدا حافظ۔" عمران نے کہا۔

اسی وقت ٹیلیفون کی گھنٹی بجی اور فیاض نہ جانے کیوں جاتے جاتے رک گیا۔

"ہیلو۔" عمران نے ریسیور اٹھا کر کہا۔

"عمران! میں روشی ہوں.... کیا تم گھر ہی پر ہو۔"

"اگر نہ ہوتا تو تمہارا فون کس طرح ریسیو کرتا۔" عمران نے خواہ

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

مخواہ چڑچڑاہٹ کا مظاہرہ کیا۔

"میں آ رہی ہوں.... کہیں چلے مت جانا۔"

"اچھا۔" عمران نے جھٹکے سے کہا اور سلسلہ منقطع کر دیا۔

"فیاض اسے ٹٹولنے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

عمران نے کرسی کی پشت گاہ سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لیں.... ایسا معلوم ہوا جیسے وہ فیاض کے وجود سے بے خبر ہو.... سمجھ رہا ہوں کہ فیاض جا چکا ہے۔

"تم سے رابطہ قائم کرنے کا ذریعہ کیا ہو سکتا ہے؟" فیاض بولا۔

"ہائیں!" عمران نے چونک کر آنکھیں کھول دیں۔ "ابھی تم یہیں کھڑے ہو سوپر فیاض۔"

"پچھلے دنوں جب بھی میں نے تمہیں فون کیا سلیمان سے یہی پتا چلا کہ تم موجود نہیں ہو۔"

"تمہارے ہی لئے مارا مارا پھرتا رہتا ہوں۔"

"وقت ضرورت تم سے کس طرح رابطہ قائم کر سکتا ہوں۔"

"وقت ضرورت میں خود ہی رابطہ قائم کر لیا کروں گا.... تم فکر نہ کرو۔"

پھر فیاض چلا گیا اور عمران نے دوبارہ آنکھیں بند کر لیں.... تمام واقعات اس کے ذہن میں گڈمڈ تھے.... وہ انہیں ترتیب میں لاتا چلا گیا۔

ہاروے فیاض کے پاس گیا تھا اور اس نے فیاض کو بتایا تھا کہ اس

کے گھر میں آدھی رات کے بعد چند نامعلوم آدمیوں کی پراسرار آمد و رفت ہوتی ہے.... وہ وہاں کیوں آتے تھے اور کیا کرتے تھے.... ہاروے کو اس کا علم نہیں تھا.... لیکن فیاض نے اس معاملے پر زیادہ توجہ نہیں دی.... بس اپنے ایک ماتحت کو ہاروے کے بنگلے کی نگرانی پر مقرر کیا اور خود عمران کے پیچھے وقت ضائع کرتا رہا۔

اسی رات کو ایک ایسی عورت عمران کی نظروں میں آئی جس کے پرس سے زولا نے ایک پرچہ نکالا تھا.... عمران کی دانست میں وہ عورت اس بات سے بے خبر نہیں تھی.... اس لئے عمران کو ان پر توجہ دینا پڑی.... پھر جو حالات سامنے آئے ان سے ظاہر ہوا کہ وہ عورت مسز ہاروے تھی اور ہاروے کو اسی رات قتل کر دیا گیا تھا۔

لاش کے پاس خود سے لکھی ہوئی ایک تحریر ملی جس سے جیبی کارنر روشنی میں آیا.... فیاض کا خیال تھا کہ وہ تحریر ہاروے ہی کی ہے لیکن عمران اس سے پوری طرح متفق نہیں تھا کیونکہ لاش اس حالت میں ملی تھی کہ خنجر اس کے سینے میں پیوست تھا.... عمران کی دانست میں یہ بات غیر فطری تھی.... اس کی دانست میں ہونا یہ چاہیے تھا کہ ہاروے پہلے اپنے سینے سے خنجر نکالتا.... سینے میں خنجر کی موجودگی تکلیف دہ ہوتی ہے اور تکلیف سے چھٹکارا (اگر مکان میں ہو" حاصل کرنا انسانی جبلت ہے.... لیکن ہاروے نے ایسا نہیں کیا.... اس کا مطلب اس کے علاوہ کیا نکلتا کہ اسے مرنے سے قبل اتنا وقت نہیں ملا تھا کہ وہ اپنے سینے سے خنجر نکالتا.... لہٰذا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

جب اسے وقت ہی نہ ملا تو اس نے وہ تحریر کیسے چھوڑی۔

عمران کو شبہ تھا کہ وہ تحریر ہاروے کی نہ ہو گی.... ممکن تھا کہ قاتل ہی نے پولیس کو غلط راستے پر ڈالنے کے لئے ایسا کیا ہو۔

عمران کو اس بات کا افسوس تھا کہ وہ جائے واردات کا معائنہ نہیں کر سکا.... اگر اس کا موقعہ ملا ہوتا تو وہ اس تحریر کے بارے میں یقینی طور پر کسی آخری نتیجے پر پہنچ جاتا.... اسے اس کا موقع نہیں ملا تھا اس لئے اس نے اس امکان کو بھی نظرانداز نہیں کیا کہ وہ تحریر ہاروے کی بھی ہو سکتی ہے۔

اس اسٹیج پر آنے کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ ہاروے نے اپنے قاتلوں کے نام لکھنے کی بجائے صرف "جپسی کارنر" کیوں لکھا؟

قیاساً" یہ سمجھا جا سکتا تھا کہ وہ اپنے قاتلوں کے نام سے واقف نہیں تھا لیکن اسے یہ بات معلوم تھی کہ اس کے قاتلوں کا تعلق جپسی کارنر سے ہے.... ممکن ہے اس نے اپنے قاتل یا قاتلوں کو اکثر و بیشتر جپسی کارنر میں دیکھا ہو.... اگر ایک بار دیکھا ہوتا تو اس کی نظروں میں جپسی کارنر کی اہمیت نہ ہوتی.... تو پھر یہی ہو سکتا تھا کہ اس کا یا اس کے قاتل جپسی کارنر کے روزانہ کے آنے جانے والوں میں سے ہوں۔

عمران نے جوزف کو جپسی کارنر میں متعین کر دیا.... جوف وہاں آنے جانے والوں کی تصویریں لینے لگا.... تین چار دن کی تصویروں کا معائنہ کرنے کے بعد عمران کو جپسی کارنر میں روزانہ آنے والوں کا پتہ چل

جاتا.... پھر وہ ان لوگوں کو الگ الگ چیک کرتا اور اندازہ لگاتا کہ ان میں سے کون ہاروے کا قاتل ہو سکتا ہے۔

یہ ایک لمبا طریقہ کار تھا لیکن عمران کے سامنے اور کوئی راستہ بھی نہ تھا۔

پھر جوزف کو اغوا کر لیا گیا.... اغوا کرنے والا جپسی کارنر کا مالک شنکو تھا.... اس کے علاوہ کسی کے لئے یہ بات کس طرح ممکن ہوتی کہ جوزف کی شراب میں خواب آور دوا انجکٹ کرا سکے۔

اب عمران کو اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ اس نے جپسی کارنر کے مالک کی طرف توجہ دینے کی بجائے گاہکوں کے بارے میں تفتیش شروع کر دی۔

جوف کے اغواء سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ خون سے لکھی ہوئی تحریر کا اشارہ دراصل شنکو ہی کی طرف تھا۔

شنکو نے جوزف کو مسز ہاروے کا آدمی سمجھا تھا.... اس سے یہ بات ظاہر ہوتی تھی کہ مسز ہاروے اور شنکو میں کسی قسم کی مخالفت تھی۔

اب عمران پھر یہ سوچ رہا تھا کہ وہ خونی تحریر ہاروے کی نہیں تھی.... ممکن ہے اسے اس کی بیوی ہی نے قتل کیا ہو اور پولیس کو شنکو کی طرف متوجہ کرنے کے لئے وہ تحریر لکھ دی ہو.... ہاروے کی انگلیاں خون میں ڈبو دی ہوں تاکہ پولیس اسے ہاروے ہی کی تحریر سمجھے۔

مسز ہاروے اور شنکو کے مخالفانہ جذبات اس سے بھی ظاہر ہوتے کہ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

آج ایک نامعلوم آدمی نے مسز ہاروے کی نگرانی کی تھی اور بعد میں وہ چپسی کارنر میں گیا تھا.... اس سے یہ بات ظاہر ہوتی تھی کہ اس کا تعلق شنکو سے ہو گا۔

عمران ان تمام واقعات پر غور کر ہی رہا تھا کہ روشی آ گئی۔

"آہا.... بڑا اچھا ہوا تم آ گئیں"۔ عمران چھوٹتے ہی بولا.... "ہو سکتا ہے تم مجھے وہ بات بتا ہی دو۔"

"کیسی بات؟

"تم نے فرائیڈ کو تو پڑھا ہی ہو گا۔"

"کیوں! نہیں مجھے نفسیات جیسے خشک مضامین سے کبھی دلچسپی نہیں رہی۔"

"آہ! یہ بہت بری بات ہے۔" عمران نے دردناک لہجے میں کہا۔ "دراصل فرائیڈ نے ایک مرتبہ انسان اور گدھوں کی جبلتوں پر نفسیاتی تجزیہ کر کے کوئی بات ثابت کی تھی لیکن اس وقت مجھے یاد نہیں آ رہا ہے کہ وہ بات کیا تھی۔"

"ہوں! تو تم اس وقت ڈھنگ سے گفتگو کرنے کے موڈ میں نہیں ہو.... اچھا تو پھر میں چلتی ہوں۔"

"یہ میں بھی جانتا ہوں کہ تم چلتی ہو.... اگر ایسا نہ ہوتا تو یہاں کیسے آتیں.... مطلب یہ کہ.... ارر.... بیٹھو.... تم تو کھڑی ہی ہو گئیں.... شاید تم مجھے چل کر دکھانا چاہتی ہو.... نہیں بھئی.... اس کی ضرورت نہیں.... میں

ویسے ہی یقین کر چکا.... بیٹھو.... بیٹھو۔"

روشی جو واقعی کھڑی ہو گئی تھی ایک جھٹکے سے بیٹھ گئی اور عمران کو گھورتی ہوئی بولی۔

"اب اگر تم نے غیر سنجیدگی سے ایک لفظ بھی بولا تو پھر ایک منٹ کے لئے بھی نہیں رکوں گی۔"

"اچھا.... اچھا۔" عمران نے سر ہلا دیا۔

روشی چند لمحے خاموش رہی اور پھر اس نے کہا۔

"میں نے جو دو ایک باتیں معلوم کی ہیں وہ بظاہر کوئی خاص نہیں.... لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ تمہارے لئے خاص ہی ثابت ہوں۔"

"کہتی رہو۔"

"یہ تو تمہیں معلوم ہی ہے کہ اپنا آخری شو پیش کرنے بعد کلورا اور زولا ہی ڈائمنڈ میں جا بیٹھتے ہیں اور وہاں لڑکے لڑکیوں کی اچھی خاصی بھیڑ ان کے ساتھ لگ جاتی ہے.... زولا اور کلورا ان لوگوں سے بڑی بے تکلفی سے پیش آتے ہیں.... جو خاص بات میں نے محسوس کی وہ یہ ہے کہ زولا گفتگو کے موضوع کو بڑی خوبصورتی سے یہاں کے سیاسی حالات کی طرف موڑ دیتا ہے.... پھر دوسرے تو سیاسی باتوں میں الجھ کر رہ جاتے ہیں.... لیکن کلورا اور زولا پھر اس معاملے میں ایک لفظ زبان سے نہیں نکالتے.... بس خاموشی اور توجہ سے دوسروں کی باتیں سنتے رہتے ہیں.... غالباً اس طرح وہ ان لوگوں کے سیاسی شعور اور خیالات کا اندازہ لگانے کی کوشش

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کرتے ہیں.... یہ مباحثے دو دو اڑھائی اڑھائی گھنٹے تک ہوتے رہتے ہیں.... دوسری خاص بات یہ کہ میں نے کلورا کو ایک نوجوان کی طرف بہت زیادہ جھکتا ہوا محسوس کیا ہے۔"

"نیند میں ہوتی ہو گی۔" عمران بول پڑا۔

"کیا مطلب؟" روشی اسے گھورنے لگی۔

"نیند میں آدمی اونگھنے لگتا ہے اور اونگھنے کا مطلب ہے ادھر ادھر جھکنا.... وہ بھی جھک گئی ہو گی۔"

"ہوں۔" روشی غصیلی آواز میں بولی۔ "تو تم تفصیل نہیں جاننا چاہتے۔"

"آہا۔" عمران سنبھل کر بیٹھتا ہوا بولا۔ "تو ابھی کچھ اور باقی ہے میں سمجھا تھا تمہاری بات ختم ہو گئی ہے۔"

"ختم ہی سمجھو۔" روشی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔" عمران نے جھپٹ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ "اب ایسی بھی کیا جلدی.... چائے پی کر جانا.... اے سلیمان.... چائے۔" عمران نے ہانک لگائی۔

"نہیں.... میں چائے نہیں پیوں گی۔"

"پی لو.... اللہ کے واسطے۔" عمران گھگھیایا۔ "ورنہ مجھے ہمیشہ قلق رہے گا۔"

روشی کو ہنسی آ گئی۔

"تم عجیب الو ہو۔" وہ ہنستی ہوئی بیٹھ گئی۔

عمران نے سعادت مندانہ انداز میں سر جھکا دیا جیسے "عجیب الو" ہونا تسلیم۔

"تم کیا سمجھتے ہو۔" روشی بولی۔ "میں نے اس نوجوان کے بارے میں معلومات حاصل کی ہوں گی یا نہیں۔"

"ضرور کی ہوں گی۔" عمران نے پلکیں جھپکاتے ہوئے کہا۔ "تمہاری جگہ اگر جولیا ہوتی تو میں اس سے یہ توقع نہ کرتا مگر تم.... ہاں تو وہ معلومات کیا ہیں؟"

"تم نے شاید اس نوجوان کا نام سنا ہوا ہو.... الطاف بٹ.... طالب علم لیڈر۔"

"الطاف بٹ۔" عمران بڑبڑا کر چپ ہو گیا.... انداز ایسا ہی تھا جیسے ذہن پر زور ڈالنے کی کوشش کر رہا ہو.... پھر وہ بولا۔ "ٹھیک ہے.... مجھے یاد آ گیا.... وہی جو کچھ عرصہ ہو سیفٹی ایکٹ کے تحت جیل جا چکا ہے۔"

"مجھے اس کا علم نہیں کہ وہ جیل جا چکا ہے یا نہیں۔"

"اس کے بال بھورے ہیں؟"

"ہاں۔"

"باریک ترشی ہوئی مونچھیں رکھتا ہے؟"

"ہاں۔"

"ٹھیک ہے! وہی ہو گا.... تو کلورا اس کی طرف جھک رہی ہے۔"

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"ہاں۔"

عمران کے چہرے پر تشویش کے آثار پیدا ہو گئے۔

"کیوں؟" روشی اسے ٹٹولنے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ "کیا کلورا کا اس کی طرف جھکنا کوئی ایسی بات ہے جو تمہارے لئے پریشان کن ہو۔"

"الطاف کا رویہ اس کے ساتھ کیا ہے؟

"جب تک وہ ایک میز پر رہتے ہیں الطاف کی نظریں ان پر جمی رہتی ہیں.... گفتگو کے دوران میں بھی وہ مخاطب کسی اور سے ہوتا ہے لیکن نظریں کلورا کی طرف رہتی ہیں.... اور وہ بھی اسے دیکھ دیکھ کر مسکراتی رہتی ہے۔"

"یعنی کہ یوں.... یوں۔" عمران نے شرمیلے سے انداز میں مسکرانے کی کوشش کی اور اس کی کان کی لویں تک سرخ ہو گئیں۔

"تم تو مکمل بھانڈ ہو۔"

"اچھا.... اور کچھ؟" عمران نے سنجیدہ ہو کر پوچھا۔

"آخری بات یہ کہ وہ دونوں آج رات کو ساڑھے گیارہ بجے اورینٹل ہوٹل کے اسنیک بار میں ملیں گے۔" روشی نے بتایا۔ "کل رات اپنے پہلے شو کے اختتام پر الطاف کلورا سے ملا تھا.... یہ ملاقات اس کیبن میں ہوئی تھی جو موت کے کنویں سے منسلک ہے.... ارے ہاں.... اچھا خیال آیا.... کل رات وہ دھماکے کیسے تھے؟

"اچھے تھے.... بڑی عمدہ آواز تھی ان کی۔"

"میں پوچھتی ہوں وہ ہوئے کیسے تھے؟

"دستی بموں سے ہوئے تھے۔"

"بم پھینکنے والا کون تھا؟ روشی غرائی۔

"میرے خالو کے سالے کا چچا۔" عمران نے جھلائے ہوئے انداز میں کہا اور پھر بولا۔ "کیا تم مجھے روشن ضمیر سمجھتی ہو۔"

"میرا خیال ہے کہ وہ حرکت تمہاری تھی۔"

"کیا!!!" عمران کی آنکھیں نکل پڑیں۔

"ہاں میرا خیال یہی ہے۔" روشی نے کہا۔ "شاید تم نے اپنے ماتحتوں سے کام لیا ہو گا۔"

"بھلا اس کا مقصد کیا ہوتا۔" عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"تمہاری حرکتوں کا مقصد ذرا دیر میں سمجھ آتا ہے۔"

"تمہاری ذہانت تو اس وقت چھلانگیں لگانے لگی"۔ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تو وہ سب کچھ تم نے نہیں کروایا تھا؟

"ارے میرا دماغ خراب ہے کیا۔"

"پھر وہ حرکت کس کی تھی؟"

"میں نے کہا تو کہ میرے خالو کے سالے کا چچا۔" عمران نے منہ بنا کر کہا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

روشی کسی سوچ میں ڈوب گئی.... شاید اسے بھی ابھی عمران کی بات پر یقین نہیں آیا تھا۔

اچانک عمران دہاڑا۔ "سلیمان!"

"جی صاحب۔" باروچی خانے سے آواز آئی۔

"ابے چائے کے لئے کہا تھا۔"

"لا رہا ہوں صاحب۔"

عمران ہونٹوں ہی ہونٹوں میں کچھ بڑبڑا کر رہ گیا.... انداز ایسا ہی تھا جیسے سلیمان کو برا بھلا کہہ رہا ہو۔

روشی بدستور سوچ میں ڈوبی رہی۔

○☆○

عمران نے اس رات جب اورینٹل ہوٹل کے اسنیک بار میں قدم رکھا تو اس کے جسم پر قاعدے کے کپڑے تھے.... کوٹ پتلون قمیض ٹائی.... اور فلیٹ ہیٹ کے رنگوں کا انتخاب ایسا نہیں تھا کہ لوگوں کی نظریں اس کی طرف اٹھنے پر مجبور ہوتیں.... مگر وہ اس حماقت کو کہاں لے جاتا جو آنکھ ناک وغیرہ ہی کی طرح اس کے چہرے کا ایک لازمی جزو تھی.... کم از کم عام حالات میں تو ایسا ہی تھا۔

وہ ایک گوشے کی میز پر جا بیٹھا۔

بیشتر میزیں پر ہو چکی تھیں مگر ان میں سے ایک پر بھی کلورا یا الطاف موجود نہیں تھے.... عمران کو اس پر حیرت بھی نہیں ہوئی.... کیونکہ

روشی کے بیان کردہ وقت کے مطابق ابھی ان کے آنے میں پندرہ منٹ باقی تھے۔

ایک ویٹر عمران کے قریب آیا لیکن اس سے پہلے کہ اس کے منہ سے ایک لفظ بھی نکلتا.... عمران نے بڑی خوش اخلاقی سے کہا۔

"کوئی مضائقہ نہیں ہے جناب.... تشریف رکھئے"۔

"جی"۔ ویٹر ٹھٹھک گیا۔

"بیٹھئے.... مجھے کوئی اعتراض نہ ہو گا.... میں خود بھی تنہائی سے گھبراتا ہوں.... اکیلے میں ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے.... جیسے.... جیسے میں الو ہوں"۔ عمران نے آخری الفاظ آگے کی طرف جھکتے ہوئے بڑے رازدارانہ انداز میں کہے اور پھر احمقانہ انداز میں ہنس پڑا.... اس کے بعد فوراً سنجیدہ ہو کر آہستہ سے بولا۔ "لیکن آپ کسی کو بتائیے گا مت ورنہ لوگ مجھے اور الو بنائیں گے"۔

ویٹر کا منہ ایک بار کھلا اور بند ہو گیا.... پھر وہ جلدی سے بولا۔

"میں ویٹر ہوں جناب"۔

"کتنا ویٹ اٹھا سکتے ہو؟" عمران نے تڑ سے پوچھا۔

"جی!"

"میرا ویٹ تو ڈیڑھ سو پونڈ ہو گا.... کیا تم مجھے اٹھا سکو گے؟"

"میں بیرا ہوں جناب.... بیرا"۔

"بیوقوف بناتے ہو"۔ عمران نے غصیلی آواز میں کہا۔ "اتنی دیر سے

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

میری باتیں سن کر جواب دے رہے ہو اور اب کہتے ہو کہ بہرہ ہوں"۔

"بہرہ نہیں جناب.... بیرا"۔ ویٹر جھنجھلا گیا۔ "بے.... را"

"بے.... را.... یہ تو اسے کہتے ہیں جو.... جو.... ہا.... دیکھو.... وہ لے آؤ.... کافی.... اسٹرونگ"۔ عمران پلکیں جھپکاتا ہوا دروازے کی طرف دیکھنے لگا جہاں الطاف کھڑا ہوا چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔

"ویٹر عمران کو عجیب سے انداز میں دیکھ کر ہونٹوں ہی ہونٹوں میں کچھ بڑبڑاتا ہوا وہاں سے چلا گیا....!

الطاف ایک خالی میز پر جا بیٹھا .... وہ اس طرح بیٹھا تھا کہ دروازے پر نظر رکھ سکے .... عمران کی طرف اس کی سائیڈ تھی۔

آج کا دن عمران نے اس کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہوئے گزار دیا تھا۔

اسٹوڈنٹس لیڈر کی حیثیت سے الطاف بہت زیادہ شہرت رکھتا تھا.... اخبارات میں آئے دن اس کی تصویریں آتی رہتی تھیں ایک بڑے گھرانے کا چشم و چراغ تھا لیکن اس کے والدین اس کی سرگرمیوں سے (جو حکومتوں کی نظروں میں ناپسندیدہ نظروں سے دیکھی جاتی تھیں) نالاں تھے۔

حقیقت جو کچھ بھی رہی ہو لیکن حکومت کا خیال تھا کہ طلباء کے مظاہرے عموماً الطاف ہی کے اشارے پر ہوا کرتے تھے.... اور یہ حقیقت بھی تھی کہ وہ طلباء میں بہت زیادہ مقبول تھا.... اسے کالج کی زندگی ایسی بھائی تھی کہ گذشتہ چھ سال سے بی۔اے فائنل میں لٹکا ہوا تھا.... بورڈ آف

ایجوکیشن کی مقتدر ہستیاں نہ جانے کیوں اس سے بہت زیادہ خائف رہتی تھیں ورنہ وہ کبھی کا کالج سے نکالا جا چکا ہوتا۔

عمر تیس اکتیس سال کے قریب رہی ہو گی .... نکلتا ہوا قد اور ورزشی جسم رکھتا تھا .... باریک ترشی ہوئی مونچھیں اس کے چہرے پر بہت بھلی معلوم ہوتی تھیں .... لیکن مجموعی طور پر اس کی شخصیت ایسی نہیں تھی کہ لڑکیاں بے تحاشہ اس کی طرف جھکتیں.... پھر یہ کس طرح ممکن تھا کہ کلورا جو خود بھی کافی خوبصورت تھی الطاف کو پسند کرنے لگتی.... عمران اس بات پر قیامت تک بھی یقین نہ کرتا.... اس کی دانست میں کوئی لمبا چکر تھا۔

الطاف نے اپنی کرسی پر پہلو بدلا اور سگریٹ جلانے لگا.... اس کی نظریں دروازے ہی کی طرف تھیں۔

ویٹر کافی لے کر عمران کی میز پر آیا اور ٹھیک اسی وقت کلورا سینیک بار میں داخل ہوئی۔

الطاف شاید بے اختیار ہو کر ہی اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا.... اس کے کھڑے ہونے پر کلورا کی نظریں یکلخت اس پر پڑھیں اور پھر وہ مسکراتی ہوئی اس کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

دوسری میزوں پر بیٹھے ہوئے کچھ لوگوں نے کلورا کی طرف دیکھا اور ان میں سے چند نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کچھ کہا.... غالباً وہ کلورا کی موت کے کنویں میں دیکھ چکے تھے اور اب اس کے بارے میں اپنے ساتھیوں کو بتا رہے تھے۔

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تھوڑی ہی دیر بعد الطاف اور کلورا کی میز پر شراب کی ایک بوتل.... سوڈے کا سائفن.... اور دو گلاس نظر آئے۔

عمران کافی کی چسکیاں لیتا ہوا تھوڑے تھوڑے وقفے سے ان کی طرف دیکھ لیتا تھا۔

وہ دونوں مسکرا مسکرا کر باتیں کر رہے تھے.... الطاف کے انداز سے ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے کلورا کا اشارہ پاتے ہی اپنی گردن کاٹ کر اس کے قدموں میں رکھ دے گا.... کلورا بھی اسے بڑی میٹھی میٹھی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

عمران یہاں محض اس لئے آیا تھا کہ ان دونوں پر نظر رکھ سکے.... دراصل وہ اندازہ کرنا چاہتا تھا کہ الطاف سے محبت کا ڈھونگ رچا کر کلورا اس سے کیا کام لینا چاہتی ہے۔

مگر ان کی میز پر بادہ نوشی کا سامان مہیا ہوتے دیکھ کر عمران کو بڑی کوفت ہوئی کیونکہ اب یہیں پر دو تین گھنٹے گزر جانا معمولی بات ہوئی۔

لیکن ایسا ہوا نہیں.... پون گھنٹے سے زیادہ نہیں گزرا ہوگا کہ انہوں نے بل کی ادائیگی کر دی.... الطاف نے شراب کی بوتل بند کر کے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لی اور پھر وہ دونوں وہاں سے اٹھ گئے۔

عمران اپنا بل پہلے ہی ادا کر چکا تھا اس لئے وہ بھی بلا تاخیر اٹھ کھڑا ہوا.... اس کا خیال تھا کہ اب وہ ہوٹل سے نکل کر کہیں اور جائیں گے مگر ان دونوں نے صدر دروازے کے بجائے عقبی دروازے کا رخ کیا اور

عمران نے ایک طویل سانس لی۔

اورینٹل ہوٹل کے عقبی حصے میں بنے ہوئے باغیچے کا نیم تاریک ماحول رومانی جوڑوں کو بہت پسند تھا.... عمران نے وہاں کے بارے میں بہت سے واقعات سن رکھے تھے لیکن وہاں جانے کا اتفاق آج پہلی بار ہوا تھا۔

الطاف اور کلورا ایک ایسی جگہ جا بیٹھے جہاں وہ دوسروں کی نظروں سے چھپے رہ سکتے تھے۔

عمران گھاس پر رینگتا ہوا اس بڑے سے پودے کے قریب پہنچ گیا جس کے دوسرے طرف وہ دونوں تھے۔

"اوہ کلورا.... کلورا....!" الطاف جذبات سے کانپتی ہوئی آواز میں کہہ رہا تھا۔ "تم نے مجھے دیوانہ بنا دیا ہے۔"

کھنکھناتی ہوئی ہنسی کی آواز سنائی دی اور پھر کلورا نے کہا۔

"تم واقعی دیوانے ہوئے جا رہے ہو.... اطمینان سے بیٹھو.... جوتے اتار دو.... گھاس پر ننگے پاؤں ہونا بڑا اچھا لگتا ہے.... اوہ! تم پھر بوتل نکال رہے ہو.... کہیں کنٹرول سے باہر نہ ہو جانا۔"

"ابھی میں نے زیادہ تو نہیں پی.... صرف دو پیگ۔"

"میں اتنا ہی پینا پسند کرتی ہوں کہ بس ہلکا سا سرور ہو جائے.... گہرا نشہ بڑی واہیات چیز ہے.... اور پھر ہم اس وقت جو باتیں کریں گے وہ ایسی ہی ہیں کہ پورے ہوش و حواس میں کی جائیں۔"

"بس ایک پیگ اور پیوں گا۔"

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دفعتاً" عمران چونک کر پلٹا.... سرسراہٹ کی آواز اسی طرف سے آئی تھی.... ادھر مکمل اندھیرا تھا.... عمران کسی کو دیکھ تو نہ سکا اس کی چھٹی حس بتا رہی تھی کہ کوئی رینگتا ہوا اسی طرف آ رہا ہے۔

عمران پہلو کے بل لڑھکتا ہوا اپنی جگہ سے کچھ دور ہٹ گیا اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اندھیرے میں گھورنے لگا۔

ذرا ہی دیر بعد ایک آدمی کا سایہ دکھائی دے گیا.... وہ ٹھیک اسی جگہ پہنچ کر رکا تھا جہاں لیٹے لیٹے عمران نے خطرے کی بو سونگی تھی۔

اب عمران اپنے فاصلے پر تھا کہ الطاف یا کلورا کی آوازیں نہیں سنائی دی رہی تھیں۔

نامعلوم آدمی سایہ دوسری طرف جھانکنے لگا.... شاید وہ الطاف اور کلورا کو دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا.... پھر اس کا ایک ہاتھ بلند ہوتا نظر آیا.... اس کے ہاتھ میں دکھائی دینے والی چیز ریوالور ہی ہو سکتی تھی.... کم از کم عمران نے یہی اندازہ لگایا۔

عمران کا جسم جھنجھنا گیا.... ایک قتل ہونے والا تھا.... الطاف کا یا کلورا کا.... یہ بات یقین سے نہیں کہی جا سکتی تھی کہ ان میں سے کون مرنے والا تھا.... ممکن ہے اس آدمی کا مقصد ان دونوں ہی کے ٹھکانے لگانا ہو۔

مگر اس ہونے والے قتل کو کیسے روکا جاتا.... عمران اس نامعلوم آدمی سے اتنی دور تھا کہ جب تک اس کے قریب پہنچتا فائر ہو بھی چکا ہوتا....

خود عمران کے پاس ریوالور تھا نہیں کہ وہ اس نامعلوم آدمی کے ہاتھ پر فائر کر کے اسے قتل عمد سے روک سکتا۔

دفعتاً" عمران نے بڑے زور سے ہانک لگائی۔

"خبردار.... ہوشیار.... کون ہے۔"

لیکن وقت ہو چکا تھا.... ریوالور میں سائلنسر لگا ہوا تھا اس لئے بس ہلکی سی "ٹھک" کی آواز ہو کر رہ گئی مگر وہ چیخ.... اس کی آواز تو دور تک لہرا گئی تھی۔

نامعلوم آدمی نے پلٹ کر دوسرا فائر عمران کی طرف جھونک مارا.... آواز سن کر اندازے سے فائر کیا گیا تھا لیکن عمران بال بال بچا.... گولی کی سنسناہٹ اس نے اپنے کان کے قریب محسوس کی تھی۔

پھر چاروں طرف سے ایسی آوازیں سنا دیں جیسے ادھر ادھر بیٹھے ہوئے لوگ دوڑ پڑے ہوں۔

نامعلوم آدمی ایک طرف بھاگا.... عمران نے بھی اس کے پیچھے دوڑ لگائی لیکن دوسرے ہی لمحے اس نے اپنے آپ کو اوندھا گرا دیا.... بس اس نے اتنا محسوس کیا تھا کہ بھاگنے والا پلٹا ہے.... پلٹنے کا مطلب فائر کرنے کے علاوہ کیا ہوتا۔

عمران اس مرتبہ بھی بال بال بچا اور پھر جب وہ اٹھا ہے تو نامعلوم آدمی کو اندھیرا نگل چکا تھا۔

اب بھاگ دوڑ عمران کی دانست میں فضول ہی ثابت ہوتی لہٰذا اب

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اسے یہ فکر ہوئی کہ الطاف زندہ بھی ہے یا مر گیا۔

فائر کے ساتھ ہونے والی چیخ مردانی تھی اس لئے عمران کا خیال تھا کہ کلورا قطعی محفوظ ہوگی۔

خیال ٹھیک ثابت ہوا.... کلورا قطعی محفوظ تھی لیکن الطاف دم توڑ رہا تھا.... گولی اس کے سینے پر لگی تھی۔

ان دونوں کے گرد کافی بھیڑ اکٹھا ہو چکی تھی.... اس بھیڑ میں عورتوں اور مردوں کی تعداد برابر تھی۔

"ایمبولینس" کوئی چیخا.... "ہاسپٹل فون کرو۔"

"بیکار ہے" کلورا نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا.... "یہ ختم ہو چکا۔"

اتنی دیر میں ہوٹل کے منتظمین بھی وہاں پہنچ گئے.... لیکن سبھی بوکھلائے ہوئے نظر آ رہے تھے.... ادھر سے ادھر دوڑتے پھر رہے تھے.... کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہیے.... عمران نے منتظمین ہوٹل میں سے ایک کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔

"پولیس کو فون کیجئے جناب۔"

"پولیس.... اوہ .... ہاں" وہ آدمی بے تحاشا ہوٹل کے دروازے کی طرف بھاگا.... اس پر "سرپٹ" کا گمان کیا جا سکتا تھا۔

عمران نے سوچا کہ اب یہاں سے کھسک ہی لینا چاہیے .... جو کچھ تفتیش ہوگی اس کا علم فیاض کے ذریعے سے ہو ہی جائے گا۔

○○○

دوسری صبح عمران کو تمام حالات کا علم ہو گیا۔

جائے واردات کے اطراف کا جائزہ لیتے ہوئے پولیس کو ایک گولی ایک درخت کے تنے میں پیوست ملی تھی اور ایک گولی کو زمین میں دھنسا ہوا پایا گیا تھا .... ان دونوں گولیوں کی ساخت ایک ہی تھی.... بعد میں پتہ چلا کہ الطاف کے سینے سے برآمد ہونے والی گولی بھی اسی ساخت کی تھی.... گویا تینوں فائر ایک ریوالور سے کئے گئے تھے....

یہ بات پولیس کے لئے مسئلہ بن گئی تھی کہ الطاف کے قاتل نے باقی دونوں فائر کس پر کئے ہوں گے۔

پولیس نے کلورا کو رات بھر پولیس ہیڈ کوارٹر میں روکے رکھا تھا اور اس سے پوچھ گچھ کرتی رہی تھی لیکن کچھ بھی معلوم نہ ہو سکا تھا.... کلورا نے الطاف سے اپنے تعلقات کا ذکر آنے پر کہا تھا کہ وہ صرف دوست تھے۔

پولیس کلورا کی طرف سے مطمئن نہیں ہو سکی تھی لیکن انہیں کوئی ایسا بہانا نہیں مل سکا کہ وہ کلورا کو حراست میں لے سکتے.... دھاندلی اس لئے نہیں چل سکتی تھی کہ کلورا کا تعلق ایک مغربی ملک سے تھا.... وہ پاسپورٹ پر یہاں آئی تھی اس لئے بغیر کسی معقول وجہ یا ثبوت کے اس کی گرفتاری پر اس کے ملک کا سفارت خانہ شدید احتجاج کرتا۔

صبح ہونے پر پولیس نے تھک ہار کر کلورا کو ہیڈ کوارٹر سے جانے کی اجازت دیدی تھی۔

سب سے زیادہ خاص بات جو عمران کو معلوم ہوئی وہ یہ تھی کہ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

جائے واردات کے قریب پودے کے دوسری طرف ایک ماچس پڑی ہوئی ملی تھی اور پولیس نے مصلحتاً اس بات کو چھپا لیا تھا۔

ماچس پر انگوٹھے کا نشان ملا تھا اور پولیس سوچ رہی تھی کہ یہ ماچس قاتل کی بھی ہو سکتی ہے۔

عمران کو بھی اس بات کا یقین تھا کہ کیونکہ ماچس جس جگہ پائی گئی تھی وہیں سے قاتل نے لیٹے لیٹے الطاف پر گولی چلائی تھی.... اس بات کا قوی امکان تھا کہ ماچس اس کی جیب سے نکل گئی ہو۔

تمام معلومات عمران کو فیاض ہی سے حاصل ہو سکی تھیں.... اور اب وہ سوچ رہا تھا کہ اس معاملے کو جلد از جلد نپٹا دینا چاہئے.... اب تک وہ اس کوشش میں لگا رہا تھا کہ کسی طرح ان ہنگاموں کا مقصد دریافت کر لے اور پھر ان لوگوں پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کرے مگر اب حالات ایسے ہو چکے تھے کہ ان کو ڈھیل نہیں دی جا سکتی تھی.... مقصد معلوم ہو یا نہ ہو مگر ان لوگوں کی گرفتاری ہونا ضروری تھی ورنہ ابھی اور نہ جانے کتنے قتل ہو جاتے۔

لیکن گرفتاریاں بھی کچھ آسان کام نہ تھیں.... کافی جدوجہد کے بعد ہی ان لوگوں پر ہاتھ ڈالا جا سکتا تھا۔

عمران کی دانست میں الطاف کو قتل کرنے والا شنکو یا اس کا کوئی آدمی ہو سکتا تھا.... اس کا پتہ لگ جانے پر اسے باآسانی گرفتار کیا جا سکتا تھا کیونکہ ماچس پر اس کے انگوٹھے کا نشان مل گیا تھا۔

عمران نے جپسی کار نر کے چکر لگانا شروع کئے لیکن شنکو یا اس کا وہ گرانڈیل ساتھی کہیں نہ دکھائی دیا۔

معلومات حاصل کرنے پر پتہ چلا کہ اس شرابخانے کا مالک تو شنکو ہی ہے لیکن وہ شرابخانے میں بہت کم آتا جاتا ہے.... شرابخانے کا تمام انتظام اس نے اپنے ایک معتمد کو سونپ رکھا تھا۔

عمران نے اس معتمد کی نگرانی کروائی لیکن اس سے کچھ بھی حاصل نہ ہو سکا۔

جوزف کو اغواء کر کے جارج ٹاؤن کے جس مکان میں لے جایا گیا تھا وہاں قفل نظر آیا۔

پھر عمران نے اس عمارت کی طرف بھی توجہ دی تھی جہاں خاور نے اس آدمی کو جاتے دیکھا تھا جس نے مسز ہاروے کی نگرانی کی تھی۔

اس عمارت سے بھی شنکو یا اس کے گرانڈیل ساتھی کو نکلتے ہوئے نہیں دیکھا گیا.... وہاں صرف دو ہی چہرے نظر آتے تھے مگر وہ کوئی اور تھے.... میک اپ کے امکان کو عمران نے اس لئے نظر انداز کر دیا کہ وہ دونوں آدمی قدو قامت کے لحاظ سے شنکو اور اس کے گرانڈیل ساتھی سے قطعی مختلف تھے۔

صفدر کی طرف سے ملنے والی رپورٹیں ظاہر کرتی تھیں کہ مسز ہاروے اپنے گھر میں مقید ہو کر رہ گئی ہے.... دو ایک مرتبہ وہ برآمدے میں تو نظر آئی تھی لیکن اس نے پھاٹک سے باہر قدم نہیں رکھا تھا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہاروے کے قتل کے سلسلے میں تو اخبارات لے دے کر ہی رہے تھے.... اب الطاف کے قتل پر اور زیادہ شور مچانے لگے۔ اس لعن طعن نے فیاض پر جھلاہٹ طاری کر دی اور وہ گارڈ لے کر جپسی کارنر پر چڑھ دوڑا.... لیکن وہاں اسے کیا ہاتھ لگتا.... اس نے وہاں کے مینیجر سے شراب خانے کے مالک کے بارے میں پوچھا تو اسے جواب ملا کہ شنکو شہر سے باہر گیا ہوا ہے۔

"کہاں" .... فیاض نے غرا کر پوچھا تھا۔

"مم .... مجھے اس کے بارے میں کچھ نہیں معلوم جناب.... وہ اکثر مجھے اطلاع دیئے بغیر بھی شہر سے چلے جاتے ہیں.... میں ان کا ملازم ہوں اس لئے وہ مجھے بتانے کے پابند بھی نہیں ہیں۔"

"جب پابندی نہیں ہے تو پھر تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ وہ شہر سے باہر ہوں گے۔"

"جج .... جی وہ .... دراصل.... اس مرتبہ انہوں نے مجھ سے فون پر صرف اتنا کہا تھا کہ وہ شہر سے جا رہے ہیں اور چند دن بعد آئیں گے۔"

"یہ کب کی بات ہے۔"

"پرسوں کی.... لل .... لیکن جناب.... میری جسارت کو معاف فرمایئے گا آپ کو ان کی تلاش کیوں ہے۔"

"ہاروے نامی آدمی کے قتل کے بارے میں جانتے ہو؟

"جج .... جی ہاں .... کچھ دن ہوئے اخبارات میں اس کے بارے میں

پڑھا تھا۔"

"لیکن یہ بات میں نے اخبارات میں نہیں آنے دی تھی کہ ہاروے نے مرنے سے قبل اپنے خون میں انگلیاں ڈبو کر فرش پر تمہارے شراب خانے کا نام لکھا تھا۔"

"اوہ" مینیجر کے منہ سے اتنا ہی نکلا تھا اور چہرے سے گھبراہٹ ظاہر ہونے لگی تھی۔

"لہٰذا" .... فیاض نے اسے گھورتے ہوئے کہا تھا.... "اب تم مجھے بتا دو کہ شنکو کہاں ہے۔"

"یقین کیجئے جناب .... میں ناواقف ہوں۔"

فیاض نے اسے بہت ٹٹولا تھا مگر شنکو کے بارے میں کوئی خاص بات معلوم نہیں ہو سکی تھی۔

عمران کو جب اس بات کی اطلاع ملی تو اس نے سر پیٹ لیا.... فیاض سے ٹیلی فون پر گفتگو کی اور اس کے اس اقدام پر اسے برا بھلا کہا۔

"تم ہی نے اب تک کیا تیر مار لیا ہے۔" فیاض نے جھلا کر کہا۔

" اب میں تمہارے لئے کچھ نہ کر سکوں گا۔" عمران نے منہ بنا کر کہا.... "تم نے میرے لئے مزید دشواریاں پیدا کر دی ہیں۔"

"جہنم میں جاؤ.... میں خود ہی دیکھوں گا کہ کیا کر سکتا ہوں۔"

"اگر تم دیکھنے یا کچھ کر سکنے کے قابل ہوتے تو رونا ہی کس بات کا تھا۔" عمران نے اوپری ہونٹ دانتوں میں دبا کر کہا اور سلسلہ منقطع کر دیا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اسی دن شام کے اخبارات میں جیپی کارنر پر پولیس کے چڑھ دوڑنے اور ہاروے کی خون سے لکھی ہوئی تحریر کے بارے میں تمام تفصیلات آگئیں اور عمران نے ایک بار پھر اپنا سر پیٹ لیا۔

شنکو غائب تو تھا ہی .... اب اس کا اور زیادہ محتاط ہو جانا یقینی تھا۔

عمران نے کچھ سوچ کر فیصلہ کیا کہ آج رات کو اس عمارت میں گھسے گا جہاں مسز ہاروے کی نگرانی کرنے والے کو جاتے دیکھا گیا تھا۔

آج رات سے غیر ملکی وفد پھر اپنے مظاہرے شروع کرنے والا تھا.... ساحلاب پر ہونے والے ہنگامے کو تین دن گزر چکے تھے اور اپنے اعلان کے مطابق غیر ملکی وفد نے ان تینوں دنوں میں اپنے مظاہرے بند رکھے تھے۔

عمران نے بحیثیت ایکسٹو جولیا کو فون کیا۔

"دیکھو جولیا.... آج شام کو تم اپنے تمام آدمیوں کے ساتھ ساحلاب پر پہنچ جاؤ.... وہاں تم لوگ ایک دوسرے کے ساتھ نہیں رہو گے.... چاروں طرف پھیل جانا۔"

"بہت بہتر جناب .... لیکن...."

"سنتی رہو...." عمران اس کی بات کاٹ کر بولا .... "تین دن ہوئے ساحلاب پر جو ہنگامہ ہوا تھا تمہیں اس کا علم ہو گا ہی .... میں نہیں چاہتا کہ پھر اس قسم کا کوئی ہنگامہ ہو.... تم لوگوں کو اسی بات کا خیال رکھنا ہو گا۔"

"بہت اچھا .... میں سمجھ گئی۔"

عمران نے سلسلہ منقطع کر دیا۔

ساحلاب پر آج پولیس کی کڑی نگرانی ہونا لازمی بات تھی لیکن عمران نے مناسب سمجھا تھا کہ اس کے ماتحت بھی وہاں موجود رہیں تو اچھا ہے۔

اسی رات کو عمران گیارہ بجے کے قریب اس عمارت کے قریب پہنچ گیا جس میں داخل ہونے کا فیصلہ وہ آج دن ہی میں کر چکا تھا۔

عمارت کی پشت پر آ کر اس نے خود کو مکمل تاریکی میں پایا.... یہ ایک پتلی سی گلی تھی.... عمران اندھیرے میں عمارت کی عقبی دیوار کو ٹٹولتا ہوا آگے بڑھنے لگا.... اسے گندے پانی کے پائپ کی تلاش تھی.... عمارتوں میں چوری چھپے داخلے کے لئے وہی تو ایک سیدھا سا ذریعہ ہوتا ہے۔

عمران چھت پر پہنچ گیا.... اب اس نے اپنا چہرہ نقاب میں چھپا لیا تھا.... کچھ دیر تک دم سادھے چھت پر پڑا رہا اور جب کوئی آہٹ نہ سنائی دی تو اس نے اپنی جیب سے پنسل ٹارچ نکال کر جلائی.... زینہ تلاش کرنے میں کسی دشواری کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا.... وہ دبے قدموں نیچے اترنے لگا.... زینے بھی تاریک ہی پڑے تھے اور جب وہ انہیں طے کر کے راہداری میں پہنچا تو وہاں بھی تاریکی ہی تھی۔

عمارت کے بارے میں یہ اندازہ باہر ہی سے دیکھنے پر ہو گیا تھا کہ وہ کافی بڑی ہو گی۔

عمران نے اپنے جوتے اتار کر وہیں ایک گوشے میں چھوڑ دیئے اور ننگے پاؤں آگے بڑھنے لگا تاکہ ذرا بھی آواز نہ ہو سکے۔

وہ ساری عمارت میں چکراتا پھرا.... سبھی کمروں میں تاریکی نظر آئی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تھی لیکن آخرکار ایک کمرہ ایسا مل گیا جہاں روشنی تھی.... وہ کمرہ جس راہداری میں تھا اس میں بھی ایک بلب جل رہا تھا۔

عمران نے کمرے کے دروازے میں لگے ہوئے شیشے روشن دیکھے تھے اور بے اختیار جھک کر اس کے کی ہول سے آنکھ لگا دی تھی۔

سامنے کسی آدمی کا چہرہ تو نہیں نظر آیا لیکن دو ٹانگیں دکھائی دے گئیں جنہیں تپائی پر پھیلا دیا گیا تھا۔

کسی قسم کی آواز بھی نہیں سنائی دے رہی تھی اس لئے عمران نے اندازہ لگایا کہ وہ آدمی اکیلا ہی ہوگا۔

عمران اس کی شکل دیکھنا چاہتا تھا لیکن کی ہول سے یہ بات کم از کم اس طرح تو ناممکن ہی تھی کہ وہ آدمی اسی پوزیشن میں بیٹھا رہتا جس پوزیشن میں تھا۔

دروازے کو شیشوں سے جھانکنا خطرناک ثابت ہو سکتا تھا کیونکہ راہ داری میں بھی روشنی تھی.... اگر عمران دروازے کے شیشوں سے جھانکنے کی کوشش کرتا تو شیشے سے اس کا عکس پڑنا یقینی بات تھی اور یہ بھی ممکن تھا کہ کمرے میں بیٹھے ہوئے آدمی کی نظریں دروازے ہی کی طرف ہوں۔

کمرے کے اندر سامنے والی دیوار میں ایک کھڑکی نظر آ رہی تھی.... اگر عمران اس کے پیچھے پہنچ جاتا تو کمرے میں بیٹھے ہوئے آدمی کو آسانی سے دیکھ سکتا تھا.... اس کھڑکی کے دوسری طرف تاریکی تھی اور ایک شیشہ بھی ٹوٹا ہوا تھا۔

عمران نے برابر والے کمرے کا رخ کیا.... دروازے کو آہستہ سے دھکیلا تو وہ کھلتا چلا گیا.... عمران نے پنسل ٹارچ جلا کر اس کی روشنی کمرے میں ڈالی اور باہر ہی کھڑے کھڑے اندر کا جائزہ لینے کے بعد کمرے میں داخل ہو گیا.... اس کا یہ خیال ٹھیک ہی ثابت ہوا تھا کہ جب اس کمرے کی دوسری طرف کی دیوار میں کھڑکی ہے تو اس راہداری کے دوسرے کمروں میں ہوگی۔

اندر داخل ہو کر اس نے دروازہ بند کیا اور سامنے والی دیوار کی کھڑکی کھول کر دوسری طرف اتر گیا۔

یہ ایک پتلی سی راہداری تھی.... ممکن ہے اس کے اختتام پر باتھ روم وغیرہ ہوں۔

برابر والی کھڑکی کے شیشے روشن دکھائی دے رہے تھے.... عمران نے ایک شیشے سے کمرے میں دیکھا.... یہاں سے وہ آدمی صاف دکھائی دے رہا تھا.... اس کے ہونٹوں میں سگریٹ دبی ہوئی تھی اور وہ کش لیتا ہوا کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔

اور یہ آدمی شنکو کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔

عمران نے مطمئن انداز میں سر ہلایا.... پھر وہ سوچ ہی رہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہئے کہ کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی۔

"کون"؟.... شنکو نے چونک کر پوچھا اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

عمران نے طویل سانس لے کر سوچا کہ اگر وہ اس وقت دروازے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہی پر ہوتا تو آنے والے نے اسے کمرے میں جھانکتے ہوئے دیکھ لیا ہوتا۔
دروازے کے دوسری طرف سے کچھ کہا تو گیا تھا لیکن عمران صاف طور پر سن نہ سکا۔

شنگو اپنی جگہ سے اٹھ کر دروازے کھولنے کے لئے بڑھا۔

○○○

صفدر نے بھی اپنی موٹر سائیکل ساحلاب کے اسی حصے میں روکی جہاں اور بہتیری گاڑیاں کھڑی ہوئی تھیں۔

وہ مسز ہاروے کا تعاقب کرتا ہوا جہاں تک آیا تھا.... بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ مسز ہاروے کے تعاقب کرنے والے کا تعاقب کرتا ہوا آیا تھا۔

اس سفید فام غیر ملکی کی گاڑی صفدر کی موٹر سائیکل سے آگے رہی تھی.... ایک موقعے پر تو صفدر اس کے آگے نکل گیا تھا لیکن ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے غیر ملکی کو دیکھتے ہی وہ ہوشیار ہو گیا تھا اور اس نے اپنے موٹر سائیکل کی رفتار گھٹا دی تھی۔

یہ سفید فارم غیر ملکی وہی آدمی تھا جسے صفدر نے ایک مرتبہ پہلے بھی مسز ہاروے کے تعاقب میں دیکھا تھا اور اس کی اطلاع جولیا کے ذریعے ایکسٹو تک پہنچا دی تھی.... بعد میں خاور نے اسی آدمی کا تعاقب کیا تھا.... بعد میں اس غیر ملکی کی شکل نہیں دکھائی دی تھی اور آج صفدر نے اسے دوسری مرتبہ مسز ہاروے کے تعاقب میں دیکھا تھا۔

اس کی شکل دیکھتے ہی صفدر بہت زیادہ محتاط ہو گیا تھا اور اس نے

اپنی موٹر سائیکل اس کی گاڑی سے کافی فاصلے پر رکھی تھی۔

ساحلاب پر پہنچنے کے بعد مسز ہاروے نے موت کے کنوئیں کا رخ کیا تھا.... وہ سفید فارم غیر ملکی اس کے پیچھے لگا رہا.... صفدر ان سے بہت زیادہ فاصلے پر رہا تھا لیکن اتنی ہوشیاری کے ساتھ کہ انہیں ایک پل کے لئے بھی نظروں سے اوجھل نہ ہونے دے۔

"صفدر".... ایک آواز سنائی دی۔

صفدر نے چونک کر دیکھا.... یہ جولیا تھا۔

"تم یہاں کیسے".... صفدر نے کہا اور اپنی نظریں پھر اسی سفید فام غیر ملکی پر جما دیں۔

جولیا اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگی۔

"ہم سبھی موجود ہیں" جولیا نے کہا.... "حکم ملا تھا کہ یہاں چاروں طرف پھیل جائیں.... غالباً تم مسز ہاورے کے تعاقب میں ہو گے.... وہ کہاں ہے۔"

"مسز ہاروے کا بھی تعاقب کیا جا رہا ہے۔"

"اوہ .... وہ کون ہے۔"

"وہ جو ڈارک بلیو سوٹ میں جا رہا ہے۔" صفدر نے آہستہ سے کہا.... "مسز ہاروے اس کے آگے ہے۔"

"ہوں".... جولیا چند لمحے خاموش رہی اور پھر بولی۔ "تم نے اطلار دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں مقید ہو کر رہ گئی گے۔"

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"ہاں" .... صفدر نے جواب دیا "آج وہ کئی دن بعد اپنے گھر سے نکلی ہے۔"

"وہ جو کشمشی رنگ کے اسکرٹ پر سرخ کوٹ پہنے ہوئے ہے؟"

"وہاں .... وہی .... کیا تم اسے پہلے بھی دیکھ چکی ہو۔"

"نہیں .... یہ میرا انداز تھا .... نیلے سوٹ والے کے آگے جو عورتیں جا رہی ہیں ان میں وہ ایک ہی عورت مغربی لباس میں ہے۔"

"ہوں" .... صفدر نے اور کچھ نہ کہا۔

اس تعاقب کا اختتام موت کے کنویں پر ہوا.... مسز ہاروے ٹکٹ لیکر اوپر چلی گئی .... اس کے چند ہی لمحوں میں بعد وہ غیر ملکی بھی اوپر جا چکا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ تم بھی ٹکٹ لے لو۔" صفدر نے جولیا سے کہا۔

"میں ان کے قریب نہیں ہونا چاہتا۔"

"ٹھیک ہے" .... جولیا نے سر ہلایا۔

"اسی وقت موت کے کنویں کے اندر سے موٹر سائیکل.... اسٹارٹ ہونے کی آواز آئی۔

جولیا نے بھی ٹکٹ لیا اور اوپر چلی گئی۔

صفدر سگریٹ جلا کر وہیں ٹہلنے لگا۔

آج یہاں زیادہ ہجوم نہیں تھا.... غالباً لوگ تین دن پہلے کے واقعے سے خائف تھے اور اس لئے آنے والوں کی تعداد کم تھی.... عورتیں بہت

ہی کم تھیں اور بچے تو اکا دکا ہی نظر آ رہے تھے.... ویسے آج وہاں پولیس کا انتظام بہت سخت تھا۔

ذرا ہی دیر بعد موت کا کنواں ہلنے لگا.... زولا اپنے فن کا مظاہرہ شروع کر چکا تھا۔

صفدر وہیں ٹہلتا رہا.... وہ سوچ رہا تھا کہ یہاں پر مسز ہاروے کی آمد کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔

تفصیلات کا علم صفدر کو نہیں تھا.... جو باتیں اخبارات میں شائع ہوئی تھیں ان سے ظاہر ہو رہا تھا کہ ایکسٹو کو ہاروے کے قتل سے دلچسپی ہے.... بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ وہ قتل سے بھی پہلے ہاروے میں دلچسپی لے رہا ہے کیونکہ قتل کا علم تو بعد میں ہوا تھا اور ایکسٹو کی یہ ہدایت صفدر کو پہلے ہی مل گئی تھی کہ ہاروے کے سلسلے میں تفصیلات حاصل کرے۔

لیکن یہ بات صفدر کی سمجھ میں نہیں آسکی اس کے محکمے کا ہاروے کے معاملے سے کیا تعلق ہو سکتا ہے.... یہ کیس تو سول پولیس کا تھا اور یا پھر اس معاملے سے سی۔بی آر کو دلچسپی ہو سکتی تھی۔

صفدر سوچتا رہا اور ٹہلتا رہا۔

آدھے گھنٹے بعد موٹر سائیکل کا انجن بند ہونے کا احساس ہوا اور لوگ موت کے کنویں سے نیچے اترنے لگے.... دو تین ہی افراد کے بعد جولیا تھی.... وہ تیر کی طرح صفدر کی طرف آئی اور آہستہ سے بولی۔

"تم نے زولا کا مظاہرہ دیکھا ہے۔"

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"ابھی تک اتفاق نہیں ہوا .... کیوں ؟" صفدر کی نظریں موت کے کنویں کی سیڑھیوں کی طرف تھیں اور وہ لوگوں کو نیچے اترتے دیکھ رہا تھا۔

"زولا کلورا کو اپنے ساتھ بٹھا کر بھی موٹر سائیکل چلاتا ہے اور اس وقت کلورا لوگوں کے سوالوں کا جواب دیتی ہے.... طریقہ یہ ہے کہ لوگ اپنا اپنا سوال ایک کاغذ پر لکھ کر ہاتھ آگے بڑھا دیتے ہیں اور کلورا ان لوگوں کے ہاتھوں سے وہ کاغذ جھپٹ لیتی ہے.... پھر موٹر سائیکل پر بیٹھے بیٹھے اسی کاغذ کی پشت پر سوال کا جواب لکھتی ہے .... پھر وہ کاغذ اسی طرح واپس بھی کر دیا جاتا ہے جس طرح وہ اسے کسی کے ہاتھ سے جھپٹتی ہے۔"

صفدر نے مسز ہاروے کو سیڑھیوں سے اترتے دیکھا.... اس کے بعد دو ایک آدمی اور تھے.... ان کے بعد وہ سفید فام غیر ملکی تھا۔

جولیا کہتی رہی.... "مسز ہاروے نے بھی کاغذ پر کوئی سوال لکھا تھا اور کلورا اس کے ہاتھ سے بھی کاغذ جھپٹ لے گئی تھی.... اسی وقت مسز ہاروے کا تعاقب کرنے والا مسز ہاروے کی پشت پر پہنچ گیا تھا.... پھر جب مسز ہاروے کو جواب ملا تو اس نے اسے پڑھے بغیر اپنے بیگ میں رکھ لیا تھا لیکن میرا خیال ہے کہ معمولی سے وقفے کے لئے کاغذ کی پوزیشن ایسی رہی تھی کہ اس کے پیچھے کھڑے ہوئے تعاقب کنندہ نے اسے پڑھ لیا ہوگا۔"

صفدر کنکھیوں سے پارکنگ پلیس کی طرف جاتی ہوئی مسز ہاروے کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"تو کیا تمہارا خیال ہے کہ وہ کوئی خاص تحریر رہی ہوگی"..... صفدر

نے پوچھا۔

"ہاں میرا خیال یہی ہے.... اس غیر ملکی کے چہرے کے تاثرات کی بناء پر میں یہ سمجھنے پر مجبور ہوں"۔

"اچھا خیر.... آؤ" .... صفدر آگے بڑھا کیونکہ سفید فام غیر ملکی مسز ہاروے کے پیچھے کچھ دور نکل چکا تھا۔

"لیکن تم مجھے اپنے ساتھ کہاں لے جا رہے ہو۔" جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ تمہیں اس غیر ملکی پر نظر رکھنا چاہیے۔"

"لیکن وہ مسز ہاروے کے تعاقب میں ہے اور تم اس کے تعاقب میں لگے رہو گے.... پھر میری کیا ضرورت ہے۔"

"ضروری نہیں ہے کہ وہ مسز ہاروے کے تعاقب میں لگا ہی رہے.... شہر پہنچنے کے بعد ان کے راستے جدا بھی ہو سکتے ہیں اور اگر اس وقت بھی نہیں تو جب مسز ہاروے اپنے گھر میں چلی جائے گی تو وہ اپنی راہ لے گا۔"

"ہوں .... لیکن .... ایکسٹو۔" جولیا نے کچھ سوچا اور پھر سر جھٹک کر بولی۔" خیر.... دیکھا جائے گا.... میرا خیال ہے کہ اس معاملے میں ایکسٹو میری حکم عدولی کو نظر انداز کرے گا۔"

"یہی سمجھتے ہوئے میں نے تم سے یہ بات کہی تھی۔"

پارکنگ پلیس میں پہنچ کر مسز ہاروے اپنی گاڑی میں جا بیٹھی اور اندر روشنی کرنے کے بعد اس نے شاید اپنا بیگ کھولا تھا.... پھر ایک پرچہ اس کے ہاتھ میں نظر آیا.... وہ اسے پڑھ رہی تھی.... پڑھنے میں آدھا منٹ بھی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

نہ لگا ہوگا.... پڑھنے کے بعد اس نے وہ پرچہ مسل کر کھڑکی سے باہر پھینک دیا اور کار اسٹارٹ کر دی.... اس نے یہ بھی نہیں دیکھا تھا کہ کسی نے اسے پرچہ پھینکتے ہوئے دیکھا ہے یا نہیں۔

غیر ملکی سفید فام اپنی گاڑی میں جا بیٹھا تھا۔

صفدر نے سرگوشی کرنے والے انداز میں جولیا سے کہا۔ "یہ پرچہ ہمارے کام کا ثابت ہو سکتا ہے۔"

"ہوں" جولیا نے سر ہلایا۔

مسز ہاروے کی گاڑی حرکت میں آ چکی تھی.... اس کے بعد ہی غیر ملکی سفید فام نے بھی اپنی کار چلا دی۔

جولیا ٹہلتی ہوئی آگے بڑھی اور پرچہ اٹھا کر اطمینان سے صفدر کے پاس لوٹ آئی .... پرچہ مڑا تڑا ہوا تھا .... اسے ٹھیک کیا گیا .... ایک طرف لکھا تھا "اب کیا حکم ہے" اس جملے کا انداز سوالیہ تھا اس لئے وہ تحریر مسز ہاروے کی ہو سکتی تھی .... اور دوسری طرف لکھا تھا.... "آج رات ایک بجے سب کو اپنے گھر پر جمع کرو.... میں بھی آؤں گا۔"

غیر ملکی سفید فام اور مسز ہاروے کی گاڑیاں دور نکل چکی تھیں.... صفدر بولا۔

"جلدی کرو.... وہ نکل نہ جائیں .... میرا خیال ہے کہ تمہاری کار بھی یہیں ہوگی"

"ہاں".... جولیا نے کہا۔

پھر وہ اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گئی تھی اور صفدر نے اپنی موٹر سائیکل کا انجن اسٹارٹ کیا تھا۔

شہر تک پہنچنے کا راستہ چونکہ ایک ہی تھا اس لئے انہوں نے ذرا ہی دیر میں ان دونوں کاروں کو جا لیا۔

صفدر نے اپنی موٹر سائیکل جولیا کی کار کے پیچھے رکھی .... وہ سوچ رہا تھا کہ ایکسٹو کو جلد از جلد اس بات کی اطلاع دے دینا چاہیے.... اس پرچے کی تحریر نے صفدر کو الجھن میں ڈال دیا تھا کیونکہ اس سے یہ بات ثابت ہو رہی تھی کہ مسز ہاروے کا زولا اور کلورا سے بھی کوئی تعلق ہے.... ظاہر ہے کہ کلورا کا لکھا ہوا جواب زولا نے بھی پڑھا ہوگا۔

شہر پہنچنے کے بعد غیر ملکی سفید فام نے اپنی گاڑی ایک سڑک پر موڑی .... صفدر یہی سمجھا تھا کہ مسز ہاروے کی گاڑی اس کے آگے ہوگی لیکن جولیا نے اپنی کار کی کھڑکی سے ہاتھ نکال کر اسے اشارہ کیا کہ وہ سیدھا نکلا چلا جائے۔

پھر جولیا کی گاڑی تو سفید فام غیر ملکی کار کے پیچھے اسی سڑک پر مڑ گئی تھی اور صفدر اپنی موٹر سائیکل کو سیدھا لئے چلا گیا تھا .... ذرا ہی دیر بعد اس نے مسز ہاروے کی کار کو دیکھ لیا۔

دوسری طرف جولیا اس سفید فام غیر ملکی کے تعاقب میں لگی رہی.... اس تعاقب کا اختتام ایک ایسی عمارت پر ہوا جس کے نمبر پر نظر پڑتے ہی جولیا نے ایک طویل سانس لی کیونکہ یہ وہی عمارت تھی جس میں ایک بار

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

خاور نے مسز باروے کے تعاقب کنندہ کو جاتے دیکھا تھا۔

جولیا اپنی کار آگے لئے چلی گئی اور پھر پہلا ٹیلی فون بوتھ نظر آنے پر وہیں رک گئی.... مسز باروے کو ملنے والے پرچے کے الفاظ اس کے ذہن میں گھوم رہے تھے اور وہ چاہتی تھی کہ ایکسٹو کو جلد از جلد اس سے باخبر کر دے۔

لیکن اس کی یہ خواہش پوری نہ ہو سکی.... اس نے بار بار نمبر ڈائل کئے.... دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی لیکن ریسیور نہیں اٹھایا گیا.... جولیا تھک ہار کر بوتھ سے نکل آئی اور ذرا ہی دیر بعد اس کی کار کا رخ مسز باروے کے بنگلے کی طرف تھا۔

اس وقت پونے بارہ بجنے والے تھے.... ایک بجنے میں صرف سوا گھنٹہ باقی تھا.... صرف سوا گھنٹہ.... اس کے بعد مسز باروے کے تمام ساتھی اس کے بنگلے پر جمع ہو چکے ہوتے .... زولا بھی وہاں پہنچتا اور پھر وہ سفید فام غیر ملکی .... جولیا سوچ رہی تھی کہ وہ مسز باروے وغیرہ کے مخالفین ہی میں سے ہو سکتا ہے ورنہ اس طرح مسز باروے کا تعاقب کیوں کرتا.... ممکن ہے باروے کے قتل میں اس کا یا اس کے ساتھیوں کا ہاتھ ہوا.... لہٰذا پھر یہ بات بھی یقینی تھی کہ وہ اور اس کے ساتھی آج رات بھی مسز باروے اور زولا وغیرہ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے۔

لیکن زولا کا مسز باروے سے کیا تعلق؟

یہ سوال جولیا کے ذہن میں ابھرا لیکن اس نے اسے جھٹک دیا اور

صرف آج رات کے بارے میں غور کرنا چاہتی تھی.... آج کی رات جو اس کی دانست میں بہت زیادہ اہم تھی.... اتنی اہم کہ آج ہی سب کچھ ہو سکتا تھا.... کم از کم جولیا کی چھٹی حس یہی کہہ رہی تھی کہ اگر ایکسٹو کو اس کی اطلاع ہو جائے تو سارا کیس نپٹ سکتا تھا۔

کیس.... جولیا نے سوچتے ہوئے ایک طویل سانس لی .... ابھی تک تو اسے اس کیس کے سر پیر ہی کا علم نہ تھا....

مسز باروے کی رہائش گاہ کے سامنے گزرتے ہوئے اس نے اپنی کار کی رفتار کم کر دی اور اور کچھ آگے لے جا کر اسے روک ہی دیا .... صفدر اسے نظر نہیں آیا تھا لیکن اسے یقین تھا کہ وہ قرب و جوار ہی ہیں کہیں پوشیدہ ہوگا اور اس نے اس کی کار دیکھ لی ہوگی.... لہٰذا وہ خود ہی قریب آ جائے گا۔

خیال ٹھیک ثابت ہوا.... دو ہی منٹ بعد صفدر اس کی کار کی کھڑکی پر جھکا ہوا کہہ رہا تھا۔

"وہ سیدھی یہیں آئی تھی.... لیکن ایکسٹو کا پتہ نہیں ہے.... میں نے قریب کے ٹیلی فون بوتھ سے رنگ کیا تھا لیکن....؟

"میں بھی کوشش کر چکی ہوں" .... جولیا نے اس کی بات کاٹ کر کہا اور پھر تشویش کن لہجے میں بولی.... "سمجھ میں نہیں آتا وہ کہاں غائب ہے.... اس کو اطلاع ہونا ضروری تھی۔"

"وہ غیر ملکی کہاں گیا تھا" .... صفدر نے پوچھا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"اسی عمارت میں جہاں ایک بار خاور نے بھی مسز ہاروے کے تعاقب کنندہ کو جاتے دیکھا تھا۔"

"وہ تعاقب کنندہ یہی آدمی تو تھا جس کا تعاقب آج تم نے کیا ہے۔"

"پھر اب کیا ارادہ ہے"

"میں ایکسٹو سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کروں گی.... تم نگرانی جاری رکھو۔"

"لیکن اگر ایکسٹو نہ مل سکا۔"

"تو پھر مجبوری ہے.... ہم کچھ نہیں کریں گے.... اچھا اب میں چلتی ہوں.... اس طرح سڑک پر گفتگو کرنا ہمیں مشکوک بنا دے گا.... سڑک پر ٹریفک تو نہیں ہے لیکن ہمیں محتاط رہنا چاہیے.... اچھا میں چلتی ہوں.... ایکسٹو نہ ملا تو واپس ساحلاب چلی جاؤں گی۔"

جولیا کی کار پھر فراٹے بھرنے لگی۔

دو چوراہے چھوڑ کر تیسرے چوراہے پر بائیں جانب مڑ کر ایک ٹیلی فون بوتھ تھا.... جولیا وہیں رکی.... لیکن بے سود.... وہ اس بار بھی ایکسٹو سے رابطہ قائم نہ کر سکی تھی.... دوسری طرف گھنٹی تو بجی تھی لیکن ریسیور نہیں اٹھایا گیا۔

جولیا مایوس ہو کر بوتھ سے نکل آئی.... اگر اسے اس کیس کے بارے میں تفصیلات کا علم ہوتا تو وہ اپنے طور پر کچھ کر گزرنے کا پلان بناتی مگر اس صورت میں جبکہ اسے کچھ بھی نہیں معلوم تھا کوئی قدم اٹھاتے

ہوئے ڈر رہی تھی.... مبادا یہ ایکسٹو کی مرضی کے خلاف ہو اور اسے جھاڑ سننی پڑ جائے۔

ایکسٹو کا ایک پیٹنٹ جملہ جولیا کے ذہن میں گونجنے لگا۔

"تم سے کس گدھے نے کہا تھا کہ تم اپنے طور پر کوئی قدم اٹھاؤ"

جولیا کو ایکسٹو کا یہ جملہ کئی بار سننے کو ملا تھا اور جب بھی ایسا ہوا تھا جولیا ایسا محسوس کرنے لگی تھی جیسے کسی نے برسرِعام اس کے منہ پر جوتا مار دیا ہو لہٰذا اب وہ اس جملے کو سننے سے ڈرتی تھی۔

OOO

ایک بجنے میں دس منٹ پر ایک ٹیکسی مسز ہاروے کے بنگلے کے سامنے پہنچ کر رکی.... اس میں سے ایک آدمی اترا.... کرائے کی ادائیگی کے بعد ٹیکسی کو رخصت کر دیا گیا تھا.... پھر وہ آدمی بنگلے کے کھلے ہوئے پھاٹک سے اندر چلا گیا۔

دو دو تین تین منٹ کے وقفے سے دو ٹیکسیاں اور آئیں.... ہر ایک میں سے ایک ایک آدمی اترا اور ٹیکسی کو رخصت کر کے پھاٹک سے اندر چلا گیا۔

ایک بجنے میں بڑا قلیل سا وقت باقی رہ گیا تھا جب پھر ایک ٹیکسی وہاں آ کر رکی.... اس میں سے تین افراد اترے.... ایک عورت تھی اور دو مرد.... ایک آدمی دیو قامت تھا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ٹیکسی کا کرایہ ادا کرنے کے بعد وہ تینوں بھی اندر چلے گئے۔

سڑک دور تک سنسان پڑی تھی لیکن ایک گلی سے جھانکتا ہوا آدمی یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا.... اس نے اپنی جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر کسی سے رابطہ قائم کر کے اطلاع دینے لگا کہ ابھی ابھی زولا' ہرکولیس اور کلورا مسزہاروے کے بنگلے میں داخل ہوئے ہیں۔

مشکل سے چار یا پانچ منٹ گزرے ہوں گے کہ سڑک پر اس آدمی کے قریب ہی ایک گاڑی آ کر رکی.... اس میں سے پانچ آدمی اترے.... اطلاع دینے والا ان سے جاملا اور پھر وہ چھ افراد مسزہاروے کے بنگلے کی طرف بڑھے۔

سڑک پر بھی سنسان پڑی ہوئی تھی۔

بنگلے کا پھاٹک ابھی بھی کھلا ہوا تھا.... وہ سب ایک کے پیچھے ایک اندر داخل ہو گئے.... کمپاؤنڈ میں تاریکی تھی۔

"تم لوگ یہیں رکو".... ان میں سے کسی نے سرگوشی کی.... "پہلے میں اکیلا ہی آگے جا کر جائزہ لیتا ہوں۔"

پھر پانچ آدمی وہیں رک گئے اور سرگوشی کرنے والا برآمدے کی طرف چلا گیا۔

برآمدہ بھی تاریک ہی پڑا تھا۔

سرگوشی کرنے والا پانچ منٹ بعد لوٹا۔

"چلو.... راستہ صاف ہے۔"

پھر وہ سب کے سب برآمدے میں پہنچے اور دبے قدموں آگے بڑھتے رہے.... جلد ہی وہ ایک ایسے کمرے کے دروازے پر پہنچ کر رکے جس کے اندر سے باتیں کرنے کی آواز آ رہی تھیں۔

سرگوشی کرنے والے نے دروازے پر ہاتھ رکھ کر اسے آہستہ سے دبایا اور شاید محسوس کر لیا کہ وہ اندر سے بند نہیں ہے.... اس نے سرہلا کر اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور پھر زور سے دروازے کو دھکا دیتا ہوا اندر داخل ہو گیا.... اس کے ساتھیوں نے بھی دیر نہیں لگائی تھی۔

"ہینڈز اپ".... وہ سب ایک ساتھ گرجے۔

ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں تھا جس کے پاس ریوالور نہ ہو۔

کمرے میں ایک میز کے گرد بیٹھے ہوئے لوگ چونک پڑے.... یہ زولا ہرکولیس کلورا مسزہاروے اور تین دوسرے آدمی تھے.... ان سب نے اپنے ہاتھ اوپر اٹھا دیئے مگر ان کے چہروں سے کسی قسم کے خوف کا اظہار نہیں ہوا تھا۔

"خوب".... زولا مسکرایا.... "تو تم لوگ آ گئے شنکو کے ساتھیو....

"ہاں.... ہم تم سب کی موت کا پیغام لے کر آئے ہیں" شنکو نے سانپ کی طرح پھنکارتے ہوئے کہا۔

"یہ ایک دلچسپ اطلاع ہے" زولا نے مضحکانہ انداز میں آنکھیں پھاڑ کر کہا۔

"تم اس دلچسپ اطلاع سے زیادہ دیر تک محظوظ نہ ہو سکو گے....

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

میں نے مسز ہاروے سے کہہ دیا تھا کہ تم لوگ یہاں سے چلے جاؤ.... شنکو کے ہوتے ہوئے یہاں کسی دوسرے ملک کو پارٹی کا کوئی کھیل جاری نہیں رہ سکتا"۔

"مجھے بھی اس کا احساس ہے" زولا نے ہنس کر کہا.... "تمہاری وجہ سے اب تک ہمیں کافی نقصان پہنچا ہے اس لئے میں نے سوچا کہ نئے سرے سے کام کا آغاز کرنے سے پہلے تمہیں راستے سے ہٹا دیا جائے۔"

زولا نے کرسی پر بیٹھے ہی بیٹھے اپنی دونوں ٹانگیں فرش پر آگے کو طرف پھیلا دی تھیں.... اس نے بائیں پیر کے جوتے سے ایک ٹائل زور سے دبایا۔

دوسرے ہی لمحے شنکو اور اس کے ساتھیوں کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی.... محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً .... فرش ان کے پیروں کے نیچے سے سرک گیا تھا.... وہ سب تیزی سے نیچے گرے.... کئی ایک کو چیخیں نکل گئی تھیں اور پھر نہ جانے کیسے وہ یوں محسوس کرنے لگے جیسے گیند کی طرح فضا میں اچھل رہے ہوں۔

دراصل اس واقعے نے ذرا سی دیر ان کے حواس ہی زائل کر دیئے تھے.... پھر جب ان کے حواس بحال ہوئے تو انہوں نے محسوس کیا کہ وہ ایک جال میں پھنسے ہوئے ہیں اور وہ جال فرش سے چار پانچ فٹ اوپر لٹکا ہوا تھا۔

چھت کو وہ خلا جہاں سے وہ نیچے گرے تھے فوراً ہی برابر ہو گئی

تھی۔

ان چھ میں سے ایک بھی ایسا نہیں تھا جس کے پاس ریوالور رہ گیا ہو.... بوکھلاہٹ میں ریوالور بھی ہاتھ سے چھوٹ گئے تھے.... انہوں نے ان کو نیچے فرش پر پڑا ہوا دیکھا.... جال کے خانے اتنے چوڑے تھے کہ ان میں سے ریوالوروں کا نکل جانا یقینی تھا۔

"خدا غارت کرے".... شنکو دانت پیسنے لگا۔

"آج مارے گئے".... ایک نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا.... "جب ہم انہیں زندہ چھوڑنے کا ارادہ نہیں رکھتے تھے تو وہ ہمیں کیوں چھوڑ دیں گے"

یہ تہہ خانہ بارہ بائی چودہ سے کم نہ رہا ہوگا.... یہاں بیچ میں ایک میز اور اس کے گرد پانچ کرسیاں پڑی ہوئی تھیں.... میز پر دو ایک کاغذ بکھرے ہوئے تھے.... ایک طرف کی دیوار میں دو سنگی الماریاں تھیں.... ان الماریوں میں فائلیں اور کاغذات بھرے ہوئے تھے۔

"توڑو .... اس جال کو توڑنے کی کوشش کرو ورنہ موت کے علاوہ کچھ نہ ملے گا".... شنکو بڑبڑایا۔

پھر وہ سب پاگلوں کی طرح اس جال سے زور آزمائی کرنے لگے.... اسے دانتوں سے کاٹنے کی کوشش بھی مگر وہ نہ جانے کس چیز سے بنا ہوا تھا کہ ان کی کوئی بھی کوشش بار آور ثابت ہوتی ہوئی نظر نہ آئی۔

دفعتاً ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ایک طرف کی دیوار میں قد آدم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اور ایک گز چوڑی خلا پیدا ہو گئی۔

وہ سب چونک پڑے۔

زولا اور اس کے ساتھی قہقہے لگاتے ہوئے تہہ خانے میں داخل ہو رہے تھے۔

اندر آ جانے کے بعد وہ سب جال سے کچھ فاصلے پر رک گئے اور پھر زولا نے بڑی سنجیدگی سے کہا۔

"کیوں دوستو.... اب تم لوگوں کی طبیعت کیسی ہے؟"

اس پر زولا کے ساتھیوں نے پھر قہقہہ لگایا.... زولا کے ہونٹوں پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔

شنکو دانت پیسنے لگا.... اس کے ساتھی اپنے ہونٹوں پر زبان پھیر رہے تھے.... شنکو دانت پیس کر زولا سے بولا۔

"ہمیں اس جال سے نکالو.... پھر ہم تمہیں اپنی خیریت بتائیں گے"

"ہوں" .... زولا نے ہونٹ سکوڑ کر کہا .... "مردانگی کا سبق دے رہے ہو مجھے لیکن جب تم لوگوں نے ہمیں ریوالور کی زد میں لے رکھا تھا اس وقت تم نے ہم سے یہ نہیں کہا تھا کہ ہم بھی اپنے ریوالور نکال لیں تاکہ برابر کا مقابلہ کر سکے۔"

شنکو اس بات کا کیا جواب دے سکتا تھا.... وہ بس زولا اور اس کے ساتھیوں کو گھورتا رہا۔

مسز ہاروے نے آگے بڑھ کر وہ تمام ریوالور سمیٹ لئے جو جال کے

نیچے پڑے ہوئے تھے۔

کلورا ہنس کر بولی.... "ایسا کرو.... گولیاں نکال کر ان کے ریوالور انہیں واپس کر دو تاکہ یہ انہیں اپنے سر پر مار مار کر خودکشی کر لیں"

"ہاں ایسا ہی ہونا چاہیے" زولا نے کہا۔

اس کے دوسرے ساتھیوں نے بھی تائید کی.... شاید وہ سبھی اس وقت شنکو اور اس کے ساتھیوں کی بے بسی سے لطف اندوز ہونے کے موڈ میں تھے۔

مسز ہاروے نے ریوالوروں سے گولیاں نکال کر اپنے بیگ میں ڈال لیں اور ریوالور میز پر رکھ کر زولا سے بولی۔

"میرا خیال ہے کہ اب انہیں جال سے نکال دیا جائے.... یہ خود ہی ریوالور اٹھا لیں گے"

"ٹھیک ہے" .... زولا نے کہا۔

شنکو اور اس کے ساتھیوں کو جال سے نجات دلائی گئی مگر اس سے پہلے زولا نے اپنا ریوالور نکال کر اس کا رخ ان کی طرف کر دیا تھا۔

"ہاں شنکو" .... زولا نے کہا.... "اب تم سب میز سے اپنے اپنے ریوالور اٹھا لو اور ان کے دستوں کو اپنے اپنے سروں پر اس وقت تک مارتے رہو جب تک بھیجا باہر نہ آ جائے.... اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو پھر ہم ہی لوگوں کو تم پر گولیاں چلانا پڑیں گی! یہ تو تم سمجھتے ہی ہو گے کہ یہاں سے زندہ نہیں جا سکتے۔"

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

موت کو قریب دیکھ کر شنکو کے چہرے کا رنگ بھی بدل گیا۔ لیکن اسی وقت ایک آواز تہہ خانے میں گونجی۔

"تم سب اپنے ہاتھ اوپر اٹھا دو"

زولا تیزی سے دیوار کی خلا کی طرف مڑا کیونکہ وہ آواز اسی طرف سے آئی تھی لیکن اس سے پہلے وہ فائر کرسکتا ایک گولی اس کے ریوالور پر پڑی اور وہ اس کے ہاتھ سے اڑ گیا۔

وہ سر سے پیر تک سیاہ لباس میں ملبوس تھا اور اس کے دونوں ہاتھوں میں ریوالور تھے.... ایک ریوالور کی نال سے اب دھویں کی ایک پتلی سی لکیر نکال کر فضا میں بل کھا رہی تھی۔

زولا شنکو اور ان دونوں کے ساتھیوں نے ہاتھ اٹھا دیئے۔

"نہیں شنکو".... سیاہ پوش نے کہا .... "تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہاتھ اٹھانے کی ضرورت نہیں .... تم لوگوں کے خالی ریوالور تو میز پر پڑے ہوئے ہیں۔"

شنکو اور اس کے ساتھیوں نے ہاتھ گرا دیئے۔

"تم کون ہو...." زولا بھرائی ہوئی آواز میں بو ۔

"میں تمہیں جواب دینے کا پابند نہیں ہوں" .... سیاہ پوش نے کہا.... "اب میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو حکم دیتا ہوں کہ دوسری طرف منہ کرکے کھڑے ہو جاؤ.... چلو.... جلدی کرو"

زولا اور اس کے ساتھی دوسری طرف منہ کرکے کھڑے ہو گئے۔

"ٹھیک ہے" .... سیاہ پوش نے کہا .... "شاباش .... ہاں .... ہاں.... بس اب رک جاؤ"

ہرکولیس قریب آ کر رک گیا.... سیاہ پوش نے اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور اپنی جیب میں رکھ لیا اور اس ہاتھ سے ہرکولیس کی تلاشی لینے لگا.... ایک ریوالور برآمد ہوا تھا.... اسے اپنے قبضے میں کرنے کے بعد سیاہ پوش نے کہا۔

"بس ٹھیک ہے.... اب تم اپنی جگہ پر واپس جاؤ"

ہرکولیس آگے بڑھ گیا۔

سیاہ پوش نے اسی طرح باقی افراد کی تلاشی بھی لی اور انہیں غیر مسلح کر دیا.... کلورا اور مسز ہاروے کے بیگ بھی لے لئے.... ان دونوں کے بیگ میں اعشاریہ دو پانچ اور تین پانچ کے پستول تھے۔

شنکو اور اس کے ساتھیوں کے چہروں سے الجھنے کا اظہار ہو رہا تھا.... شاید وہ اس فیصلے تک پہنچنے کی کوشش کر رہے تھے کہ سیاہ پوش کو اپنا دوست سمجھیں یا کوئی نامعلوم دشمن۔

"اب تم لوگ میری طرف دیکھ سکتے ہو" سیاہ پوش نے کہا زولا اور اس کے ساتھی مڑے۔

اب پھر سیاہ پوش کے دونوں ہاتھوں میں ریوالور تھے.... اس نے شنکو اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا تم لوگ زولا اور اس کے ساتھیوں سے اپنی توہین کا انتقام لینا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

پسند نہیں کرو گے؟"

"اوہ .... ضرور"۔ شنکو نے چونک کر کہا۔

"تو پھر شروع ہو جاؤ.... دیر کس بات کی ہے۔" سیاہ پوش نے کہا۔

"دونوں عورتیں الگ ہٹ جائیں.... وہ اس مقابلے میں شامل نہیں ہوں گی۔"

"تم آخر کیا چاہتے ہو؟" زولا نے سیاہ پوش کو گھورتے ہوئے کہا۔

"تماشا۔" سیاہ پوش نے قہقہہ لگایا۔ "میں تماشا دیکھنا چاہتا ہوں.... شنکو.... اب دیر کس بات کی ہے۔"

شنکو نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور پھر وہ سب بھوکے بھیڑیوں کی طرح زولا اور اس کے ساتھیوں پر ٹوٹ پڑے۔

مسز ہاروے اور کلورا جلدی سے پیچھے ہٹتی چلی گئیں اور ایک طرف کی دیوار سے جا لگیں.... ان کے چہرے سفید پڑ گئے تھے۔

زولا اور اس کے ساتھی بھی مقابلے پر ڈٹ گئے۔

سیاہ پوش نے اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی میں وقت دیکھا.... ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ کسی کا منتظر ہو۔

تہہ خانے میں زلزلہ سا آ گیا.... بارہ آدمی ایک دوسرے سے برسرپیکار تھے.... لاتیں اور گھونسے چل رہے تھے.... کرسیاں بھی اٹھا اٹھا کر ایک دوسرے پر ماری جا رہی تھیں.... میز ایک طرف الٹ گئی تھی.... کرسیاں تو ذرا ہی سی دیر میں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں.... وہ سب لہولہان ہو

چکے تھے.... کپڑے تار تار ہو چکے تھے مگر وہ لڑتے رہے اور تہہ خانے میں کراہیں اور سسکیاں ابھرتی رہیں۔

شنکو کے ساتھ پانچ آدمی تھے اور زولا کے ساتھ چار لیکن ہرکولیس کی وجہ سے اس کا پلہ بھاری پڑ رہا تھا۔

"شاندار۔" سیاہ پوش کا قہقہہ تہہ خانے مین گونجا۔ "بہت دلچسپ تم سب بہت بہادر ہو۔"

کلورا اور مسز ہاروے کے چہرے سفید پڑ گئے تھے۔

سیاہ پوش نے پھر گھڑی دیکھی اور ہونٹوں ہی ہونٹوں میں کچھ بڑبڑایا بھی۔

زولا اور شنکو کے ساتھی درندوں کی طرح ایک دوسرے کو بھنبوڑتے رہے.... ہرکولیس نے شنکو اور اس کے ساتھیوں کی بہت بری طرح پٹائی کی تھی۔

پندرہ منٹ تک تو یہ مقابلہ جاندار رہا لیکن پھر ان لوگوں کے ہاتھ ست پڑنے لگے.... پھر وہ ایک ایک کر کے فرش پر ڈھیر ہونے لگے.... ایک کے بعد ایک گرتا ہی رہا جو بھی گرتا پھر اس میں اٹھنے کی سکت نہ رہ جاتی فرش پر جگہ جگہ خون کے دھبے نظر آنے لگے تھے.... آخر وہ وقت آیا جب وہ سب ہی ڈھیر ہو گئے.... صرف ہرکولیس کھڑا رہ گیا.... گیارہ بے ہوش آدمیوں کے درمیان کھڑا ہوا وہ دیو قامت انسان عجیب سا لگ رہا تھا لیکن حالت اس کی بھی اچھی نہیں تھی.... سر سے بہنے والے خون نے اس کا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

چہرہ رنگ دیا تھا اور وہ کھڑا ہوا آگے پیچھے جھول رہا تھا.... آنکھیں آہستہ آہستہ بند ہوتی جا رہی تھیں۔ پھر وہ بھی کسی کٹے ہوئے شہتیر کی طرح فرش پر گرا اور ساکت ہو گیا۔

"کہاں مر گئے۔" سیاہ پوش گھڑی پر نظر ڈالتا ہوا بڑبڑایا اور پھر بلند آواز میں بولا۔ "کیوں لڑکیوں.... اب تم دونوں کا مقابلہ کیسا رہے گا۔"

کلورا اور مسز ہاروے کچھ نہ بولیں۔

ممکن ہے سیاہ پوش ان دونوں کو بھی لڑا دیتا مگر اسی وقت وزنی جوتوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں....

سیاہ پوش ایک طرف سرک گیا.... انداز ایسا ہی تھا جیسے کسی کو راستہ دینا چاہتا ہو۔

دوسرے ہی لمحے میں ملٹری پولیس کے جوان اندر گھستے چلے آئے۔ ان سب کے ہاتھوں میں رائفلیں تھیں۔

جولیا ڈیڑھ بجے کے قریب ساحلاب سے لوٹی.... اس کا ذہن مسز ہاروے میں الجھا ہوا تھا.... وہ سوچتی ہوئی کار ڈرائیو کرتی رہی.... پھر اس وقت خیالات سے چونکی جب اس کا کار مسز ہاروے کے بنگلے والی سڑک پر مڑ رہی تھی.... جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی.... وہ غیر ارادی طور پر ادھر نکل آئی تھی.... ساحلاب سے روانہ ہوتے وقت اس کے ذہن میں اس طرف آنے کا خیال نہیں تھا۔ وہ سیدھی اپنے گھر پہنچنا چاہتی تھی کہ شاید ایکسٹو کا فون آ جائے۔

اس نے اپنی گاڑی مسز ہاروے کے بنگلے سے کچھ آگے لے جا کر روکی اور صفدر کا انتظار کرنے لگی....

اس سڑک کے الیکٹرک پول کافی کافی فاصلے سے نصب تھے اس لئے جولیا نے جس جگہ گاڑی روکی تھی وہاں نیم تاریکی بھی سناٹا دور تک چھایا ہوا تھا۔

صفدر کسی طرف سے اس کی گاڑی کے قریب پہنچ گیا۔

"کیا رہا۔" جولیا نے پوچھا۔

"ایک بجے سے ذرا ہی پہلے تین ٹیکسیاں آئی تھیں اور ان میں سے ایک آدمی اتر کر بنگلے میں گیا تھا.... پھر چوتھی ٹیکسی میں زولا کلورا اور ایک دیو قامت آدمی آیا تھا.... زولا اور کلورا کی تصویریں اخبارات میں دیکھ چکا ہوں اس لئے انہیں پہچان گیا تھا۔ اس کے کچھ دیر بعد چھ آدمی آئے.... وہ دیکھو! وہ کھڑی ہے ان کی گاڑی.... ان کا بنگلے میں داخلے کا انداز مجرمانہ تھا.... اس کے بعد کوئی خاص بات نہیں ہوئی۔"

"میرا اب نیند کے مارے برا حال ہے۔" صفدر جماہی لے کر بولا۔

"اوہ.... اچھا.... کچھ دیر کو.... میں اپنے گھر پہنچ کر خاور کو فون کر دوں گی۔ وہ یہاں پہنچ جائے گا.... تم واقعی بہت تھک گئے ہو گئے.... اچھا تو جاؤ۔"

"ہاں۔" جولیا مسکرائی۔ "تمہیں تو خود ہی فکر لگی ہوئی ہو گی.... اچھا.... تو پھر دیکھتے رہو.... اگر کوئی خاص بات ہو تو اطلاع دینا۔"

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"اچھا۔"

جولیا نے کار بڑھا دی۔

گھر پہنچتے ہی وہ سب سے پہلے فون پر جھپٹی تھی.... ریسیور اٹھایا.... جلدی جلدی نمبر ڈائل کئے.... دوسری طرف گھنٹی بجی! بجتی رہی.... لیکن جواب نہیں ملا.... ایکسٹو بدستور غائب تھا۔

جولیا نے شب خوابی کا لباس پہنا اور بستر پر لیٹ گئی لیکن نیند آنکھوں سے غائب تھی.... وہ لیٹی رہی اور سوچتی رہی۔

دو بجنے والے تھے جب صفدر کا فون آیا.... وہ جلدی جلدی کہہ رہا تھا۔ "یہاں تو ملٹری آ گئی ہے جولیا.... ایک ٹرک اور دو جیپیں۔ وہ سب بنگلے میں جا چکے ہیں۔"

"اوہ!" جولیا کے منہ سے نکلا۔ "اس کا کیا مطلب ہوا۔"

"میں کیا بتا سکتا ہوں۔ اچھا بس یہی اطلاع دینا تھی.... اب میں پھر بنگلے کے سامنے جا رہا ہوں۔"

"فون کرتے رہنا۔" جولیا نے کہا لیکن دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہو چکا تھا۔

جولیا نے پھر ایکسٹو کے نمبر ڈائل کئے لیکن بے سود۔

ڈھائی بجے صفدر سے اطلاع ملی کہ تیرہ افراد کو ہتھکڑیاں ڈال کر لے جایا جا چکا ہے۔ لیکن ابھی ساری ملیٹری بنگلے سے نہیں گئی۔

پھر چار بجے ملنے والی اطلاع کے مطابق بنگلہ خالی ہو گیا تھا لیکن دو

سنتری بنگلے کے دروازے پر تعینات کئے گئے تھے۔

جولیا الجھے ہوئے ذہن کے ساتھ بستر پر لیٹی رہی....

ساڑھے چار بجے صفدر نے پھر فون کیا اور کہا کہ اب وہ اپنے گھر جا رہا ہے۔

جولیا جاگتی رہی.... وہ سوچ رہی تھی کہ ملٹری پولیس ہاتھ مار لے گئی.... اب ایکسٹو ہاتھ ملتا رہ جائے گا۔

اس رات جولیا کو چند منٹ کے لئے بھی نیند نہ آ سکی اور صبح ہو گئی۔ اس نے سوچا کہ اب بستر سے اٹھ ہی جانا چاہیے ورنہ اگر اب نیند آ گئی تو چار بج جائیں گے.... بستر سے اٹھتے اٹھتے اس نے سوچا کہ ایک بار پھر فون پر کوشش کر ڈالنا چاہئے۔

اس مرتبہ دوسری طرف گھنٹی بجتے ہی ریسیور اٹھا لیا گیا۔

"ہیلو!" ایکسٹو کی بھرائی آواز سنائی دی۔

جولیا کھل اٹھی.... کسی ایسی ننھی سی بچی کا سا انداز تھا جس نے غیر متوقع طور پر اپنی بچھڑی ہوئی ماں کی آواز سن لی ہو۔

"سر! میں جولیا بول رہی ہوں.... رات میں کئی بار آپ کو فون کیا لیکن...."

"ہاں میں گھر پر نہیں تھا۔ یہ رات بڑی مصروفیت کے عالم میں گزری۔ کیوں! کیا بات ہے۔"

"جناب! رات کو آپ کا ملنا بہت ضروری تھا۔"

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"شاید اس پرچے کے بارے میں اطلاع دینا ہو گی جس کی تحریر کے مطابق ایک بجے رات کو سب لوگ مسز ہاروے کے بنگلے پر جمع ہوئے۔"

"جی!" جولیا منہ پھاڑ کر رہ گئی۔

"اور پھر شاید صفدر سے تمہیں اطلاع ملی ہو گی کہ ایک بجے سے کچھ پہلے چار ٹیکسیوں پر کچھ لوگ مسز ہاروے کے بنگلے میں پہنچے جن میں زولا وغیرہ بھی تھے.... اس کے بعد وہاں چھ آدمیوں کا داخلہ ہوا۔ پھر وہاں ملٹری بھی پہنچی اور...." ایکسٹو کہتا رہا۔

جولیا احمقوں کی طرح منہ پھاڑے سنتی رہی.... تو ایکسٹو کو سب کچھ معلوم تھا.... مگر.... کیسے.... کیا واقعی ایکسٹو کوئی بھوت ہے۔

"کیوں! یہی بات تھی نا!" ایکسٹو نے کہا۔

"آں!.... جی ہاں!" جولیا نے چونک کر کہا۔ "لیکن جناب!.... یہ کیا ہوا تھا۔"

"سب ٹھیک ہے۔ کھیل ختم ہو گیا.... اس مرتبہ میں نے اکیلے ہی ڈراپ سین کر دیا ہے.... تم لوگ تو ساحلاب پر تھے۔ صرف صفدر بنگلے کے سامنے تھا لیکن میں نے سوچا اسے بھی کیا ضرورت ہے تکلیف دینے کی۔"

جولیا نے ایک طویل سانس لی اور پھر سوچا کہ ایکسٹو ایک مافوق الفطرت ہستی ہے.... ایک گھنٹے بعد فون کرنا.... میں نے ابھی ناشتہ نہیں کیا ہے۔"

"بہت بہتر۔"

ندیم

جولیا نے سلسلہ منقطع ہونے کی آواز سنی اور طویل سانس لے کر خود بھی ریسیور رکھ دیا۔

جولیا سے گفتگو کرنے کے بعد عمران نے ریسیور رکھا ہی تھا کہ پیچھے سے روشی نے اس کی گردن دبوچ لی۔

"ارے.... غغ.... غائیں!" عمران کے منہ سے نکلا۔

"کیوں طوطے!" روشی نے آنکھیں نکالیں۔ "ابھی ذرا ہی دیر قبل تم نے مجھ سے کہا تھا کہ تم نے یہ رات میلاد شریف میں گزاری تھی۔"

"میلاد شریف میں نہیں.... عبدالشریف کے یہاں۔" عمران نے غصیلی آواز میں کہا۔ "تم اپنے کان میں مٹی کا تیل ڈال کر صفائی کرو۔ میل بھر گیا ہے۔"

"میل کے بچے! میں تمہارا منہ نوچ لوں گی.... اس مرتبہ تم نے مجھے بہت زیادہ الجھن میں رہا رکھا ہے.... اب تم نے مجھے ادھر ادھر کی باتوں میں اڑانے کی کوشش کی تو میں تمہارے ہاتھ اڑا دوں گی۔"

"ارے تم میری کھوپڑی بھی اڑا دینا لیکن پہلے تو ناشتہ تو کر لینے دو۔" عمران نے بے بسی سے کہا۔

"ہاں.... ناشتہ کر لو۔"

سلیمان ناشتے کی ٹرے لئے ہوئے کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔

روشی رات ہی سے یہاں تھی.... رات کو اس نے سی ڈائمنڈ میں کلورا اور زولا کا انتظار کیا تھا وہ دکھائی نہیں دیے تھے۔ پھر روشی سیدھی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

یہیں آئی تھی اور اسے پتا چلا تھا کہ عمران موجود نہیں ہے.... پھر انتظام کرتے کرتے وہ سو ہی گئی تھی۔ آنکھ کھلی تو پتہ چلا کہ عمران آ چکا ہے.... روشی کے استفسار پر اس نے اسے ٹال دیا۔ روشی بھی یہ سوچ کر باتھ روم میں چلی گئی تھی کہ ناشتے کے دوران میں اس سے نپٹے گی۔ پھر جب وہ باتھ روم سے نکل کر کمرے میں پہنچی تو عمران فون پر جولیا سے گفتگو کر رہا تھا۔

"ہاں بس اب شروع ہو جاؤ!" روشی نے ناشتے کے دوران میں عمران سے کہا اور اسے کہانی چھیڑنا ہی پڑی۔

"کلورا زولا اور ہرکولیس غیر ملکی جاسوس تھے مگر ان کا تعلق اس ملک سے نہیں ہے جس کا غیر وفد ہمارے یہاں آیا ہوا ہے۔ وہ تینوں اس وفد میں اس لئے شامل ہوئے تھے کہ شبہات سے بالاتر ہو جائیں.... ایرانی سیکرٹ سروس والوں کو اس بات کا پتہ چل گیا لیکن وہ ان کے خلاف کوئی ثبوت نہیں حاصل کر سکے.... یہ تو میں تم کو بتا ہی چکا ہوں کہ غیر ملکی وفد ایران سے ہوتا ہوا یہاں آیا ہے.... اس سے پہلے وہ دوسرے ایشیائی ملکوں میں گئے تھے جن میں سے دو ملک آج کل بڑی سنگین صورت حال سے گزر رہے ہیں۔ مظاہروں کا ایک طوفان آیا ہوا ہے ان دونوں ملکوں میں.... ممکن ہے کہ حکومتیں بدل جائیں.... تو یہ زولا وغیرہ ایک مغربی ملک کے لئے کام کر رہے تھے۔ ان کا طریقہ کار یہ تھا کہ اپنے حیرت انگیز فن کا مظاہرہ کر کے لوگوں کا قرب حاصل کرتے تھے اور پھر ان لوگوں سے گفتگو کر کے ان

کے سیاسی شعور و خیالات کا اندازہ لگاتے تھے.... اس کا مشاہدہ تم بھی کر چکی ہو.... پھر یہ ان آدمیوں کا انتخابات کرتے تھے جو کسی نے کسی وجہ سے موجودہ حکومت کے خلاف ہوں.... ایسے لوگوں سے زولا وغیرہ تنہائی میں ملتے تھے اور پھر انہیں اس بات کے لئے آمادہ کر لیتے تھے کہ وہ حکومت کے خلاف مظاہر کریں اور ان مظاہروں سے صورت حال اتنی زیادہ سنگین ہو جائے کہ حکومت کے قدم ڈگمگانے لگیں.... ان مظاہروں کے لئے اس مغربی ملک کا مقامی سفارت خانہ بے پناہ روپیہ صرف کرتا تھا.... بہرحال.... یہاں پر ان لوگوں نے طالب علم لیڈر الطاف کو پھانسا تھا.... اس کے ذریعے سے طلبا کے مظاہرے شروع ہوتے اور آہستہ آہستہ یہ مظاہرے عوامی ہو جاتے لیکن الطاف کو قتل کر دیا گیا۔"

یہاں پر عمران نے شنکو اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں بتایا کہ وہ بھی ایک بڑے ملک کے لئے جاسوسی کر رہے تھے اور نہیں چاہتے تھے کہ کسی اور ملک کے جاسوسوں کے قدم یہاں جم سکیں چنانچہ انہوں نے الطاف کو قتل کر دیا.... ساحلاب پر ہونے والے ہنگامے کا مقصد بھی یہی تھا کہ وہ غیر ملکی وفد اپنے مظاہرے بند کر دے اور زولا وغیرہ کو عوام سے قریب ہونے کا موقعہ نہ مل سکے۔

"شنکو مسز باروے کی نگرانی کروا رہا تھا۔" عمران نے بتایا۔ اس کی وجہ سے زولا وغیرہ شنکو کی نظر میں آ گئے.... کافی دن ہوئے.... شاید تمہیں یاد ہو۔دو آدمیوں کو بربڑام روڈ پر برسرعام گولی مار دی گئی تھی اور پولیس کو

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

قاتلوں کا پتہ نہ چل سکا تھا۔ قتل ہونے والے مسز ہاروے کے ساتھی تھے۔

"یہ مسز ہاروے بھی اسی ملک کے لئے جاسوسی کر رہی تھی جس کے لئے زولا وغیرہ...."

"ہاں۔ تو میں کہہ رہا تھا کہ ان دونوں آدمیوں کے قتل میں شنکو کا ہاتھ تھا اور اس نے مسز ہاروے کو وارننگ بھی دیدی تھی کہ وہ انہیں نقصان پہنچاتا رہے گا ورنہ وہ لوگ یہاں سے چلے جائیں.... بہرحال جب ساحلاب پر ہنگامے ہوئے تو زولا کو شبہہ ہوا کہ اس میں شنکو کا ہاتھ ہو گا.... پھر جب الطاف کا قتل ہوا تو شبہہ یقین میں تبدیل ہونا ہی چاہئے تھا.... زولا سمجھ گیا کہ اس کو شنکو کی نظروں میں لانے کا سبب مسز ہاروے ہی بنی ہو گی کیونکہ وہ اور اس کے ساتھ پہلے ہی سے شنکو کی نظر میں تھے چنانچہ زولا نے فیصلہ کیا کہ پہلے شنکو اور اس کے ساتھیوں کو ٹھکانے لگانا چاہئے چنانچہ اس نے کل رات ایک جال بچھایا اور شنکو وغیرہ اس کے جال میں پھنس ہی گئے۔"

عمران نے بتایا کہ زولا کو مسز ہاروے کی نگرانی کا یقین تھا چنانچہ کل رات مسز ہاروے ایک طے شدہ پروگرام کے تحت موت کے کنویں پر پہنچی تھی اور کلورا اسے ملنے والے جواب کے کاغذ کو اس نے اس طرح اپنے بیگ میں رکھا تھا کہ اس کی نگرانی کرنے والا سفید فام اس تحریر کو پڑھ لے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اب یقینی تھا کہ شنکو اور اس کے ساتھی مسز ہاروے کے بنگلے پر چڑھ دوڑیں گے چنانچہ ان کے لئے سارا بندوبست کیا جا چکا تھا۔

پھر عمران نے بتایا کہ رات کو مسز ہاروے کے بنگلے میں کیا کچھ ہوا تھا۔

"وہ تہہ خانہ۔" وہ ایک طرح سے ان کا دفتر تھا.... وہیں ان کی میٹنگ ہوا کرتی تھی.... اس کے ساتھی وہاں آتے جاتے تھے۔ ہاروے نے اس بات کو محسوس کر لیا کہ چند نامعلوم افراد اس کے بنگلے میں آتے جاتے ہیں چنانچہ اس نے فیاض سے رابطہ قائم کیا.... پھر غالباً" اس نے اپنی بیوی کو بھی بتا دیا ہو گا کہ اس نے فیاض سے رابطہ قائم کیا ہے چنانچہ اسے قتل کر دیا گیا۔"

"تو اسے مسز ہاروے ہی نے قتل کیا تھا؟"

"مسز ہاروے کے ساتھیوں نے.... اور خون کی اس تحریر کا مقصد یہی تھا کہ پولیس کو شنکو کے پیچھے لگا دیں.... وہ خود تو شنکو کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے تھے.... انہیں یہ تو معلوم تھا کہ جپسی کارنر کا مالک شنکو ہے لیکن وہ انہیں دکھائی نہیں دیتا تھا۔"

"لیکن تم کل رات مسز ہاروے کے بنگلے میں کیوں پہنچے تھے.... تم کو کیسے معلوم ہوا تھا کہ وہ لوگ وہاں جمع ہوں گے"؟

"کل رات۔" عمران نے طویل سانس لے کر کہا۔ "کل رات میں نے کئی دن کی کوشش کے بعد شنکو کو ایک عمارت میں تلاش کر ہی لیا تھا۔"

عمران نے وہ واقعہ دہرانے کے بعد کہا۔ "مسز ہاروے کی نگرانی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کرنے والا اس پرچے کی تحریر کو پڑھنے کے بعد سیدھا وہیں پہنچا تھا اور شنکو کو اس کی اطلاع دی تھی.... وہیں شنکو نے پروگرام بنایا کہ آج رات زولا وغیرہ کو ٹھکانے لگا دیا جائے.... جب وہ پروگرام بنا چکے تو میں چپ چاپ اس عمارت سے نکل آیا اور پھر میں نے ملٹری ہیڈکوارٹر سے رابطہ قائم کیا تھا اور انہیں مسز ہاروے کے بنگلے پر پہنچنے کی ہدایت کی تھی.... اس تہہ خانے سے بہتیرے ایسے کاغذات مل گئے جو زولا وغیرہ کے خلاف اہم ثبوت ہیں.... ویسے وہاں پر ان لوگوں کی موجودگی بھی ان کے خلاف ایک اچھا خاصا ثبوت ہے.... الطاف کی لاش کے پاس جو ماچس ملی تھی اس پر پایا جانے والا انگوٹھے کا نشان شنکو یا اس کے ساتھیوں میں سے ہی کسی کا ہو گا لیکن ابھی مجھے یہ بات معلوم نہیں ہو سکتی ہے.... شاید دوپہر تک مجھے اس کا پتہ چلے۔"

"اب دونوں ملکوں کے سفارت خانوں کا کیا ہو گا۔"

"ان دونوں کی شادی کرا دی جائے گی۔ میرا خیال ہے کہ ان دونوں سے مل کر بننے والی نسل حیرت انگیز ہو گی.... کیا خیال ہے تمہارا۔"

"میں چانٹا مار دوں گی ورنہ ڈھنگ سے بات کرتے رہو۔"

"میں ڈھنگ سے بات نہیں کر سکتا۔" عمران نے منہ بنایا۔ "ہمیشہ ٹنگ سے بات کرتا ہوں۔"

"میں ڈھنگ کہہ رہی ہوں۔"

"میں ٹنگ کہہ رہا ہوں۔" عمران نے سر جھٹک کر کہا۔ "ٹنگ

انگریزی میں زبان کو کہتے ہیں اردو میں زبان ہی سے بات کرتا ہوں.... ڈھنگ سے باتیں کرتے ہیں گدھے اور میں گدھا نہیں ہوں.... ہاں تو وہ فرائیڈ نے گدھے اور انسان کا جو نفسیاتی تجزیہ کیا ہے اس کے بارے میں کچھ یاد آیا تمہیں؟"

روشی اسے گھورنے لگی اور عمران بائیں ہاتھ سے اپنا دایاں گال کھجانے لگا۔

○☆○

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem